

عنوانات

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۶	سوانح حیات علام عالم فقری	۱
۳۰	محمد باری تعالیٰ سید ازوار الحنفی نبووی	۲
۳۹	محمد باری تعالیٰ سید ازوار الحنفی نبووی	۳
۳۹	محمد باری تعالیٰ سید ازوار الحنفی نبووی	۴
۴۲	کلام مدرس ان سید خضر الازام سید شیر محمد ترندی	۵
۴۹	آغاز	۶
۴۹	معرفت خداوندی اور فقیر محمدی کی اقسام	۷
۵۱	مرشد کے لیے مقام ناسوتی کا حصول	۸
۵۲	اقسام سراط معرفت الہی	۹
۵۳	حیال یقین کی دوسری رشانی	۱۰
۵۳	محبوب کی ابتدائی یکیفت	۱۱
۵۳	اقسام محبوب	۱۲
۵۳	محبوب اور اُس کی منزل	۱۳
۵۴	فرمان غوشیہ	۱۴

نمبر سرفو	عنوان	نمبر شمار
۶۰	طالبِ مولیٰ کا کمال	۲۵
۶۱	جگہ نبھوئی میں حاضری کے آراب	۳۹
۶۲	شیطان کا بھاگ جانا	۳۶
۶۳	جلسِ محمدی سے فقرِ عظیم کا حصول	۲۸
۶۴	محبتِ الہی فرض دوا جب ہے	۳۹
۶۵	محبتِ الہی کیا ہے؟	۳۰
۶۶	دو درجاتِ ادنیٰ کی شرع	۳۱
۶۷	پیر اور پیر طرکون؟	۳۲
۶۸	آدم اور اولادِ آدم کا مقام	۳۳
۶۹	بے محنت زندگی کیا ہے؟	۳۴
۷۰	دل کی اہمیت و افادتیت	۳۵
۷۱	حبابت کی پروردگاری	۳۶
۷۲	جگہ نبھوئی کی شرع	۳۶
۷۳	ظاہری اور باطنی نظر میں امتیاز	۳۸
۷۴	معتمادتِ اہل غسرق	۳۹
۷۵	مرشدہ بطور دید	۴۰
۷۶	اسمِ اللہ کی تاثیرات	۴۱
۷۷	طالبِ دنیا، طالبِ عقبی اور طالبِ مولیٰ میں تخصیص	۴۲
۷۸	امانت خیر کے کلاں	۴۲
۷۹	تاثیراتِ ذکرِ الہی	۴۳

نمبر سرفو	عنوان	نمبر شمار
۴۵	دعوت کیا ہے؟	۱۵
۴۶	القسام عدل	۱۶
۴۷	دعوتِ قبر	۱۷
۴۸	ولی اللہ کی قبر کی اہمیت	۱۸
۴۹	اہل عقل کون؟	۱۹
۵۰	کفر طبیہ پڑھنے کے فائدہ	۲۰
۵۱	لهم کیا ہے؟	۲۱
۵۲	وہی اوری راست کیا ہے؟	۲۲
۵۳	دولت کا کمال	۲۳
۵۴	تینکی کی طلب کیا ہے؟	۲۳
۵۵	تقویٰ کی فضیلت	۲۵
۵۶	اہل تقویٰ کا آخری مقام	۲۶
۵۷	شناختِ نفس	۲۶
۵۸	قلپ شہید	۲۸
۵۹	صاحبِ قلب مرشد کون؟	۲۹
۶۰	محض عارف ہاںد کون؟	۳۰
۶۱	دو قدم نبھوئی	۳۱
۶۲	فلاہری قدم کیا ہے؟	۳۲
۶۳	دل کی حقیقت کی کیفیت	۳۳
۶۴	عارف اور زندہ دل مرشد کا کمال	۳۴

نمبر صفحہ	عنوان	فہرشار
۹۱	باغِ رحب کا کمال	۶۵
۹۲	دل کیا ہے؟	۶۶
۹۳	اتمام قلب	۶۷
۹۴	صاحب نظر مرشد کون؟	۶۸
۹۵	اتمام حباب	۶۹
۹۶	حباب کی پہلی قسم	۷۰
۹۷	حباب کی دوسری قسم	۷۱
۹۸	حباب کی تیسرا قسم	۷۲
۹۹	اتمام حباب اکبر	۷۳
۱۰۰	پہلا حباب	۷۴
۱۰۱	دوسری حباب	۷۵
۱۰۲	تیسرا حباب	۷۶
۱۰۳	ابد او انتہا کیا ہے؟	۷۷
۱۰۴	اتمام ذکر	۷۸
۱۰۵	اتمام تقویٰ	۷۹
۱۰۶	تقویٰ تلاہری کیا ہے؟	۸۰
۱۰۷	تقویٰ ہلنی کیا ہے؟	۸۱
۱۰۸	تقویٰ کی حقیقت کیا ہے؟	۸۲
۱۰۹	پہلا دُشمن تقویٰ	۸۳
۱۱۰	دوسرادُشمن تقویٰ	۸۴

نمبر صفحہ	عنوان	فہرشار
۸۲	حالات کا ظاہر کرنا	۵۵
۸۳	لائق ارشاد مرشد کون؟	۵۶
۸۴	اتسانی و جماد میں چار اشیاء کا حصول	۵۷
۸۵	تعلق نفس	۵۸
۸۶	تعلق قلب	۵۹
۸۷	تعلق روح	۶۰
۸۸	تعلق سر	۶۱
۸۹	ترفیق الہی کیا ہے؟	۶۲
۹۰	روحِ اعلم کا کمال	۶۳
۹۱	اسمِ اشناہرِ اعلم ہے	۶۴
۹۲	توکل کیا ہے؟	۶۵
۹۳	ذکرِ خفیہ کا کمال	۶۶
۹۴	خزینہ اسرارِ الہی کیا ہے؟	۶۷
۹۵	باغِ توحید کا کمال	۶۸
۹۶	باغِ عسلم کا کمال	۶۹
۹۷	باغِ حسلم کا کمال	۷۰
۹۸	باغِ تواضع کا کمال	۷۱
۹۹	باغِ توکل کا کمال	۷۲
۱۰۰	باغِ نسبت کا کمال	۷۳
۱۰۱	باغِ خوف کا کمال	۷۴

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۱۳	قلب کی دوسری صفت	۱۱۵
۱۱۴	قلب کی تیسرا صفت	۱۱۶
۱۱۵	قلب کی چوتھی صفت	۱۱۷
۱۱۶	قلب کی پانچویں صفت	۱۱۸
۱۱۷	قلب کی چھٹی صفت	۱۱۹
۱۱۸	قلب کی ساتویں صفت	۱۲۰
۱۱۹	قلب کی آٹھویں صفت	۱۲۱
۱۲۰	قلب کی نویں صفت	۱۲۲
۱۲۱	قلب کی دسویں صفت	۱۲۳
۱۲۲	دھوت پڑھنے کا طریقہ	۱۲۴
۱۲۳	فیض سے ملک و ولایت کا حصول	۱۲۵
۱۲۴	لفظ درویش میں پانچ ہزاروں کی تحقیق	۱۲۶
۱۲۵	دھوت کا کمال	۱۲۷
۱۲۶	فقر اکے غصب کی بیضیت	۱۲۸
۱۲۷	فاظ اور صحیح قول کی شناخت	۱۲۹
۱۲۸	دھوت یا بہرہ نہ کونی ہے؟	۱۳۰
۱۲۹	صاحب دھوت قتل کون؟	۱۳۱
۱۳۰	صاحب دھوت کون؟	۱۳۲
۱۳۱	کافروں پر غالب ہوئے کا انمول فتح	۱۳۳
۱۳۲	جیات مطلق کا حصول	۱۳۴

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۰۳	قیسا در آنہن تقویٰ	۹۵
۱۰۴	چونقا در آنہن تقویٰ	۹۶
۱۰۵	لفظ تقویٰ کی تحقیق	۹۷
۱۰۶	دردش کے د سے کیا مراد ہے؟	۹۸
۱۰۷	دردش کے س سے کیا مراد ہے؟	۹۹
۱۰۸	دردش کے و و سے کیا مراد ہے؟	۱۰۰
۱۰۹	دردش کی ی ی سے کیا مراد ہے؟	۱۰۱
۱۱۰	دردش کی ش ش سے کیا مراد ہے؟	۱۰۲
۱۱۱	لفظ علم کی تحقیق	۱۰۳
۱۱۲	لفظ علم میں حرف ع سے کیا مراد ہے؟	۱۰۴
۱۱۳	لفظ علم میں حرف ل سے کیا مراد ہے؟	۱۰۵
۱۱۴	لفظ علم میں حرف م سے کیا مراد ہے؟	۱۰۶
۱۱۵	علم اور فیض میں فرق	۱۰۷
۱۱۶	اسم علم اور اسم فیض میں تخصیص	۱۰۸
۱۱۷	علم اور فقر کیا ہے؟	۱۰۹
۱۱۸	روایت احمد راہیت میں فرق	۱۱۰
۱۱۹	علم کیا ہے؟	۱۱۱
۱۲۰	نفس کے کرثمه جوہر	۱۱۲
۱۲۱	دس صفات کا حصول	۱۱۳
۱۲۲	قلب کی پہلی صفت	۱۱۴

نمبر صفحہ	عنوان	پر شمار
۱۲۵	راہ باطنی کا حصول	۱۳۵
۱۲۶	دعوت غرق اور دعوت جذب میں فرق	۱۳۶
۱۲۷	دعوت کا محشر ہے عمل کی روانی	۱۳۷
۱۲۸	کافر مطلق کون؟	۱۳۸
۱۲۹	مراتب باطن صفا	۱۳۹
۱۳۰	چارشکر کا حصول	۱۴۰
۱۳۱	دعوت متنی کا پہلا شکر	۱۴۱
۱۳۲	دعوت متنی کا در مراثکر	۱۴۲
۱۳۳	دعوت متنی کا تیسرا شکر	۱۴۳
۱۳۴	دعوت متنی کا چوتھا شکر	۱۴۴
۱۳۵	کم قیمت پر قرآن خوانی کرنا	۱۴۵
۱۳۶	صلم سکھیر کیا ہے؟	۱۴۶
۱۳۷	نظر کیسا کیا ہے؟	۱۴۷
۱۳۸	میکن کے سختے میں	۱۴۸
۱۳۹	ادیاء اللہ کون؟	۱۴۹
۱۴۰	تین مقامات سے دشواری	۱۵۰
۱۴۱	دعوت کیا ہے؟	۱۵۱
۱۴۲	تجلیات	۱۵۲
۱۴۳	عارف کی حقیقت کا بیان	۱۵۳
۱۴۴	عقل گل کا انکشاف	۱۵۴

نمبر صفحہ	عنوان	پر شمار
۱۴۵	لغظاً اللہ کی حکمات	۱۵۵
۱۴۶	ملعون کون؟	۱۵۶
۱۴۷	تمثیق نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۵۷
۱۴۸	مسفرقات	۱۵۸
۱۴۹	رجا	۱۵۹
۱۵۰	رجا کی حقیقت	۱۶۰
۱۵۱	بیان اول	۱۶۱
۱۵۲	رجا کی تخصیص	۱۶۲
۱۵۳	رجا کی تعریف	۱۶۳
۱۵۴	تحقیق مجہہ	۱۶۴
۱۵۵	ارشاد بیوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۶۵
۱۵۶	ارشاد باری تعالیٰ جل جلالہ	۱۶۶
۱۵۷	ارشاد باری تعالیٰ جل جلالہ	۱۶۷
۱۵۸	حضرت سعید بن معاذ کافروں	۱۶۸
۱۵۹	رجا کی فضیلت	۱۶۹
۱۶۰	بیان دوسم	۱۷۰
۱۶۱	فلسفہ مجہہ	۱۷۱
۱۶۲	ارشاد بیوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۷۲
۱۶۳	حدیث قصی	۱۷۳
۱۶۴	ارشاد بیوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۷۴

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۶۵	ارشاد باری تعالیٰ جل جلالہ الکریم	۱۵۸
۱۶۶	رحب کی تدبیر	۱۶۳
۱۶۷	بیان سوم	۱۶۴
۱۶۸	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان	۱۶۵
۱۶۹	حالت رجاء کی صورتیں	۱۶۶
۱۷۰	ارشاد باری تعالیٰ جل جلالہ	۱۶۷
۱۷۱	حضرت باقر رضی اللہ عنہ کا فرمان	۱۶۸
۱۷۲	رباعی	۱۶۹
۱۷۳	آثار	۱۷۰
۱۷۴	حضرت علی المترضی رضی اللہ عنہ کا فرمان	۱۷۱
۱۷۵	حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا فرمان	۱۷۲
۱۷۶	اکابرین کا قول	۱۷۳
۱۷۷	بنخشش کی گواہی	۱۷۴
۱۷۸	حضرت ابراهیم ادھم کا فرمان	۱۷۵
۱۷۹	حضرت حسن بصیری کا فرمان	۱۷۶
۱۸۰	حضرت جنید بغدادی کا فرمان	۱۷۷
۱۸۱	حضرت مالک بن دریشہ کا فرمان	۱۷۸
۱۸۲	حضرت رجی بن خراش کا فرمان	۱۷۹
۱۸۳	قصہ بجوبہ	۱۸۰
۱۸۴	پر دعا کا ترک کرنا	۱۸۱

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۹۳	درجات کی تخصیص	۱۹۵
۱۹۴	ارشاد باری سملی اللہ علیہ وسلم	۱۹۶
۱۹۵	اللہ سے خوب نامگہ	۱۹۷
۱۹۶	حضرت بکر بن سلیم کا فرمان	۱۹۸
۱۹۷	مناجات کی اہمیت	۱۹۹
۱۹۸	مجوہ کی محنت فوانی	۲۰۰
۱۹۹	خواب میں دید کرنا	۲۰۱
۲۰۰	درجات کا حصول	۲۰۲
۲۰۱	حضرت ابوالعباس بن شریعہ کا خواب دیکھنا	۲۰۳
۲۰۲	چہار در ہر چہلہ حصہ میں	۲۰۴
۲۰۳	بعد اوراب کا بیان	۲۰۵
۲۰۴	حضرت مسرووف کرچی نادعہ کرنا	۲۰۶
۲۰۵	اکابرین کی دعہ	۲۰۷
۲۰۶	حاصل کلام	۲۰۸
۲۰۷	درجات باہر	۲۰۹
۲۰۸	حق باہر	۲۱۰

اعاز

الله نوْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، اشْتَغَلَ الْأَنْفُسُ وَهَادِيَاتُ كَافَرٍ هُنَّ، وَبِي
فُرْدٍ هُنَّ جُنَاحُ الْمُخْلَقَاتِ كَوْخَلَقِينَ كِيَاً مِيَا، وَهُوَ إِمَكْ بِيَهُ اورِكِيَّنِي أَسْ كَاشَانِ نَهِيَنِ دَه
مِنْ بَانِ أَمِي كَافُوكَرِلَيَّهُ، قُرْآنِ مُجِيدِي مِنْ أَسْ كَاهِلَمِيَّهُ دَهُ بَكَادِلَقَهُ هُنَّ،
اَرْشَادِيَّ بَارِيَّ تَعَالَى هُنَّ،

وَمَمَّا يَنْ دَآبَةَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا
”كُوئِيْ زِيَّنِ بِرِزْقِهِ وَلَا إِيْسَانِيْنِ جِنْ كَارِإِرِقْ خَرْدَ اللَّهِ زِيَّرِهِ“،
وَهُوَ لِيَنْتَهِيَ مَلِكُ كَافُورِيَّهِ مَالِكُ هُنَّ، اُورِوْنُولِيَّ جَهَانِ كَافُورِيَّهِ مَالِكُ هُنَّ،
اَرْشَادِيَّ بَارِيَّ تَحْلَلَ هُنَّ،

وَاللَّهُ زِيَّنِ ذُقَ منْ يَسَّارِ بِغَيْرِ حِسَابِ
”اُورِ اللَّهِ بِيَهُ چَاهِتَيَّ بِغَيْرِ حِسَابِ كَهُ رِزْقِ رِتَاهِيَّهُ“،
دَرُورِ الْقَدَادِنَا مُحَمَّدُوَهُ اَمَدْ جَيَّنِيَّ دَرُولِ الْمَدِيَّ حَفَرَتْ كَمَجَّلِيَّ سَطْنَعَهُ عَلَيْهِ الْجَهَرَانِ
عَلِيمَهُ عَلَيْهِ الْأَمَدُ وَالْجَيَّانِ وَأَيْمَانِهِ اَجَمِيعِيَّهُ بِرِيزِرِهِ،

جاننا چاہیئے کہ اس رسالے کا نام مفتاح العارفین رکھا گیا ہے۔ اس کے بعد بندہ ضعیف و سخیف فتنی اللہ بندہ باہم و دل بازی پر عرف اخوان ساکن قرب دھار قلعہ شور کوٹ متعلق صوبہ لاہور عرض پر داڑھے کہ چند کلمات اسم اللہ ذات اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف و داخل ہونے اور مقامات عارف اللہ اور مراتب لفیر فتنی اللہ اور سلک سلوک کے مطابق احاطہ تحریر میں لائے گئے ہیں تاکہ سماں طریق تحقیق، طریق زندیق، شرک، کفر، بدعت، سرود، خط و خال، حُجَّ پرسی، غزوہ مغرب، خراب ساقی، انازیت، حرص و ہمرا، متی و استدرج کا جانتے والا بن جائے کیونکہ اسم اللہ ذات حقیقت کی لازوال اور کلید جادو اپنی ہے۔ خود فرش مقلد اسم اللہ ذات کی کنہ، تصور، تصرف، داد اسم اللہ اور فقیر عارف باللہ کو کیا جیسیں۔

معرفت نہاد وندی اور فقیر محمدی کی اقسام

معرفت اللہ اور فقیر محمدی دو اقسام میں منقسم ہے۔

۱۔ نماز نفلی اور ہمیشہ روزہ رکھنا۔

۲۔ ماسوی اللہ سے قطع تعلق کر کے عرق فی اللہ ہوتا۔

نماز، روزے اور نوافل کا تبلیغ ریاضت سے ہے اور ماسوی اللہ سے قطع تعلق کر کے عرق فی اللہ ہونے کا تعلق راز سے ہے۔

ریاضت راز کے لیے کی جاتی ہے۔

مبارہ مشاہدہ کے لیے کیا جاتا ہے۔

عبدویت روہیت کے لیے ہے۔

سر اسرار کے لیے ہے۔

معرفت ہدیشہ کی زندگی کے لیے ہے۔

مجت، محظی اللہ ہوتے کے لیے ہے۔
محظی اللہ یقابا اللہ کے لیے ہے۔

مرشد کے لیے مقام ناسوتی کا حصول

عارف باللہ مرشد سے تلقین کے شروع ہی میں مشاہدہ و روہیت، معرفت الہی بر علم آنکھی، نعمت، محنت، محنت، سراپا دربانی، ظاہری و باطنی، رونوں اسم ذات کے ویلے سے حاصل ہو جاتے ہیں، جو مرشد پہلے ہی دن طالب کو فیض عطا اور باطنی صفائی نہیں دیتا وہ خود ناسوتی مقام میں ہے اور عام لوگوں کی طرح باقص ہے کیونکہ عالم کی لازموں اور کلید جادو اپنی ہے۔ ماسوی اللہ کی تجلیات کسی بھی طرح مختلف نہیں اس لیے کہ وہ روشن ضمیر اور کیمیا نظریہ ہوتا ہے، وہ صاحب دیدار ہوتا ہے ذکر صاحب نادیدہ، جس نے غلط کو پہچان پیا وہ خود عارف ہے اور اس نے خود کو فتنی اللہ اور اسم اللہ میں عرق کر لیا ہے

چنان کن اسم رادر جم پہنچ
کرمی گرد الف در بسم پہنچ

ترجمہ: اللہ کے نام کو سب میں اس طرح رچا بسا کے کبم اسدا اصل میں! اسم اللہ فتا الف بسم اللہ عزیز علیہ السلام

حدیث قدسی ہے:-

ان اولیائی تحت قتابی لا یعنی فهم غیری

"میرے دوست میری قبایکے تجھے ہیں اس انہیں میر اپنی نہیں پہچان سکتا"

بر کہ پوشہ خوش را آن باشد

ہر کہ باخود مردہ شہ سرے ہوا

ترجمہ: جو خود کو پہچائے وہ خدار یہ ہے جو تیہر کرے وہ وہ ہے فتنی خواہشات ہیں چنان ہوا ہے۔

ہوتا ہے جو کا حوصلہ درج ہوا اور یہی صرفت الہی کی برداشت کر سکتا ہے چنانچہ اس شخص اشکی قدت سے زیاد بندگی کے دل کے دریے ہے، تم کلام ہوتا ہے لیکن مجھے یہیں کہ تم سے کلام ہو سہا ہے لیکن اصل میں وہ انتہ تعالیٰ سے یا اس کا تاب ہے یعنی انقلق طبق محمدی میں صاحبِ در حقیقت ہوتا ہے کیونکہ اس کی خود اکٹھا ہے اس کی خوبی خوبی میں صاحبِ در حقیقت ہوتا ہے۔ اور اس کا کلام اُس کے حال کا شکر ہوتا ہے ارشادِ نبوی ہے۔

کل انا دین ہوش بعاصیہ
بر بر ق سے وہی پہنکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔

حق یقین کی دوسری نشانی

حق یقین والے کی دوسری نشانی یہ ہے کہ وہ حق ہی دیکھتا ہے، حق ہی کہتا ہے حق ہی سنلتا ہے اور فنا فی اندھی ہوتا ہے کیونکہ شخص یا مطلک کو بالکل ترک کیے ہوئے ہوتا ہے۔ اس سے کل تین مقام ہوتے۔

محبوب کی ابتدائی کیفیت

ابتدائی محبوب۔ محبوب مرشد سے پہلے ہی روز طالبِ محبوب ہو جاتا ہے لیکن وہ طالب دنیا اور جو نباتِ خلق میں واقع کرتا ہے جس کی بناد پر لوگوں کی نظر میں اُس کی قدر و منزلت ہوتی ہے اور صاحبِ عظمت کرامت معلوم ہوتا ہے لیکن صرفت الہی اور فقرِ محمدی سے دور ہوتا ہے۔

دوسراء مرتبہ محبوب، مرشدِ خذوب سے طالب پہلے ہی دن میں دیرانہ اور بینہ بوب ہو جاتا ہے۔

تاتوانی خوش را از خلق پوش
خدا غافل کے بیند لیں خود فروش
از خود جس بندگی کے پوشیدہ نکھل غافل اپنا سود اکب کرتے ہیں۔

افق دنوت استاد احمد

ہر یکے دانش شدہ از سلطنه

از خود و فرقہ دنوت شروع سے آفریکا ہے وہ دنور اپنی خصوصیہ الفاظہ والسلامہ نے بیان فرمائی ہے۔

اقام صراط صرفت الہی

صرفت الہی کا ادارہ استہ بھی یعنی اقسامِ مندرجہ ذیل مذکور ہے:-

صرفت الہی کا پہلا راستہ: ابتدائی علم یقین۔

صرفت الہی کا دوسرا راستہ: متوجه یقین۔

صرفت الہی کا تیسرا راستہ: انتہائی حق یقین۔

ابتداء صرفت جانتا جو شخص علم با یقین ہے۔ متوجه وہی نظامِ بندوب جس سے عین یقین سے اذارِ الہی کی تجیبات دیکھتا ہے اور کم خصلگی کی وجہ سے ان کی تاب نہ لازم بلکہ زیادتی کی بناد پر اور کوڑا کی آگ کے سبب ہو، مگر اور یقین یا باسط اسے لائق ہوتے ہیں اور اسی دلیل سے حیرت میں حوارتِ دیندگی وجہ سے پریشان ہوتا ہے اور پھر دلوں و ہلکوں اور بندوب ہو جاتا ہے۔ انتہائی درجہ حق یقین کا ہے لیکن اسم اللہ کے صرف و تصور سے الحق میں عزق ہو جاتا ہے وہ اس شخص کو حاصل

اقسام مجدوب

مجدوب بھی دو اقسام میں منقسم ہے۔

۱. سالک مجدوب۔

۲. مجدوب سالک۔

یہ دونوں ہی نام اور نامکمل ہیں۔

محبوب اور اُس کی منزل

تیرسا مرتب محبوب۔ مرشد محبوب سے طالب پہلے ہی روز محبوب ہو جاتا ہے یعنی اس کا سوتا ماشہ اور بیداری ہوتا ہے۔
ارشاد بھی ہے۔

یتام عینی ولا یتام قلبی

”میری ایکھد سوتی لیکن دل نہیں سوتا“

اور اس کی متی ہو شیلادی، خلق کی دلمداری اور ہر انٹے نفسانی سے بیزاری ہرتی ہے۔ صدیث الان کما کان۔ اور کبھی خلق سے بیزار ہوتا ہے اور نہماں پسند کرتا ہے۔
ارشاد بھی ہے۔

من عرف اللہ تعالیٰ لم یکن له لذة مع الخلق
”جسے عزالت الہی حاصل ہو جاتی ہے پھر اسے خلق کے ساتھ رہنے سے
لذت نہیں آتی“

فرمان غوثیہ

حضرت شیخ عبید القادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

الأنس بالله والمستوحش عن غير الله

”جو اش تعالیٰ سے اُنس کرتا ہے وہ غیر اللہ سے گھبرا تا ہے
پس جس شخص نے حق کو پایا، جان یا اور معرفت کو تحقیق کرایا وہ علم اور دین کی پیروی
میں مسلکم ہو گیا۔
ارشاد بھی ہے۔

نحوذ بالله من فقر المکتب
”میں من کے بل گرانے والے فقر سے اش تعالیٰ کی بناء چاہتا ہوں“
پھر ارشاد بھی ہے۔

القدر سواد الوجه في الدارين

”فقر و نوں جہاں میں چھرے کی سیاہی ہے“

اس کے معنی یہ ہیں کہ بعض کو بندیدج دھوی ساری دنیا حاصل ہو جاتی ہے چنانچہ دنیا
دنیا کے تمام ظاہری اور باطنی خزانے ان کے قبضے میں آ جاتے ہیں لیکن پھر اس
دعوت سے کھاتے ہیں کیونکہ دنیا اسرار فرعونی مرائب ہے کیونکہ اس سے بہب سے
انائیت آ جاتی ہے کبھی کسی مدرس نے آنار بحکم الاعلیٰ نہیں کہا۔

دعوت کیا ہے؟

دعوت ایک گمراہندر ہے اس کو وہی پڑھ سکتا ہے جو صاحب ترقی دلی اللہ
ہو۔ اُسے پاہیئے کہ بادشاہ نفل اش کے پاس جائے اور اُسے ہر طرح سے جیتنی
بخشش کیونکہ بادشاہ کی جیتنی خلائق خدا کی جیتنی کا بسب ہوتی ہے۔
ارشاد بھی ہے۔

خير الناس من ينفع الناس

”لوگوں میں وہی بہتر ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔“

کثیر بادشاہ خود ہی دلی اللہ ہرگز کرتے ہیں۔
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:-

العدل ساعۃ خیر من عبادة القلوب
ایک ساعت کا عدل دو قوں جہان کی عبادات سے بہتر ہے:-

اقسام عدل

عدل دو اقسام میں منقسم ہے:-

۱۔ ہے اپنے نفس کا عدل باخدا آگیا وہ اللہ کی حقوق کا عدل بھی بہتر طریقے سے کر سکتا ہے۔

۲۔ بادشاہ دین دار اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسَّلیم کا قدم پقدم پیروی کرنے والا ہر دن چاہیئے۔

پالیں بار براضت اور چلوں سے کسی ولی اللہ کی قبر پر کسی صاحب اجازت کے حکم سے دعوت پڑھنا بہتر ہے کیونکہ ولی اللہ کی قبر نجی گوارا کی مانند ہوتی ہے۔ جس طرح نجی گی میں گوار نیام میں ہوتی ہے وہ بھی نفسانی جسم میں ہوتے ہیں حالت ممات میں وہ تکوا۔ ایک شخصی ہر جاتی ہے اور پہلے کی نسبت زیادہ کام کرتی ہے لیکن روح بادشاہ ہے اور حکم فدائے بادشاہی حکم جادی ہے۔

مراز پیر طریقت نیستے یاد است

کہ غیر باد خدا ہر چہرہست بر باد است

تر تھد، مجھ کو پیر طریقت کی ایک صحت یاد ہے اشہ کی یاد کے سوا کچھ لغو د برا د ہے۔

دولت بگناں داوند و نعمت بخراں

من امن ابا نیم تشا شا نگراں

تر تھد: ممال د دولت کتوں کو دیتے ہیں اور فتحیں گردھوں کو دیتے ہیں۔ میں امن میں ہوں کہ ان دونوں میں سے نہیں ہوں بلکہ ان کا تاشادی کھھنے والوں ہوں۔

جز بونے نیست در دل جاہ من
ہر چہ بینی شیر مو لے ماهزاں
میرے دل میں مرتبہ اور عباہ حاصل کرنے کی خواہش بال کے برابر بھی نہیں ہے۔ اللہ سے
تربو کچھ دیکھتا ہے وہ ذاکرہ مارہے۔

عقل مند وہی ہے جو خود کو تحقیق کرے کہ میں اذل سے کیا لا یا اتنا اور اب دینا
سے کیا یہے باتا ہوں اور عقبتی میں مجھے کون سی نعمت حاصل ہوگی۔

دارہ خود سپہر بستاند

نقش اللہ جبا و دان ماند

ترجمہ: اپنے ہاتھ کاریا ہوا ڈھال بن جائے گا۔ اللہ کا نام پڑھیں رہے گا۔

ہر چہ خوانی از اسم اللہ بخوان

اسم اللہ با تو ماند جاؤ دان

ترجمہ: الگ تو کچھ پڑھنا پاہتا ہے تو اللہ کا نام پڑھ کر ماند اللہ کا نام پڑھیں تیرے سا تقدیر ہے گا۔

وہ دن یاد کرنا پاہئے جب کہ قیامت برپا ہوگی۔

کلمہ طیبہ پر منے کے فوائد

مجھے ان لوگوں پر ڈیکھت آتا ہے جو خود کو سماں گردانتے میں نیکن سماں ہونے
کی شرط سے نادافع میں اور کلمہ طیبہ پر منے میں نیکن کلامہ کی ماہیت سے واقف
نہیں ہوتے۔ جو کلمہ کو گیارہ مقام کی حقیقت سمیت پڑھتا ہے اور کلمہ کا ذکر کرتا ہے
تو کلمہ اسے ایسا پاک کر دیتا ہے کہ اس کے وجود میں کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ اس
طرح ترتیب سے پر منے سے مال، جان اور اس کی اولاد صحیحت سے پاک ہو جائی
ہے اس لیے کلمہ طیبہ میں اسم اعظم ہے۔ جو شخص کلمہ طیبہ یا قرآن مجید میں اسم اعظم کو صاحب

کر کے پڑھے وہ دونوں جہاں میں لایتحاج ہر جاتا ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُولُ اللَّهِ۔ وَمَنْدَهُ الْأَنْجِي بِرَحْمَةِ رَبِّهِ دَاهِ أَپْتَے وَهَدَى کے فلاف نہیں کرتا۔

لُقْمَہ کیا ہے؟

درویش کے یہے ضروری ہے کہ لُقْمَہ کھاتے دقت حاضر وقت ہو کر یہ نکھل قلب
انسانی کی زمین میں لُقْمَہ بیز لِرِز بیج ہے۔ جب غفلت سے بُری اجاتے گا تو جیعت
حاصل ہو گی خواہ وہ لُقْمَہ حلال ہی کیوں نہ ہو۔

دنیاوی راحت کیا ہے؟

اسے ابراہوس ادنیا دی راحت بھل کی چمک کی طرح بے ثبات ہے اور اس
کی محبت باول کی تاریکی کی طرح بے بقا ہے۔ اس کی نعمتوں کے فوائد سے
اًلفت کرنی چاہئے اور دُمُّ اس کے درجے کی سختیوں کا غم کرنا چاہئے۔ ابل عقل وہی
ہے جو دنیا سے پچھے۔ اس کی پرہیز، قوت اور شوکت دشمن سے زیادہ ہو۔
بہادروں کی بہادری اور دلیری طریقی کے دن معلوم ہوتی ہے اور ایشوں کی دیانت
داری لین دین کے دن۔ عورت اور بال پچھے کی وفاداری تنگ دستی کے دن۔
دوستوں کی حقیقت بدستی کے وقت۔

دولت کامل

اسے اہل عقل! جب کسی کو دولت حاصل ہو جاتی ہے تو شہوت اس کی عقل کی
خدمت کا ہر بوجاتی ہے۔ جب وہ محیصت میں پہنچ جاتا ہے تو اس کی عقل بھی شہوت
کا قید کی جاتی ہے۔ تو پرور کے یہے معدہ طعام کا مقام ہے جو کچھ اس میں داخل

کیا گیہے اگر درج حلال سے ہے تو لامعہ کی قوت پیدا ہو گی اگر شتمیہ ہے تو راہ حق پسندیدہ ہو جاتے گی، اگر حرام ہے تو گناہوں کی قوت میں اضافہ ہو جائے۔

نیکی کی طلب کیا ہے؟

اے درویش! درویش! کاراز خاموشی سے جو حق کے سماں ہوتا ہے وہ تکمہ بات نہیں کرتا۔ اور جو حق ہے وہ عبادات میں نہیں ساکھتا۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کل کی خبر میں لا یا ہوں یعنی تمام حروف کے پڑھنے سے صرف طلب الہی مراد ہے:

طدب الخ و طدب الله

”نیکی کی طلب اللہ تعالیٰ کی طلب ہے“

و زہر حدیث آیت تو بشتری
مرد عارف آل بود بر دل قوی

ترجمہ: توجہ آیت اور حدیث ہے گا اس سے عارف آدمی کا دین قوی ہو جائے گا۔

تقویٰ کی فضیلت

صاحب دانش و عقل گلی شخص وہ ہے جو پہلے نفس کی مصیبتوں کو پہچانے اور ان کا پہچانا نفس کے خلاف ہے اور نفس کے خلاف پہچنا نفس اللہ تعالیٰ کے یہے پرہیز گاری کرنا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ أَكْنَ مَكْمُونٌ عِنْدَ اللَّهِ الْقَسْكُمْ

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے معزز وی ہے جو تم میں سب سے بڑا کر متنقی ہو۔“

١١
تکب سلیم اور بحق تسلیم سے یہ راد ہے کہ دل ذکر الہی میں جوش و خوش کرے اور زبان ہمیشہ خاموش کرے حالت ایسا ہوا جا سیئے جو دیباپی جائے نہ کاظمہ پختتے ہی جوش ہو جائے۔

ارشاد بحوثی ہے:

مَنْ عَرَفَ دِيْنَهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهُ
”جس نے اپنے رب کو پہچان یا اُس کی زبان کو بھی جو گئی ہے“

اقسام دل

ارشاد بحوثی صعلی اللہ علیہ وسلم ہے:

القلب على ثلاثة أنواع قلب سليم و قلب منيب و قلب شهيد . اما القلب السليم الذي ليس فيه سوء اللهم اما القلب المنيب الذي فيه صرفة اللهم و اما القلب الشهيد الذي يكون في طاعة الله ابداً

وَاللَّذِينَ تَمَّ كَامِنَةٍ بِهِ

۱- قلب شہید ۲- قلب منیب ۳- قلب سلیم

قلب سلیم

قلب سلیم وہ قلب ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے سماں اور کاخیال نہ ہو۔

قلب منیب

قلب منیب وہ ہے جس میں صرفت الہی ہو۔

اہل تقویٰ کا آخری مقام

تقویٰ کا بڑا احکام نفس کی خواہشات سے رکنا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَنَهْيَ النَّفْسَ عَنِ الْهَوْى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هُنَى الْمَادِي

"جس نے نفس کی خواہشات سے روکا پس اُس کا حکما جنت ہے:
جو نفس خواہشات سے روک جاتا ہے وہ بالکل مسلم ہر جاتا ہے اور اسے
ترکیہ و تصفیہ حاصل ہر جاتا ہے۔

ارشاد باری ہے:-

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

"جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا:-

نفس کی شناخت اور رب کی شناخت میں فرق

نفس کی شناخت توفیق الہی سے حاصل ہوتی ہے اور رب کی شناخت
نو معرفت اور رستہ کی صفائی اور رشتنی سے حاصل ہوتی ہے۔

آمینہ و شنیمیری اور تصدیق قلبی سے پہلے دل سلیم حاصل کرو اور پھر تسلیم
انتیار کرو۔

ارشاد باری تعالیٰ:-

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقُلُوبٍ مَسْلِيمٍ

"اُس دن شمال نفع دے گا ان اولاد مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم

آنے والا نفع میں رہے گا:-

قلب شہید

قلب شہید وہ ہے کہ جو بیشہ طاقت الہی میں ہو۔ ذکر الہی سے پُر نور الہی سے
پُر ہوتا ہے۔

ارشاد باری ہے:-

ذَكْرُ الْخَيْرِ ذَكْرُ اللَّهِ

"ذکر الہی ذکر خیر ہے"

اور ذکر خیر خوبی ہوتا ہے۔

ذکر خوبی را طلب کن از خدا
یا طلب کن از محمد مصطفیٰ

ترجمہ: ذکر خوبی کو ائمہ سے طلب کریاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کر۔

ذکر خوبی بر کے پیغام شہ
زال پیغامے پل الہام شہ

ترجمہ: جس کا ذکر خوبی جاری ہرگیساں کو پیغام مل گیا۔ اس پیغام سے دل پر الہام القا جائیں یا۔

ذکر خوبی بے ریاضت حق عطا
ذکر خوبی می شود باطن سفا

ترجمہ: ذکر خوبی منت کے بغیر ایش کی عطا سے ملتا ہے۔ ذکر خوبی سے باطن دل صاف ہو جاتا ہے۔

ذکر خوبی سر وحدت راز رب
اہل خوبی غرسق فی اللہ با ادب

ترجمہ: ذکر خوبی میں وحدت کے اسرار اور رب کے راز پوشیدہ ہیں۔ ذکر خوبی کرنے والے فنا فی اللہ

مادرب ہوتے ہیں۔

نیز یہ علمتیں بھی ہوتی ہیں کہ جسم دینا میں اور دل آخرت میں ہوتے ہیں۔ ذکر قلبی اور خیریہ انہیا، اور ایسا کافی تجھے ہے۔ انہیا اور ایسا ہمیشہ دل میں نماز پڑھتے ہیں۔ ان کی علمتیہ ہے کہ انہیں تلمیذ الرحمن اور تلمیذہ النبی کہتے ہیں۔

صاحب قلب مرشد کون؟

صاحب قلب اور طالب اللہ بیان مرشد وہ ہے جو طالب کو باطن میں حضور ربِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں منتظر نظر کر دے اور جلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں داخل کر کے اپنے تعلیم و تلقین دلاتے اور طالب اللہ والصل بن جعفر اور سپر اپنے مرشد کی صحبت میں باعتبار چوکر ہے۔ عارف بالشاد اور صاحب قلب پر فرض ہیں ہے کہ وہ باریاً عبادت کر جھوڑ دے اور جرمات خلق اور اہم دلائل دینیاوی کو ترک کر دے۔ خواہشات نفسانی اس کی ہر چیز سے قطعاً پاتے ہیں لیکن میں شدیداً کوپایا جبکہ میں دریا کو پایا تو اس میں خود کو گم کر دیا۔ ارشادِ ارمی تعالیٰ ہے:

وَاصْبِرْ لِفُسْكَدْ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ مَا لَعْنَدَ أَوْرَدَ
وَالْعَسْيِيْرِ يُرِيدُونَ دُجْهَهُ وَلَا تَعْدِ عَذْنَثَ عَاهَمْ وَتَسْرِيدُ
رِزْيَنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْسَا؛ وَلَا تَطْعَمْ مَنْ آغْلَدْنَا أَقْلَبَهُ عَنْ
ذِكْرِنَا نَأَدَّ أَثْيَعَ هَوَيَهُ وَكَانَ أَفْرَهَهُ فِي طَلَّا۔

اور اے ہمیشہ! جو لوگ شب دریا پتے رب کو اور کتنے ہیں اور اس کی رضاہندی چاہتے ہیں ان کے ساتھ امتنے بیٹھنے پر اپنے فنس کو چوڑ کر اور تھاری نظر التفات ان پر سے ہٹنے پانے کا گلو و نیبا کی نذرگلی کے ساز و سامان کا پاس کرنے۔ اور ایسے شخص کا کہا ہے گردنہ ما نہا جس کے لیل

کوہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچے پڑا ہے
اور اس کی دنیاداری حد سے بڑھ گئی ہے۔

محقق عارف بالشاد کون؟

محقق عارف بالشاد ہے جو اپنے خلا ہر کو بیان شریعت سے مزین رکھے اور باطن میں حضور یہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پرورد حضور میں ہو۔ عارف کے لیے ضروری ہے کہ صبح و شام شریعت کو تذکرہ کئے جو کام کرے اور یہ کہ کام میں شریعت کے مطابق ہے یا نہیں، اگر شریعت کے مطابق ہو تو کرے اگر نہ ہو تو نہ کرے۔ شریعت کا اصول قرآن مجید ہے۔ علم اور ملکار کا ادب بخوبی کھندا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کا ادب ملحوظ رکھنا واجب ہے۔ جو باطن خلا ہر کے مقابل ہے وہ باطل ہے۔ باطنی ہر ایک مقام شریعت اور علم قرآن مجید سے مکشف ہوتا ہے اور ہر ایک خلا ہر کی مقام شریعت کے باطن میں آتا ہے۔ قرآن مجید اور شریعت سے کوئی چیز بھی باہر نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَمَا تَسْقَطُهُنْ وَرَقَةٌ إِلَّا يَعْلَمُهَا
وَلَا جَبَّةٌ فِي ظُلْمَتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فَ
كِتْبَ مِنْنِيْن

جو کچھ کوئی اور تری میں ہے اور ہر ایک پتہ جو گرتا ہے سب کچھ وہ جانتے ہے اور زمین کے گلسوں میں جو دنیے پھیپھے پڑے ہیں وہ بھی ایک ایک کر کے اسے معلوم ہیں۔ کوئی چھوٹی اور بڑی بات ایسی نہیں جو قرآن مجید میں مرقوم ہے۔

میری جنت قرآن مجید ہے اور اب بدععت، کافر اور جاہل کی محبت شیطان ہے۔

کرڈا لے اور فنا فی اللہ کر دے۔

زندہ دل کون؟

زندہ دل اُسے کہتے ہیں کہ مرنے پر بھی اس کا دل ذکرِ اللہ میں جنش کرے۔ اور غلباتِ ذکرِ اللہ سے صحیح طور پر حکمِ حکما اللہ کئے۔ چنانچہ عام لوگ اللہ اللہ اللہ اللہ نہیں۔

چسرا در زندگی با دل نگوشتی

چسرا زیں شربت شیریں نوشی

ترہر: خندگی میں دل کے ساتھ کوشش کیوں نہیں کرتا۔ یہ میٹھا شربت کس بیٹھے نہیں پیتا۔

دل زندہ شود ہرگز نمیرد

دلے بیدار شد خوابش نیکیرو

تو ہر دن جس کا دل زندہ ہوتا ہے وہ ہرگز نہیں مرتا۔ زندہ دل والے کو غلطت کی نیند نہیں آتی دل کی زندگی اس آیت کریمہ کے بوجب ہوتی ہے۔ ارشادِ اباری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قَالَ رَبُّهُ أَهِيمُهُ دَبَّتْ أَرْبَيْنِ كَيْفَ تُحْكِي الْمَوْقِيْ طَقَالَ أَوْلَهُ
تُؤْمِنْ دَقَالَ بَلَى وَلَكِنَ لَيْسَ طَلَانَ قَلِيلَ دَقَالَ فَخَذْ أَرْبَعَةَ قَنَ
الْطَّلَيْرَ فَصُرْهُنَ إِلَيْكَ لَمَّا جَعَلَ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مَهْنَهَنَ جُزَاءَ
لَهُمَا ذَعْهُنَ يَا إِيْنَكَ سَعِيَ دَأْغَلَمَ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُنَ حَكِيمٌ.

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی انچ بجھے انکی تو مردے کس طرح زندہ کرتا ہے؟ پوچھا کیا تجھے یقین نہیں؟ عرضِ یقین تو ہے یکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تسلی ہو جائے۔ پس حکم ہوا کہ

حضورِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دو قدم میں۔

۱. قدم ظاہری۔
۲. قدم باطنی۔

ظاہری قدم کیا ہے؟

ظاہری قدم شریعتِ نبوی ہے جس سے امرِ مرووف روشن و مکشف ہوتا ہے۔

باطنی قدم کیا ہے؟

باطنی قدم سے وہ طریقہ مراد ہے جس طرح حضورِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر و فکر سے معرفتِ اللہ کے اسرار کو پہنچے ہیں تو بھی حضورِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کر اور باطنی قدم کی پیروی کرنے ہونے اپنے آپ کو حضورِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر غوش ہوں اور آپ کی نظرِ اقسام سے تیرا ظاہر و باطن سنو جائے۔ جو شخص اپنے آپ کو حضورِ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں نہیں پہنچاتا اور آپ کے قدم بعدم نہیں چلتا، وہ آپ کی امت سے کیسے ہو سکتے ہیں۔ ظاہری شریعت اور باطنی اسرار پر تعجب شکر کیوں کہ عارفِ باشد کے نیت یہ دو قدم بمزالم پر دوال ہیں۔ ایک سنت عظیم دوسرے جادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ غافل قلوب والوں سے ان دو قدم کو محفوظ رکھتا ہے کیونکہ وہ لوگ حیث دنیا کی کثرت کے باعثِ اللہ بالدنی معرفت اور حضور پمپر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہیں جاتے اور جو جاتے بھی ہیں۔ ان کو حاصل لوگ حصہ کی وجہ سے دیکھنے نہیں سکتے۔

عارف اور زندہ دل مرشد کا کمال

عارف اور زندہ دل مرشد جس پر ہمراہی کرتا ہے اُسے ایک ہی قلم سے خواجہ کوئی
سلالہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری مجلس سے مشرف کر دیتا ہے اور اس کا مرتبہ اپنے
مرتبے کے برایہ کر دیتا ہے۔ اس جو مرشد صاحب راز و ائمی طور پر ہے اس کے لیے
مجلس محمدی سے مشرف کر دینا کچھ بھی مشکل نہیں۔
ارشادِ بُونی ہے:-

من دانی فی المذاہم فقد دأی
جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے گویا مجھے ظاہری اگھوں سے دیکھا:
مزید ارشادِ بُونی ہے:-

”من هر اُنی فقد من اُنی الحق وَن الشیطُون لَا يَتَمثَّلُ بِدَلْ
بالکعبَة ای مومن هر اُنی فی المذاہم فقد رای تحقیقاً لِن
الشیطُون لَا يَقْدِرُ عَلَى صُورَةِ النَّبِيِّ بِعَوْاقِقِ الْهَمَّةِ فَقَدْ انْكَرَ
حدیثَ النَّبِيِّ عَنْ وَجْهِ الْاِنْكَارِ فَقَدْ انْكَرَ النَّبِيِّ وَمَنْ انْكَرَ
النَّبِيِّ فَقَدْ كَفَرَ“

”جس نے مجھے دیکھا پس اس نے حق کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت
اور کچھ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا
اس نے گویا مجھے ظاہر اُدیکھا کیونکہ شیطان میں یہ قدرت نہیں کہ میری
صورت اشیخ کامل کی یا کعیۃ اللہ کی صورت اختیار کرے جو شخص
بیسٹ کے موافق رویتِ حقی کا منکر ہے وہ کو یادِ حدیثِ بُونی کا منکر ہے
اور یہ حدیث کا منکر ہے وہ خود بُونی کا منکر ہے اور بُونی کا منکر کافر ہے:-

۶۸
کرنی سے چار پرندے کر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف پہلوں
پر رکھ کر بلاڈ تو وہ تمہاری طرف اڑا کر آئیں گے۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائے
گا کہ اسے غالب اور حکمت والا ہے“
دو علامات کا حصول
زندہ دل کی دو علامات ہو اکر تی ہیں:-

پہلی علامت

زندگی میں ایک دائمی مشاہدہ اور وصالِ الہی ہونا۔

دوسری علامت

ذکرِ الہی سے زندگی کا حاصل ہونا۔

دل کی حقیقی کیفیت

دل کہ اُس کا دل کسی چیز سے سب نہیں ہوتا ہے میں ایک زندہ جان اور
مردہ جن ہوتا ہے۔ دوسرے اس کے جسم کو کرم وغیرہ نہیں کھاتے۔ اللہ تعالیٰ کے
حکم سے مشترک صحیح وسلامت پڑا رہتا ہے کیونکہ ذکرِ الہی کرنے والے کا جسم گو
فاک میں ہوتا ہے لیکن اسم ذات اللہ کی برکت سے اُسے کیڑے اور مٹی نہیں
کھاتی۔ ایسے شخص کو حافظارِ باری کہتے ہیں اور اسے برقائے جاؤ دانی حاصل ہوتی ہے
معروف اندوز کہ با خود ببری
کے نصیب و گران است نصابے زر و سیم

ترجمہ: علم معرفت جمع کر جس کو تو اپنے ساتھ لے جائے کہ سزا چاندی تیرے ہرنے کے بعد
دوسروں کے حصہ میں آتا ہے۔

الا بِاللّٰهِ الْعٰلِيِّ الْعَظِيمِ ضرورٌ پڑے اور پھر درود اور کلم طیب پڑھنے افضل الذکر
لَا إِلٰهَ إِلٰهُ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ.

شیطان کا بھاگ جاتا

پھر جب دیکھے کہ لا حول درود پاک، کلم طیب پڑھنے سے مجلس برقرار رہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی اور مجلس سے بھی حکم ہوا ہے کہ اسے کلم طیب کے پڑھنے والے اسے اور زیادہ پڑھنے کو نکری نہم تذکرہ اللہ اہل جنت کا خاصہ ہے تو کچھ لے کر واقعی کہ مجلس محمدی ہے کیونکہ ذکر اللہ کی آواز سے شیطان اور اس کے ہم مجلس اس سے طرح بھاگتے ہیں جیسے کافر کلر سے بھاگتا ہے۔

مجلس محمدی سے فقر عظیم کا حصول

مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چند خاص چیزوں حاصل ہوتی ہیں یعنی شوق، شفقت، سختی قلب، ترک و توکل، صدق و یقین اور عنایت قبلی۔ اسی کو فقر عظیم کہتے ہیں۔

غیر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں اسکم روایتی سے قرآن مجید کی تلاوت کا حکم ہوتا ہے جنما پنځوب سے پہلے جو آیت نازل ہوئی وہ اسم اللہ سے نازل ہوئی جو غصہ ہے ایت اللہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

إِقْرَأْ أَبْاسِمَ تَرِيْكَ الدَّىْنِ خَلْقَ؟

اپنے رب کے نام سے پڑھ

فَإِذَا فَرَغْتَ فَالْحَصْبَ وَإِلَى تَرِيْكَ فَأَنْسِ غَبَّ

پھر جب تو فارغ ہو جفا کشی کرو اور اپنے پروردگار کی طرف مل لگا۔

طلاب مولیٰ کا کمال

اس راہ میں طالب کے یہ صفات ہونے چاہیں کہ عام، عامل، فاضل، متلقی اور پرمنیر گارہ، مشکل و قائق کا حل کرنے والا، صاحب الصدق اور قابل اعتماد ہو۔ اگر یہ صفات نہ ہوں تو جاہلوں کو ترغیب ہزاروں ہوں۔ ایک نظر میں دروازہ کریباً کچھ بھی مشکل نہیں کیونکہ طالب علم بنیر نظر اپنی وباطنی امتحان کے قابل نہیں ہوتا ہے۔ اور جب امتحان کر چکتا ہے تو پھر طالب مولیٰ بن جاتا ہے اور طالب مولیٰ مذکور اور سب سے اولیٰ ہوتا ہے۔

ہر کہ بیند روئے نبوی مصطفیٰ

وَاقِفٌ اَسْرَارٍ گَرَدَ اَنَّ اللّٰهَ
رَبُّهُ، جَوْلَیٰ مصطفیٰ کے دیدار سے سرفراز ہوتا ہے وہ ائمۃ تعالیٰ کے اسرار کا واقف ہو جاتا ہے۔

ہر کہ ملکر می شود نیں خاص راہ

عاقبت کافر شود آں رو سیاہ

زیر، جو اس خاص راستہ کا ملکر ہوتا ہے وہ کامے مژہ والا آخر کار کافر ہو کر مرتا ہے۔

مجلس نبوی میں حاضری کے آداب

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں حاضر ہونے کی تسبیح علامت یہ ہے کہ جب کوئی شخص مراقبہ ذکر اللہ یا اسم اللہ ذات کے تصویر میں نکری و استغراق سے کام لے تو بے خود ہو جائے اور وہ شغل اللہ اُسے خاجہ کوئین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچا دے۔ جہاں پر وہ باشور رہ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض حال کرے یا ان مجلس اقدس میں حاضر ہونے سے پہلے لا ح Howell و لاد قوّۃ

وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى

"اور سلامی اُسی کے لیے ہے جو جادہ حق کی پیری دی کرے:

وَإِذْ كُرِّأَ سَمْمَ رَأْيَكَ

"اور اپنے رب کا نام لیتے رہو۔"

وَإِذْ كُرِّأَ رَبَّكَ إِذَا أَنْسَيْتَ

"اور اگر کبھی بھول جایا کرو تو اپنے رب کو یاد کر لیا کرو۔"

وَنَحْنُ أُنْزَلْنَا إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

"اور ہم شرگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں:

وَفِي أَنْسِكُمْ إِنَّمَا تُبَصِّرُونَ

"اور خود تم میں تو کیا تم کو موجود نہیں پڑتا:

فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

"اس میں اہل تقویٰ کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَآجِرٌ كَبِيرٌ

"جو لوگ بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے:

شَيْءَمْ فَيَرْثُوا إِنَّ اللَّهَ كَوْفِرَ وَإِنَّمَنَ اللَّهَ سَبِحَ

زا و از میں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے،

هُنْ كَانُوا فِي هَذِهِ ظُلْمَى وَهُنُّوا فِي الْمُخْرَجَةِ ظُلْمٌ وَآصْلَمُ سَيِّلًا

جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے گا اور

از رتر کے وہ زیادہ گمراہ ہو گا۔

دو چشمِ خوش را بر بند چوں باز

دروست تا دہم گستہ آداز

ترہد، تو اپنی دلوں اسکھیں باز کی طرح بند کر لے تاکہ تیرے اندر کی گم شدہ آواز تجوہ کو بکھارے۔

ارشاد بیوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

إِنْهُمْ ضَعِيفُنِيْكَ يَا عَلِيٰ وَاسْمَعْ فِيْ قَدِّيْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

"اے علی! اپنی دونوں اسکھیں بند کرو اور اپنے دل میں لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی آواز سنو۔"

مجبتِ الہی فرض واجب ہے

اگر راہ ہاطن میں معرفتِ الہی، تجدیدات اور ذات کا مشاہدہ مجلسِ محمدی صلی اللہ

علیہ وسلم اور ہر ایک نبی، ولی، متینی، درویش، فقیر، غوث، قطب اور عارف

باشد کی ملاقات اور تسلیل، ذیل، تری، وہم، خیال، قرب، وصال، علمِ لدنی،

فتوحات غیبی جواب باصواب۔ ارشادِ خداوندی خاذگر فتنی آذکر کنم تم مجھے

یاد کرو میں تھیں یاد کروں گا۔ اور اسمِ اللہ ذات اور اسمِ ماحصل رسولِ اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے تصور سے طریقت میں غرق فنا فی اللہ اور بیعا باشد اور معرفتِ الہی صحیح

نہ ہوتی تو تمام بالمنی ساکن گمراہ اور کافر ہو جاتے۔

جو شخص حیات بیوی کو حیات نہیں جانا بلکہ ممات کہتا ہے وہ شخص دین میں سست

اور کذا بے کیوں کو حیات بیوی کا قابل نہیں وہ بے دین اور بے نیقین ہے جو منافق

ہے اور شیطانِ لعین کا تابع ہے۔ مجبتِ الہی فرضی اور ترکِ دنیا واجب ہے۔

ارشاد بیوی ہے:-

غیروں کا سر بیک وقت کاٹ دیتا ہے اور ان کی تشویش سے بے کنگے ہو جاتا ہے۔ یعنی استعامت کرامت سے بہتر ہے۔ کامل مرشد وہ ہے جو بغیر ریاضت کے پہلے ہی دن راز بخش دے۔

پیر اور پیر طکون؟

جاننا چاہیئے کہ دکاندار، مردہ قلب، بدعتی، جوان سے بڑا، آبائی نام دناموس پرمخود، اللہ در رسول سے دور، مریدوں کے بال قلنچی سے کرتے ہیں میکن بے باطن دبے معرفت ہوتے ہیں۔ ایسے پیر حمام ہوتے ہیں۔ مکمل پیر وہی ہے جو طالب کو ایک ہی نگاہ سے اور بال کاٹتے ہی عارف بالہ بنا دے۔ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی پہاڑ تو نہیں کہ جس کا حلکڑے کلکڑے کرنا مشکل ہو بلکہ وہ تو پیاز کا حلکلا ہے جسے پیر و مرشد صرف نگاہ ہی سے بآسانی پارہ کر سکتا ہے۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اگر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔

آدم اور اولاد آدم کا مقام

جاننا چاہیئے کہ کوئی شے آدم کے مرتبے کو نہیں پہنچتی۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ جَاءَكُلَّهُ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً:

”میں روئے زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں۔“
اور کوئی شخص اولاد آدم کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اولاد آدم نہایت محکم و کرم ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

ان انوف احادیث علی امتحن ضعف البقین۔

”مجھے اگر ڈر ہے تو امت کے ضعیف یقین کا ہے۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحْجِبُونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يَعْصِبُكُمُ اللَّهُ.

”اے محمد! فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پیری اتباع کرو جا کہ اللہ تم سے محبت کرے۔“

محبت الہی کیا ہے؟

اللہ و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اس بات سے پہنچانی جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو حافظ و ناظر، سمع و بصیر اور علیم ہانے اور حضور خواجہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درست یقین رکھے کیونکہ جس شخص کو باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلیم، دست بیعت اور تلقین حاصل نہیں ہوئی اور وہ عالم بن سنتا ہے ذ فقیر کامل اور رہ واصل۔

دو درجات اور آن کی شرح

اے مرد و دے! تو سعی کر کہ مرد و دے کے درجے سے نکل کر مرد کے مرتبے پر پہنچ جائے۔

مرد و دے کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ شب و روز دشمن الہی یعنی نفس اور شیطان سے رکتا رہتا ہے۔

مرد کا مرتبہ یہ ہے کہ غازی مرد کی طرح اسم اللہ ذات کے تصور کی تلوار لے کر

ریاضت کرانے تو کئی سال، اگر غنایت کرے تو ایک مخطوط میں وصال کرادے
لیسے کامل اور صاحب تصور مرشد کی نگاہوں میں ابتدہ و انتہا ایک ہی ہے۔

صحبت مرد خدا یک ساعتے
بہتر است از صد هزاران طاعتے

ترجمہ: انسدادی کے ساتھ ایک گھری کی صحبت ایک لاکھ فرمائہ راری و اطاعت سے بہتر ہے۔

دل کی اہمیت و افادت

جانا پا بیسے کو نگاہ خداوندی ظاہری تقویٰ اور عبادت پر نہیں بلکہ دل پر
ہے۔ اس لیے دل سے پرہیزگاری اور طاعت کرنی چاہیے کیونکہ دل ہی اشتعال
کا منظور نظر ہے۔ جس کے حواس ظاہری بند اور باطنی کھلنے ہوں اور اُس کے
دل سے خصالی بہ اور عادات دور ہوں اور محبت الہی، اسم اللہ ذات کے
تصویر اور عارف باشدنی نظر کی گرمی سے خناس، خروم، ووسرا، تربمات اور خطرات
جل جائیں۔ محل بے کوہ مذہبیت الہی کا دعویٰ کرے اور کہے کہ میں غرق فی التور،
فتانی اشد ہوں اور مجھے قرب وصال الہی حاصل ہے۔ طالب اللہ کو پہلے ون ثمریع
اُسی میں قرب وصال لازوال حاصل ہو جاتا ہے۔

چھاپات کی پرداہ درمی

جو شخص اسم اللہ ذات کا تصویر تلاہی اور باطنی و فنی اسکھوں میں کرتا ہے اُس کے لیے جاپ کا اکٹھاف ہو جاتا ہے، دل اور سر کی اسکھیں ایک ہو جاتی ہیں۔ ارشاد بیاری تعالیٰ ہے:-

فَإِنْتَهَا تُوَلِّوْنَا فَشَمَّ وَجْهَ اللَّهِ۔
”جس طرف تم رش کرو ادھر بھی سیرہ دالی ہے۔

وَلَقَدْ كَثُرَ مُنَابَتُنِي أَدَمَ
”اور ہم نے بنی آدم کو حکم و معلم کیا:
اطلاق تبارک و تعالیٰ نے طرح طرح کی تعمیش اور طرح طرح کی لذات جو بنائیں تو
صرف آدمی کے لیے اور آدمی کو جو بنایا تو اپنی عبادت و شناخت کے لیے ہے
تا گلو پر مخدر کہ دیگر ۷
آب چندہ ان مخدور کہ دیگر ۸
ترجمہ: حلقت تاک پیٹ کو مت بھر کے تو دیگر نہیں ہے پانی بھی زیادہ مت پی کر تواریت نہیں۔
بے معرفت زندگی کیا ہے؟
زندگی معرفتِ الہی اور بندگی کے لیے ہے کیونکہ بے معرفت زندگی سر اسرارِ زندگی
ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّةَ ذَالِكُلَّ نَسْ إِلَّا لِيَعْمَدُوْنَ اَى لِيَعْرَافُونَ
”ہم نے جن والنس کو صرف اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں یعنی
محبے پہچانیں۔“
جب تک وہ حرص دھو اکوڑ چڑوڑے گات تک ہوا پر قدم نہیں رکھ سکتا۔
تر اگر ہوانے بہت آرزو است
مرد درپیے، آرزوے ہوا
تیرہ: اگر تجھ کو جنت کی خواہش دا رزو ہے تو اس خواہش کے تینی مس جا کے یہ نفاذی خواہش
کامل مرشد کوں:
کامل مرشد ہی بے جو طالب اللہ کو بے محنت و شفقت غزاں بخش دے۔ اگر

ظاہر ہونے لگتا ہے یعنی جس طرف دیکھتا ہے، جو کچھ کھاتا ہے اور جو کچھ نہ تابے، اس کے دیکھنا، کھتنا اور نہ تابے، وہ تمام اشیاء کو احاطہ کیے ہوتے ہے اور وہ اس کے دیکھنا، کھتنا اور نہ تابے کی تاثیر سے بے ریا کر رکنگ ہو جاتا ہے اور یہی شما سبب فرض کرتا رہتا ہے۔

جو شخص اس کے دیکھنا، کھانا اور نہ تابے میں کرتا ہے اس کی دو ذمہ اٹھکھوں سے چراغ کی طرح تبلیغات کا نکاح ہوتا ہے جس کے بہب اسے لخت بھرنند نہیں آتی ایسی حالت میں اگر عارف ہو گا تو بے نام اور خاموش ہو گا تو حوش و خروش کرے گا۔ اگر اس کا حوش دلیع ہو گا تو حیرت میں آجائے گا۔ اسی یہی کہا گیا ہے کہ معرفت حیرت ہے جو زیادہ عارف ہے وہ زیادہ حیران ہے اور یہی قرب و حضوری حق کی نشانی ہے۔

ادشا زبردی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

اللَّهُمَّ إِنِّيْ حِرْتُ مِنْ ذَنْبِيْ تَحْيِيرًاً.

اے اللہ! میری حیرت میں اضافہ کر۔"

اس قسم کا عارف باشد ہر وقت توحید الہی میں عرق دیکھتا ہے کبھی اسے خوف لاحق ہوتا ہے اور کبھی اُمید، خواہشات نفسانی کو سراہر ترک کر دیتا ہے۔ کو ظاہر میں یہ شخص عوام الناس سے مل کر بیٹھتا ہے لیکن میں حضور یعنی غیب دا ان علیہ السلوٰۃ و السلام کا ہم صحبت ہوتا ہے۔

مجلس نبوی کی تشریح

شیطان ملکیں باطن میں اپنے آپ کو حضور خواجہ کوئن یعنی غیب دا، رحمت عالم،
جنی رحمت احمد چلتی حضرت مسیح مصطفیٰ اعلیٰ الیٰ الیٰ الیٰ الشاد کے اسم بدارک سے موسم
نہیں کر سکتا کیونکہ وہ پڑایت کے نام سے جلتا اور بجا گتا ہے۔

حضرت یعنی کریم روف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت حسب ذیل شامل نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم کی روغا ہوتی ہے:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بیاض اللون: گندم گول۔

واسعة الجبهة: کشادہ پیشانی۔

افراج الاسنان: کشادہ پذدان۔

اتفاق الالف: بلند پیشی۔

- ۴۔ مرتبہ صراحت جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہوا۔
 ۵۔ مرتبہ اصحاب جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کبار تھے۔
 جو ان کے اس وادعوت کرتا ہے وہ خراب ہوتا ہے۔
 عارف کے لیے دل کی صفائی کی وجہ سے باطنی امکحہ و شن چاہئے کیونکہ ظاہری
 امکحہ کسی کام کی نہیں اس لیے کہ ظاہری امکحہ تو حیوانات کو بھی حاصل ہے۔

مقامات اہل غرق

جب عارف بالشک ظاہری اور باطنی امکھایاں ہو جاتی ہے تو ظاہری اور
 باطنی پر دے اٹھ جاتے ہیں۔ مشاہدہ نظر آنے لگتا ہے اور جہاں چاہتا ہے پانچ
 جاتا ہے۔ ہر ایک بنی اوری سے ملاقات اور مصالحہ کر سکتا ہے۔ اور فرمائی کی روشنی
 میں غرق ہو جاتا ہے۔ یہ مقامات اہل غرق کے میں نہ کفر و فروش مغلدین کے۔
 عارف بالشک ہر مقام کو طے کر سکتا ہے اور ہر پرده کو اٹھا سکتا ہے۔ اور یہ
 باقی مرشد کامل کی عنایت سے حاصل ہوتی ہے۔

مرشد بطور و سید

جاننا چاہئے کہ ماوسا مرشد ہم کسی مقام پر نہیں پہنچ سکتے۔
 ارشاد یاری تعلاں ہے۔
 یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آتَيْنَا الْقُوَّا اللَّهَةَ وَآتَيْنَا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ
 وَجَاهَهُ دُوَّارِي سَيِّدِنَّا لَكُمْ تَفْلِيْخُوْنَ۔
 آئے یا ہاں دلو ایسا نے ڈر اور اس کی طرف و سید کو ہونڈ اور اس کے سے
 ہون کو شکش کر و شایم کہ تخلص پا جاؤ۔

- اسود العین، سیاہ امکھیں۔
 مجتمع النجیۃ، گھنی ڈاڑھی میارک۔
 طویل البدین، لمبے ہاتھوں والے۔
 سر قیق الانامل، ہیکی انگلیوں والے۔
 تمام القد، دریا زاد قد

اپ کے بدن پاک پر ماوسا چھائی سے لے کر ناف تک لے اور کسی جگہ
 بھی بال رستے۔

مہربوت صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے۔

یا مالکہ	و	یا محمل
یا مھ	و	روح
یا مھ	و	سروح
یا مھ	و	سرروح

ظاہری اور باطنی نظر میں امتیاز
 جاننا چاہئے کہ کوئی شخص یہ پانچ مرتبے حاصل نہیں کر سکتا جو شخص دعویٰ کرتا
 ہے سراسر کاذب ہے۔

۱۔ مرتبہ زبول قرآن مجید۔

۲۔ مرتبہ وجی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا کرنی سکتی۔

ہر کہ را مرشد نہ شیطان مرید
ہر کہ باشد بود آں بازیہ

تر جد و جس کا پیر نہیں وہ شیطان کا مرید ہے اور جس کا پیر ہے وہ بازیہ کے ساتھ ہے۔

اسم اللہ کی تاثیرات

جاننا چاہئے کہ اسم اللہ سے ظاہری اور باطنی دونوں علم مکشف ہوتے
ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَعَلَمَ أَدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا
”اور آدم کو ان کے نام سکھا دیئے“

جب مقامِ کل پر پہنچ جاتا ہے تو دونوں جہاں اس کے مدنظر ہوتے ہیں۔
مرشد کامل وہ ہے جو طالب کوفات و صفات کے تمام مقامات طے کر کے
خواص و عالم کا مشاہدہ ایک دن رات میں دکھادے تاکہ طالب کے دل میں کسی
قسم کا افسوس یا تذہب ہے اور بے جیست نہ ہو جائے۔

طالب دنیا، طالب عقبی اور طالب مولیٰ میں تخصیص

جاننا چاہئے کہ عارف مرشد عورت سے کسی صورت میں کم نہیں ہو سکتا۔

ارشاد بُونی ہے:-

طالب الدنیا مختث و طالب العقبی موئث و طالب المولی
مذکور۔

”دین کا طالب محنت، عقبی کا طالب موئث، اور مولیٰ کا طالب مذکور ہے۔“

امت خیر کے کمالات

مرشد کامل طالب کو قوتِ باطنی کے سبب ساری قوتیں اللہ تعالیٰ سے دلتا ہے
اور ہر ایک مجلس میں اخلاص سے بخادیتا ہے۔

کعبہ را درول ہے یعنی جانِ کثیر فے فدا
در مدینہ و انجی ہم صحبتے باصطفان

ترجمہ: میں کبکو اپنے دل میں دیکھتا ہوں اس پر اپنی جانِ قربانی کرتا ہوں مدنیت میں پہشہ صطفیٰ کی جست ہے
خلق ما با خوشی و اندمن بباطن بار رسول

غارفان راراہ ایشتِ شنو لے الی الوصول

ترجمہ: بخوبی مجھ کو اپنے ساتھ جاتی ہے مگر میں حقیقتاً رسول کے پاس ہوتا ہوں۔ اے دامelan جن ہار فوں
کیلیے اس کے سماں کوئی راہ نہیں ہے۔

اس پر شک: نہ کہی بلکہ اسم اللہ ذات کے تصور اور قوتِ توجہ سے عارف
یا شد مرشد کے لیے آسان ہے کہ وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دے اور صحاہ
کیا رہ، ہر ایک نبی اور ولی سے مصافحہ کر دے۔ اور تمام مقامات کی سیر کر دے۔
خلق کو کشف و کرامت کے ذریعے قید میں لائے اور کشف القاب کشف القیود
اور قُمِ بِإِذْنِ اللَّهِ كَمَرَابِ روحانی مثل حضرت یسی علیہ السلام پر پہنچائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

كُنْتُمْ تَحْيَوُ أَمْمَةً أَخْرِجَتُ لِلنَّاسِ

”تمام انسانی امتیوں میں سے تم نیکِ الدُّنْبُرِ بُحْرَه“

ارشاد بُونی ہے:-

علماء امتی خیرو متن الانسیاء بنی اسرائیل

”میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں سے بہتر ہیں۔“

حضرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حجوب اور خلق نبھی تخلقوا با خلاق اللہ۔ فقر محدثی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیق کا طریق جو گمراہی ہے۔ معرفت الہی، باطنی صفائی، رضاب قضا، شرع شریف، ظاہر و باطن میں ایک وجود ہوتا۔ اور نفاق کو حبڑانا اور قلب حضوری سے نماز ادا کرنا، اخلاص سے بکہہ کرنا سخت مخلل ہے کیونکہ یہ فقر عظیم عنمت ربی اور اسرار الہی ہے۔ اس کو وہ لوگ کیا جائیں جو مردہ دل اور سیل کے میل میں۔

نماشیرات ذکر الہی

جاننا چاہیئے کہ ذکر الہی دل کو اس طرح پاک کر دیتا ہے جس طرح پانی ناپاک اور غلیظ پر طے کو جس شخص کا وجود ذکر الہی اور لکھ طبیب کے ذکر سے پاک ہے اسے محابے کا کیا فدر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللَّهُ يَخْتَصُ بِنَحْنِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمُ
”اللہ سے چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے“

حالات کا ظاہر کرنا

مرشد کامل وہ ہے جو طالب المدد باطنی توجہ ہی سے حضور خواجه کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچا دے اور میاس اور یار میں پہنچا کر تلقین کرائے تاکہ طالب دل میں طالب ذات و صفات کے تمام مقامات تحقیق کرے اور حالات کو ظاہر کر دے۔

لائق ارشاد مرشد کوں؟

لائق ارشاد مرشد وہ ہے کہ اگر طالب سے جھپٹا یا بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو اسی دم باطن میں غول طالکا کر جیس محدثی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہرچیز کراپ سے اُس کا گناہ بخشائے۔ یا بیوں جائیے کہ مرشد کامل آنفاب کی مثل ہے اور طالب ذاتے کی مانند۔ نہ آنفاب ذاتے سے جدا ہوتا ہے اور اسی ذرہ آنفاب سے جدا ہوتا ہے جو مرشد اس طرح پر فنا فی اللہ اور فخر الہمی ہر روزہ قال سے التعلق ہے بلکہ خواب و بیداری میں قرب، مشاہدہ، وصال سے تعلق رکھتا ہے۔

مرد مرشد نے برد در ہر مقام
مرشید ناہر طالب ذر مقام

تو ہمدرد: پیر کامل تجوہ کو ہر مقام پر پہنچا دے گا۔ ناقص پیر در دلت کا طلب کا در ہو گا۔
جو مرشد خود انہیں میں ہے اس کا طالب بھی انہیں میں ہوتا ہے اور طلب میں خراب ہوتا ہے۔

ہر کہ راشد از مریٰ التفات
غسرق فی الشد شد بودت جان حیات

ترجمہ: جس کسی کو اپنے مرتبی پیر کے ساتھ توجہ رہے گی وہ فنا فی اللہ ہو گا اور اس کی روح کو حیات جاوہ دلی و مدت الرجرد میں حاصل ہو گی۔
انسانی وجود میں چار اشیاء کا حصول

جاننا چاہیئے کہ وجود انسانی میں چار اشیاء ہیں۔

۱. نفس ۲. قلب ۳. روح ۴. سرالہ

تعلق نفس
نفس کا تعلق ریاست سے ہے۔

تعلق قلب

قلب کا تعلق تصدیق سے ہے۔

تعلق روح

روح کا تعلق پاکیزگی سے ہے۔

تعلق سر

سر کا تعلق ذات باری تعالیٰ سے ہے۔

توفیق الہی کیا ہے؟

توفیق الہی ایک ذر کا شعلہ ہے جو خوبی الغیب ہے۔ وہ لطیفہ توفیق دل سے اٹھاتا ہے اور پھر چاروں ایک ہو جاتے ہیں چنانچہ نفس قلب کی صفت اختیار کرتا ہے اور قلب روح کی اور روح سر کی۔ ایسے عارف کو صاحب اسرار مطلق کہتے ہیں ایسا شخص دنیا اور اہل دنیا سے بھاگتا ہے۔ چنانچہ وہ دانی طور پر اسم اللہ میں عزیز ہوتا ہے اس لیے اس سے عرش سے فرش نیک کے بلقات کی سیرے شرم آتی ہے وہ فنا فی الش باقی باشد ہوتا ہے اور اس کے لیے الش تعالیٰ ہی کافی ہوتا ہے۔

جس مرشد سے اسم اللہ ذات کی راہ ہائی آئے اُسے ظاہری و باطنی گناہوں کی واقفیت ہو جاتی ہے۔

جب کسی مرشد کو مرشد تدیم کر لے تو پھر اس کے عیوب کی طرف بالکل خیال کرے اور یہی خاص اخلاص مرید کی نشانی ہے۔

ارشاد بھی ہے۔

اصلید لا یہ یہ

"مرید و بھی ہے جو کسی بات کی خواہش نہ رکھے"

گو ظاہر میں شیخ کی طرح کرے اس پر نکتہ حضیری ذکرے کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے عین مناسب ہوتا ہے۔ اگرچہ طالب کو ظاہر میں بڑا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کا کشی توڑنا، بچے کو قتل کرنا اور دیوار کو بنانا۔ حضرت موسیٰ الکاظم علیہ السلام کی نظر میں گناہ معلوم ہوتا ہوا کسی یہے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا:

هَذَا فِرَاقٌ بَيْنِي وَ بَيْنِكَ

"اب بھی میں اور سچہ میں جدا ہی ہے"

پس باطنی ہر فرست کا کام باطن سے تعلق رکھتا ہے گوئندوق کی نظروں میں وہ گناہ معلوم ہوتا ہے اور لوگ اس سے انکار کرتے ہیں۔ باطن کو ظاہری اگھو سے سنوار اور جو کام ہو اُس کو ضریبعت کے مطابق پر کہتا کہ وہ کام اُسکے۔ پس طالب اور مرید ہی ہے جو مرشد کے موافق ہو اور عصہ مفہوم نہ والا، کوئی تم اور بیت المقدس نہ ہو۔ مرشد میں انبیاء، جیسی چند ایک صفات ہوتی ہیں۔

چنانچہ حضرت ادم علیہ السلام کا ساخوف سبب تأطیلتنا آلفُسَنَا اے ہمارے رب ہم نے اپنے نغوس پر نظر کیا۔

حضرت ابراصیم نبی اللہ علیہ السلام جیسی قرائی۔

حضرت ایوب علیہ السلام جیسا صبر:

حضرت جریمیہ علیہ السلام جیسا شوق۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی ہم کلامی۔

حضرت خضر علیہ السلام جیسی سیر۔

حضرت علیہ روح اللہ علیہ السلام جلیسی سیف زبانی.
حضرت احمد بن قبیل محدث رسول اللہ علیہ السلام جلیسی خلق اور فقر
مرشد ہونا کرنی آسان کام نہیں مرشد اور باری ہونا سر الہی ہے۔
انہوں ماسوی انہوں۔

روح اعظم کا کمال

جاننا چاہیئے کہ جب روح اعظم وجود میں آئی اور یا اللہ کما تراشد تعالیٰ کا
نام لیتے ہی دل ذکر الہی سے زندہ اور پُر فر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گیا اور
وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوحِيْ
اور اس میں میں نے اپنی روح پھوٹکی
سے شرف فرمایا اور
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

”اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا تو اس کے لیے کافی ہے:
اس کا رفیق بنایا۔ قیامت تک یہی حالت رہے گی۔ چھ بھی اسم اللہ ذات کی انتہائی
کثرت کو نہیں پہنچے گی۔ سچے اسم اللہ اور ذکر الہی کی قدر معلوم نہیں۔
ارشاد ہوئی ہے::

ذکر اللہ تعالیٰ بالغدو والعشی افضل من ضرب السيف في
سبيل الله.

شب دروز اشد تعالیٰ کو یاد کرنا انہوں تعالیٰ کی راہ میں تبعیغ زدنی کرنے
سے بہتر ہے:
غازی ذاکر قاتل نفس ہوتا ہے۔

ارشاد ہوئی ہے::

رجحنا من الجهاد الا صغر الى الجهاد الاكبر
”کب جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف ہوتے؟“

اسم اللہ اکم اعظم ہے

جاننا چاہیئے کہ اسم اللہ ذکر اشد پاک اور اعظم ہے۔ اور وہ ماسوا پاک اور
صاحب عظمت وجود کے قرار نہیں پہنچتا۔
ارشاد ہوئی ہے::

اسم اللہ مشی طاہر ولا یستقر الا مکان طاہر
”اسم الہی ایک پاک چیز ہے جو ماسوا پاک مکان کے کمیں قرار نہیں پہنچتی۔“
جو شخص اسم اللہ ذات کو اخلاص زبان سے بار بار پڑھتا ہے اور ساخت
ہی دلی تصدیق بھی کرتا ہے تو دل اور زبان دونوں اسم الہی سے جنبش میں آتے
ہیں۔ دل سے خلارات اور گرائی کی کدروت اور سیاہی دوسر ہو جاتی ہے۔ اور
سورج کی طرح روشنی نہدار ہوتی ہے۔ جب صاحب قلب ان مراتب پر
پہنچتا ہے تو ذکر الہی سے اُس کو اتنا ثواب ہوتا ہے کہ اگر تمام زمین۔ آسمان
پتھے اور ریت کاغذہ ہو جائیں اور دنے زمین کے درخت اور گھاس نلم بن
جائیں اور دیسا یا ہی بن جائیں اور جن و انس اور ملائکہ اور اخبارہ ہزار قسم کی نہلوں
لکھنے لگے اور شب دروز لکھتے رہیں تو پھر بھی نکھل سکیں۔

ہر چہرے خوانی از اسم اللہ بنوں

اسم اللہ با تو ماند جہاد اس

ترجمہ: اگر تو پڑھنا چلتے تو اس کے نام کا ورد کر جائیں تیرے ساخت اسکا نام ہی رہیگا۔

اسم اللہ ہے یوں اے سیم و نر
روز و شب یا اسم اللہ فوش مگر
ترجمہ اشد کا نام سونے چاندی سے بہتر ہے۔ دن رات اسکا نام پر بخوبی نظر کو۔
اسم اللہ ذات تلقین یا تلقین اور تلقین بالتفقین ہے۔ تلقین سے توکل حاصل
ہوتا ہے اور تلقین سے یکانگت حق۔
توکل کیا ہے؟

توکل یہ ہے کہ مخلوقات کو ترک کرنا جو کہ خالق کی راہیں ہے۔ توکل ہے۔ اور
حق سے یکانگت کرنا اور غیر حق سے احتیاط رکھنا۔

ذکر خفیہ کا کمال

تلقین کامل سے طالب اشد کے وجود میں خفیہ ذکر پیدا ہوتا ہے اور خفیہ ذکر
شکر سے تعلق رکھتا ہے۔ صحو، قبض، بسط، بخش، جان و دل اور دم اور آواز سے
تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ خفیہ ذکر سے ہمیشہ راز اور مشاہدہ نذر الہی میں رہتا ہے۔ کمال
مرشد جن کو جذب نظر سے ذکر خفیہ عطا کرتا ہے اس کے دل سے دنیاوی محبت اُٹھ
جاتی ہے چنانچہ وہ مخلوق سے دیوانہ اور مجہد و بہرماتا ہے اور خالق کا یکاناً اور
محبوب ہو جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ یار الہی میں مستقر رہتا ہے اور نظر میں کامل اور
کامل ہوتا ہے۔

اگر نفس مرکب زیر مدخل شش سور

مرد میداں در بر د گوش زکار

ترجمہ۔ اگر نفس کے سرکش گھوڑے کو ذیر کر لیا تو دوح اس پر سوار ہوتی ہے۔ مرد کا ملٹھہ اور مقصہ
کی گیند کو کامیابی کے ساتھ لے جاتا ہے۔

گر دوح مرکب زیر نفس شہ سور
باز دارد اذ خدا ابلیس دار

ترجمہ۔ اگر دوح کو دوسرے نفس اس پر سوار ہے تو دوح شیطان کی طرح خدا سے دور رکھتا ہے۔
کیا تجھے معلوم ہے کہ نفس جان کا وہمن ہے۔ نفس مطلعہ اللہ تعالیٰ پر دلالت کرتا
ہے اور نفس امارہ سرکشی کرتا ہے۔ ذکر خفیہ نفس کو خفیہ طور پر خراب اور ہلاک کر
دیتا ہے۔ نفس امارہ کو وہ اس طرح خراب ہلاک کر دیتا ہے جیسے آگ کو ایندھی
اور اس کی ہستی کو مظاہریتا ہے۔

مخزن ان اسرار الہی کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ اخبارہ ہر زاقسم کی مخلوقات، ہر ایک عالم اور ارضی و سمادی
ہر ایک طبقہ و مقام اسہم اللہ ذات کی طے میں ہے اور اسم اللہ میں قلب میں ہے

اسی یہے قلب کو مخزن ان اسرار الہی کہتے ہیں ہے

ہر دل توں گفت گنج الہی

ہر سر بود لائق بادشاہی

ترجمہ۔ ہر دل معرفت الہی کا خزانہ ہونے کے لائق نہیں اور دھرمنامہ بادشاہت کو نیکے لائق مرتبا۔
ارشاد بخوبی ہے۔

خلق اللہ عشو بساتین فی قلوب المؤمنین

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے قلوب میں دس باغ پیدا کیے:

چنانچہ وہ باغ حب ذیل ہیں:

پہلا باغ توحید ہے۔

دوسرا باغ علم ہے۔

تیسرا باغِ حلم ہے۔

چوتھا باغِ تواضع ہے۔

پانچواں باغِ سعادت ہے۔

چھٹا باغِ قل ہے۔

ساتواں باغِ قست ہے۔

آٹھواں باغِ صفت ہے۔

نواں باغِ خوف ہے۔

وسواں باغِ رجاء ہے۔

پس باغ کی شرط یہ ہے کہ جب صحیح ہو تو اہلِ دل عقلِ مند کو چاہئے کہ اپنے باغ میں سے جہاں کو کاشا یا کوڑا کر کر ہو پاک و صاف کر دے کیونکہ عارفِ اللہ کے دل میں شمالِ اصلی و شوق و صلی، جمیلِ اللہ اور اعمالِ حسبۃ اللہ کے سوا اور کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔

باغِ توحید کا کمال

جب مومنِ توحید کے باغ میں آتا ہے تو کفر و شرک کے کانتے دغیرہ بابر پیش کر دیتا ہے۔

باغِ حلم کا کمال

جب مومنِ حلم کے باغ میں آتا ہے تو نادانی اور جہالت کے کانتے دغیرہ صاف کر دیتا ہے۔

باغِ حلم کا کمال

جب مومنِ باغِ حلم میں آتا ہے تو سرکشی اور ہروائے نفسانی کا کوڑا کر کر پیش کر دیتا ہے۔

باغِ تواضع کا کمال

جب مومنِ تواضع کے باغ میں آتا ہے تو حرص اور بخل کا کوڑا کر کر بابر پیش کر دیتا ہے۔

باغِ توکل کا کمال

جب مومنِ باغِ توکل میں آتا ہے تو تملع اور نفاق کے کانتے دو دکرتا ہے۔

باغِ قسمت کا کمال

جب باغِ قسمت میں مومن آتا ہے تو شنمی اور بیساکے کانتے بابر پیش کر دیتا ہے۔

باغِ صفت کا کمال

جب مومنِ باغِ صفت میں آتا ہے تو بدعت و مگراہی کا کوڑا کر کر صاف کر دیتا ہے۔

باغِ خوف کا کمال

جب مومنِ باغِ خوف میں آتا ہے تو خود پسندی اور تکمیر کو بابر پیش کر دیتا ہے۔

باغ رجا کا کمال

جب وہن باغ رجا میں آتا ہے تو غصہ اور قدر کے کامنے پر چینک دیتا ہے۔

دل کیا ہے؟

دل کے باغ کی صفائی ذکر معرفت کے متعلق ہے کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کی نظر گاہ ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:-

ان اللہ لا ينظر الى صوركم ولا ينظر الى اعمالكم ولكن ينظر الى قلوبكم ونياتكم.

"بیشکاب اللہ تھمارے اعمال اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے قلوب اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے"

اقام قلب

قلب و اقسام میں منقسم ہے:-

قلب کی پہلی قسم ہے کہ جو دل اللہ تعالیٰ سے لگا ہے ہو۔ ارشادِ نبوی ہے:-

من مات فی حب اللہ فقد مات شهیدا
"بوجمیت اللہ میں مرادہ شہادت کی موت ہوا"

دل کعبہ اعظم است بکن خالی از بیان
بیت المقدس است مکن جائے بنگران
تر جھد، دل کعبے سے ٹڑا ہے اسکو ہوں سے خالی کر لے۔ یہ پاکیرہ گھر ہے اسکو بت بنانے کا مکان نہ تبا۔
ارشادِ اباری تعالیٰ ہے:-

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ
"اللہ تعالیٰ نے انسان کے بدن میں دو دل نہیں بتائے"

دل یکے خانہ ایسے ربانی
خانہ دیوارا چسے دل خوانی

تر جھد، دل اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر ہے۔ شیطان کا قیام جس دل میں ہو اسکو دل نہیں کہ سکتے۔
اکثر گراہ لوگ ذکر سے منع کرتے ہیں بہتر تو یہ ہے کہ ایسے بد مہب لوگوں
کا تو جھروڑ دیکھئے جو ظاہر کو آسائستہ رکھتے ہیں اور باطن میں بالکل بے زین ہیں۔
ایسے لوگ کہتے ہیں کہ نفلی روزے رکھنا روٹی کی پچھت کرتا ہے، نفلی نمازیں پڑھنا یہو
حور توں کا کام ہے اور جگ کر زندگان کی سیر کرنا ہے اور دل باقتوں میں لانا مردوں کا کام ہے۔
ان لوگوں کی اس فتنگو سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حقیقت پر بیان ہے اور دہ دہ مہب
راہ باطنی اور معرفتِ اللہ سے بالکل مژوم ہیں اور دو دشمنوں کے سراپا اور دکر دل سے بالکل
بے خبر ہیں۔ دل کا ہاتھ میں لانا بہت ہی مشکل ہے۔ جو شخص دن رات عبوریت اور زبردست
میں جان خرچ نہیں کرتا اُس کا دل کبھی ساف نہیں ہو سکتا۔ اس کا دل ہی نہیں بلکہ مردہ
دل روپیا ہیں۔ انہوں نے دل میں دینا وی مجتبی میخ کی طرح لگائی ہوئی ہے زکر
کی پڑتے آلوہ کیا ہوا ہے۔ جہالت کے سبب ان کے دل سیاہ اور مردہ ہیں۔

ان کے اس قول کا جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا ہے نفلی روزے رکھنا
جان کی جان کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے اور جگ کے جانے میں دھن دھن دھن

کائن ایمناً (جو اس میں داخل ہوا وہ اس میں ہو گیا) کے مطابق ایمان کی سلامتی ہے جو شخص عبادت سے منع کرتا ہے (یقیناً جان و کردہ شیطان ملعون ہے۔ دل کو یا انہیں لانا خام لوگوں کا کام ہے۔ اور کشف و کرامت کے ذریعے مخلوق میں معروف ہوتا لاحدوں کا کام ہے اور خود سے فانی ہو کر عین پیغمبر عزق فی الشہر نام روؤں کا کام ہے کیونکہ ایک دم کا وصال سالہ ماسال کی طاعت سے افضل ہے۔

خلق را طاعت بود اذکر تن

مارفان را ترک تن طاعت بود

تاریخ مخلوق کی فرمائی ہوتی ہے جماں مشقت سے اور عارفوں کی فرمائی ہاری اپناد جو درک کرنے سے ہوتی ہے۔

صاحب نظر مرشد کون؟

صاحب نظر مرشد اسے کہتے ہیں کہ جو نظر ہی سے اکم اللہ ذات کے وسیلے سے اول قلب سے نور الوجد پیدا کرے اور نور الوجد سے نور الاحمدی، نور الاحمدی سے نور القیمی، نور القیمی سے نور الاصد، نور الاصد سے نور الواحد اور نور الواحد سے نور المدی مٹکش ف کرے اور نور المدی سے مطلق بالطفی تجلی کرے جس سے خالہر و باطن کی صفائی حاصل ہو کر متابت نبوی سے ادا کر دیتا ہو جائے۔ تاکہ کشف و کرامت، تکبیر، حوصلہ، طبقات آسمانی و زمینی کے مقامات، خلوت فتنی سے فارغ ہو کر مدینۃ القلب میں عزق باخدار ہے۔ جو کامل مرشد ایک دم میں قدرت الہی اور اکم اللہ ذات کے تصور سے نور المدی کے مقامات مٹکش کرے۔ وہی صاحب انسان ہے نہیں تو مرشد پریشان ہے اور طالبوں کا وہ زدن، بے ایں بے نعمیت اور بے عیان ہے۔

حباب کی پہلی قسم

حباب کی پہلی قسم دید طاعت ہے جس سے اپنی طاعت پر فسر کرنے کھاتا ہے۔

مرد آں را ہبہ بود راه خدا
از یک نظر طالب کند باطن صفا
ترجمہ: اللہ کے دامتکار ہبہ وہ آدمی ہوتا ہے کہ طالب برید کا باطن دل ایک وجہ سے صاف کر دے۔
طالب ہے باید طلب جاں سوختہ
طالب دیدار حبان افزوختہ
ترجمہ: طالب وہ ہے کہ اسکی جان طلب میں حل رسی ہو۔ دیدار کا طالب اور اس کی روح متور ہو گئی ہو۔
ایسے کامل مرشد سے طالب صاحب نظر اور فقیر بن جاتا ہے خواہ طالب ہر دارہ ایسی
کیوں: ہو جو طالب یا مطالب کو دو کرتا ہے وہ جھوٹا داعی ہے اس کی دعوت قابل غنیمہ
ہی نہیں بلکہ عارفوں، ناشقول، فقیروں، درویشوں کے نزدیک تکبیر اور حوصلہ وہا
ہے۔

حجاب کی دوسری قسم

حجاب کی دوسری قسم دید ثواب ہے، جس سے اپنے ثواب کے بھروسے پر بے پرواہ ہو کر بیٹھتا ہے۔

حجاب کی تیسری قسم

حجاب کی تیسری قسم دید کرامت ہے، جس سے اپنی کرامت کی طرف مائل و راغب ہو جاتا ہے۔

حجاب اکبر

خاص اخلاق کے لیے تین قسم کے مندرجہ ذیل حجاب اکبر ہوتے ہیں:-

پہلا حجاب

پہلا حجاب یہ کہ اپنے آبا اجداد کے نسب پر فخر کرنا۔

دوسرਾ حجاب

دوسرਾ حجاب یہ کہ بغیر عمل کے پڑھنا۔

تیسرا حجاب

تیسرا حجاب یہ کہ بے تصدیق تکمی اشتعالی سے ارادت کرنا۔
چنانچہ اپنے کرمائہ مشاہد کے لیے ہے اور دیاضت راز کے لیے۔ جو راز

کے انتہائی مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

ابتداء اور انتہاء کیا ہے؟

ارشاد بُرُوی ہے:-

النهاية هي الرجوع الى البداية

"ابتداء کی طرف لوٹنا، ہی انتہا ہے:-"

انتہاء فنا فی الشہبے اور ابتداء فنا نے نفس ہے۔ اس کے لیے ابتداء اور انتہاء ایک ہو جاتی ہے چنانچہ اس کی خواہ کمالہ اور اس کا خواب مشاہدہ ہو جاتی ہے بلکہ اس کی خواب بیداری اور اس کی مستحی ہوشیاری ہو جاتی ہے اس کے پیش بھر کر کھانا اور بھوکار پہننا پر ابر ہے اور مستحی ہوشیاری برابر بونا اور برپا برخانشی خاموشی میں شرہزادگتی میں اور ہر حکمت میں عبادات کے شرہزادگانے میں جو چویش کے لیے محنت و مفتکت کے بغیر باقاعدہ آتے ہیں یہنکن خاموشی وہ ہو جو اشتغالِ الہی میں ہونا کہ وہ خاموشی جو فریب اور خود فریبی کے لیے اختیار کی جاتی ہے۔

تا تواني خویش راز خلق پوش

عارفانے کے بوند ایں خود فروش

تر جو، جب تک ہو سکے فلوق سے اپنے آپ کو پریشہ رکھ، عارف خود کو کب فرخت کرتے ہیں۔ حق میں مشغول رہ اور باطل سے بیرون ہو۔

ارشاد بُرُوی ہے:-

خذ ما صفا و دع ما کدر

"صاف صاف لے اور میل وغیرہ چھوڑ دے:-"

ہر کم باشد غیر حق از دل بتو
کے دسد در معرفت بے جستجو

ترجمہ: ما سو اللہ کو دل سے خود سے تاکہ معرفت خدا کا بغیر جستجو کے ہنگی جائے۔
خود میانے پر دہ خود را مبین
خود میانے رفت باحق شد یقین
ترجمہ: اسٹار تیرے دریمان میں تو خود بردہ بے اپنے آپ کو مت دیکھ جب تو دریمان نکل گیا تو فرمائے
ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَاعْبُدْ تَبَدَّلَ حَتَّىٰ يَا تَمِّذَكَ الْمَقَبِينَ

مردوہ ہے جو قلہا ہر میں قرآن مجید کی تلاوت کرے اور باطن میں اللہ کے
ذکر میں مشغول ہے اور مجہ اللہ ہو کر عرق فی الذات رہے۔۔

فرشته گرچہ دار و قرب درگاہ
نگنبد در مقام لی مع انہ

ترجمہ: فرشتہ اگرچہ بارگا و خداوندی سے قرب رکھتا ہے مگر مقام "لی مع اللہ" میرے اور ایک وقت
آتا ہے کہ اس میں کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی داخل اندوزی نہیں کر سکتا۔
ارشاد باری ہے:۔

لِيٌ مَعَ اللَّهِ وَقَتْ لَا يَسْعَفُ فِيهِ مَلَكٌ مُّقْرَبٌ دَلَّا
لَهُ مُرْسَلٌ

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ایک ایسا وقت ہوتا ہے جس میں نہ مقرب

فرشته کی گنجائش ہوتی ہے نبی مرسل:

ہر دم آن کی حالت اور جی ہوتی ہے۔ مُؤْمُنُوا قَبْلَ آنَ تَمُوْتَوْا مرنے سے
پسلے مرجاڑ: ایسے درویشیں کام مقام ہے۔

ارشاد باری ہے:۔

لَا يَشْغَلُهُمْ شَيْءٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى طَرْفَةُ الْعَيْنِ
”لَمَنْ جَهَرَ بِهِ أَنْهِيَنَّ اللَّهُ كَيْدَيَادِيَ كَيْدَيَادِيَ كَيْدَيَادِيَ كَيْدَيَادِيَ“

اقام ذکر

ذکر دو اقسام میں منقسم ہے:۔

۱. ذکر بالذکر

۲. ذکر فنا فی اللہ بغیر تحضور۔

ارشاد باری ہے:۔

الْأَنْفَاسُ مَعْدُودَةٌ كُلُّ نَفْسٍ يَخْرُجُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى
فَهُوَ مُبْتَدٍ۔

”سماں یا رام سکھنی کے میں پس جو دم فنا فل سو دم مردہ“

پس از کسی سال اس میں محقق شد بخانا فانی

کہ یہ دم با خدا بودن ہے از نکب سیمانی

ترجمہ: خانافی کو تیس سال بعد اس معنی کی حقیقت معلوم ہوئی کہ ایک نکب فدا کیسا تقدیم اصل رہنا یعنی

ہے بغیر غرق فی اللہ شوکہ با خود خود نبی دانی

اوے ناگھم است رخانافل اللہ شود فانی

ترجمہ: فنا فی اللہ کے مندر میں ایک غرق ہو کر تو اپنے سے بھی بیکاہ ہو جائے جو فنا فی اللہ کی

منزل میں فنا ہو گیا اس کو وقت اور ساعت کا بھی جوش نہیں ہوتا۔

بیراہ قوت تقویٰ سے با تقدیم ہے۔

اقام تقویٰ

تقویٰ بھی دو اقسام میں منقسم ہے:۔

- ۱۔ تقویٰ ظاہری۔
- ۲۔ تقویٰ باطنی۔

تقویٰ ظاہری کیا ہے؟

تقویٰ ظاہری یہ ہے کہ مخلوق کی نواد کے لیے اور نام و ناموس اور شہرت کے لیے کیا جائے۔

تقویٰ باطنی کیا ہے؟

تقویٰ باطنی یہ ہے کہ سوزش سے دل کباب ہو، اور آتش ذکر سے جان کباب ہو، خلقت کے نزدیک عاجز اور خراب احوال نیکن خالق کے نزدیک بھر حضور حق میں عرق بے حجاب ہو۔

من کہ در ذات وسے شدم فانی
کے بسوئے صفات او یعنی

ترحیم: میں جب اس کی ذات میں فنا ہو گیا تو اس کی صفات کی طرف میری نظر نہیں مہلتی۔

تقویٰ کی حقیقت کیا ہے؟

تقویٰ اُے کہتے ہیں جو صاحب تقویٰ کو چار ڈینوں سے بپائے۔

پہلا ڈین تقویٰ

پہلا ڈین تقویٰ یہ کہ عام خلقت سے جو مردہ دل ہوتے ہیں مِن شَرِّ
مَا خَلَقَ۔ ہر مخلوق کے شرے۔

دوسرا ڈین تقویٰ

دوسراؤ ہم تقویٰ یہ کہ شیطان سے یعنی آدم ان لَا يَعْبُدُ دَالشَّيْطَنَ
إِنَّهُ كَمُّ عَدُوٌّ وَمُنْيٌّ۔ اے اولاد آدم! شیطان کی عبارت نہ کرو وہ محارا کھلم
کھلادشمن ہے۔

تیسرا ڈین تقویٰ

تیسرا ڈین تقویٰ یہ ہے کہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ، رکھ دے کہ دنیا
کا اسباب بہت بخوبی ہے۔

چوتھا ڈین تقویٰ

چوتھا ڈین تقویٰ یہ کہ نفس کے اَنَّ النَّفْسَ لَا مَآتِيَةٌ بِالسُّوءِ لِنَفْسِ
اَمَّا رَجُلٌ بِأَنْوَلِ كَيْ طَرَفٍ كَيْسِنَتَهُ ہے۔
یہ چاروں ڈینیں الہی اور راہبر ان طالب میں پس جو شخص وہمِ الہی کو عزیز
رکھتا ہے وہ دوستِ الہی کیسے ہو سکتا ہے۔

ارثادر بخوبی ہے:-

أَللَّهُمَّ ابْعِلْنِي مَظْلُومًا وَلَا تَجْعَلْنِي ظَالِمًا
”اے اللہ! تو مجھے مظلوم بنایا خالماں دبنا۔“

ہر کہ فی اللہ گشت باقی باخدا

از دوئی بلذشت باطن شد صفا

ترحیم: جو کوئی فنا فی اللہ ہرگیا وہ باقی باشد ہرگیا یہ تمام دلی سے گزدگیا اور اس کا باطن مصنف
ہرگیا۔

حرف تقویٰ کی تحقیق

تقویٰ کے مندرجہ ذیل چار حرف ہیں:-

ت ق و ی

ت سے ترک، ترکل، ت واضح، ترجم اور تحقیق ہر اد ہے۔

ق سے قوی دین، قبر، نفس اور قرب اللہ۔

و سے وعظ پذیر، وحدت فی الوحدت۔

ی سے یاد گئے والا، مسلمانوں کی مدد کرنے والا یا ایسی چیز نہ رکھنے والا جو حق کو پسند نہ ہر اور مخلوق سے مدد نہ مانگنے والا مراد ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

إِيَّاكُمْ تَعْبُدُونَ وَإِيَّاكُمْ نَسْتَعِينَ

"ہم تم جھی سے مدد مانجھتے ہیں اور تیرنی بھی پوچھا کرتے ہیں" ہ

جو شخص ان صفات سے موصوف ہے وہ صاحب تقویٰ اور نفس پر حکمران ہے وہ نفس کی قید میں گرفتار ہے۔

ایں نباشد متنقی در طلب زر

تقویٰ آں را دام گردانی ہنز

تر نہ: دولت کا طلب کار متنقی نہیں ہوتا تقویٰ تو اس کو دولت کے جال سے دور رکھتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْهَىُنَ الْفَسَدِ

"کیا تم لوگوں کو قریبی کرنے کا قدر حکم کرتے ہو اور خود کو اس معاملہ میں بہول

چاتے ہو" ہ

لغط درویش کی تحقیق

جاننا چاہیے کہ لغط درویش کے مندرجہ ذیل پانچ حرف ہیں:-

د ر و د ی ش

درویش کے د سے کیا مراد ہے؟

درویش کے د سے مراد یہ ہے کہ در در کھتا ہو۔

درویش کے س سے کیا مراد ہے؟

درویش کے س سے مراد یہ ہے کہ راست دین پر ہو۔

درویش کے و و سے کیا مراد ہے؟

درویش کے و و سے مراد یہ ہے کہ وحدائیت و حمد و شَرِيكَ لَهُ

درویش کی ی سے کیا مراد ہے؟

درویش کی ی سے مراد یہ ہے کہ یاد گھن کرنے والا ہو۔

درویش کی لش سے کیا مراد ہے؟

درویش کی لش سے مراد یہ ہے کہ نافر مودہ خدا صاحب شریعت سے

شرم کرنے والا۔

یہ جو شخص ان صفات سے موصوف ہے وہ لا یکتائی ابے پر واد درویش

درہ پریش ہے دردِ محتاج ہے۔ بھر قرآن کی دعوت دونوں جہاں میں معتبر، ہادی،
رہبر و پیشوائے سے

متقیٰ ہے خشمِ درنج و دلِ سلیم

زائدِ دعا بد بود مردِ کریم

ترجحِ متقیٰ کو فحش اور رُنگ نہیں ہوتا اس کا دلِ مطہن ہوتا ہے۔ زائد اور عابدِ میر بانی اور کرم کرنیوالا ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَغَانِمًا

"کامیابی ایں تقویٰ، ہی کے بیٹے ہے:

جاننا چاہیئے کہ نفسِ نقصان دہ دشمنِ جہاں کا چہدہ، ہبڑا، نقصان پہنچانے
 والا اور شیطان سے متفق ہے۔ جس کے وجود میں نفسِ امارہ بادشاہ ہے اور
شیطان وزیر وہ مطلق گراہ ہے۔

ترا با نفس کافر گیش کارے ست

بدام آور کہ ایں طرفِ شکارے ست

ترجح و تجھکو کافر نفس کیسا ذکر کیسا سکارہ ہے اس کو قید کر دے کہ یہ بہترین شکار ہے۔

اگر مار سیاہ ور آستین است

ہر اذ نفے کہ با توہنیں است

تو جھہ، اگر کالا سائب تیری آستین میں ہے تو وہ اس سے بہر سکے نفعی تک رام نصیں ہے۔

جاننا چاہیئے کہ آدمی کے بیٹے زیادہ علم پڑھتا ذہن میں نہیں بکھر فرض، واجب،

سنن، متسب، صحیت سے پریز کرنا، اور اللہ تعالیٰ کو قدرت سے علیم بصیر،

حافر و تاظر جاننا فرض میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا خاص علم ہے ہے کہ یہاں بختی کے مکان میں قدم رکھا جائے اور

قراء و غصب اور نفس کی بختی کو چھوڑ دیا جائے۔

لفظِ علم کی تحقیق

جاننا چاہیئے کہ لفظِ علم کے مندرجہ ذیل میں حروف ہیں:-

ع ل

لفظِ علم میں حرفِ ع سے کیا مراد ہے؟

لفظِ علم میں حرفِ ع سے یہ مراد ہے عَلَمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۖ
انسان کو وہ کچھ سمجھایا جو وہ جانا نہیں تھا۔

لفظِ علم میں ل سے کیا مراد ہے؟

لفظِ علم میں حرفِ ل سے مراد ہے لَدَّاَللَّهِ إِلَّا هُوَ فَالْمَعْزُودُ وَكَيْلُ اللَّهِ
کے مساوا کوئی افراد نہیں اسی کو دکیل کہروہ

لفظِ علم میں حرفِ م سے کیا مراد ہے؟

لفظِ علم میں حرفِ م سے یہ مراد ہے مَا كَانَ مُحَمَّدًا بَلَّا أَحَدٌ مِنْ
بَرْجَابِكُمْ وَلَكِنْ شَرْسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهِ
"محمد" میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ
بُر جیز کا جاننے والا ہے۔

ع علم را آہمز اول بعد زان نہجا بیں
جاہلان را پیش حضرتِ حتحمالی نیست جا

پھرے علم پڑھ اس کے بعد اس مقام پر آجاتا ہوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس
کوئی جگہ نہیں ہے۔
ارشاد بُونی ہے:-

طلب العلم فِي ضَيْضَةِ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ.

"ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے"

اس علم سے مراد علم توحید و معرفت الہی ہے اس لیے کہ بعض صحابہؓ نہیں
علم نہیں جانتے تھے۔ صرف اسم اللہؐ ذات میں مشغول اور غرق رہا کرتے تھے۔
چنانچہ ان میں سے بعض آٹے کو پانی میں گھول کر پی لیا کرتے تھے کہ مبادا ذکر
الہی سے غافل نہ ہو جائیں۔ صحابہؓ کرام کا مرتبہ مجتہد علماء سے زیادہ ہے اور مجتہد
صحابہؓ کا نام علماء سے۔ پس معلوم ہو اک علم عمل پر موقوف ہے۔ عام کو عامل ہونا
چاہئے نہ کہ جاہل۔

اسکم عالم اور اسکم فقیر میں تخصیص

علماء کے نام کے ساتھ علم ہے۔ سو علم کے معنی بانانا ہیں۔ لیکن فقیر کے
نام کے ساتھ اسماں اللہ ہے۔ سو علم اور اسم اللہؐ ذات میں ایسا ہی فرق ہے جو
ادب کے جانتے اور اسم اللہؐ ذات میں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَ اللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ

"اللہ اپنے امر پر غالب ہے"

ارشاد بُونی ہے:-

الْأَدَبُ فَوْقَ الْأَدَبِ

"ادب سے بڑھ کر ہے"

شیطان نے علم کا ادب، ملحوظ رکھا یعنی اللہ تعالیٰ کے سراسکی کو مجده کیا۔ یکن ان شد تھا کہ حکم بجانب لا یاسونا فرمان ہو کر رحمت خداوندی سے محرم رہ کر لعنت کے مرتبے کو پہنچا۔

علم اور فقر کیا ہے؟

علم اور فقر دونوں برجی میں یکن علم و نظر نفس کے خلاف، ترکِ دنیا، شیطان سے جدائی، ترک، توکل، صیر اور شکر سکھا ہے اور شریعت کا علم ذکر، فکر، معرفت، طلب اور حب خداوندی۔

اس قسم کا علم و فقر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے برخلاف اس کے جس علم سے دنیاوی عزور، جاه و حشم دل میں پیدا ہو اور حرص، حسد، کبر، ریا، رشوت و خوبی پسندی، نفاق، کینہ اور شخص کی تاریخی طریقے، وہ انبیاء و اولیاء کو حاصل نہ تھا بلکہ انھیں پہلی قسم کا علم و فقر حاصل تھا۔

باہسو! بہراز خدا از زن باز آ

ہرچہ باشد غیر حق از دل کن صفا
تر جہد، یا ہو خدا کے لیے عورت سے دور رہ کوئکچہ انہ کے سوابے اسکو دل سے بحال دے۔
جو شخص اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں طرتا وہ عالم و فقیر کیسے ہو سکتا ہے۔

ارشاد پاری تعالیٰ ہے:

لَمْ تَفْعُلُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

”جو کچھ کرتے نہیں اسے کہتے ہی کیوں ہو؟“

روایت اور بدایت میں فرق

جاننا پا ہیسے کہ علم سے علام صاحب روایت بنتے ہیں اور اکم اللہ سے فقیر کو بدایت حاصل ہوتی ہے۔

روایت بدایت کے لیے ہوتی ہے جو انبیاء و اولیاء کا هر ہے۔ انبیاء اولیاء اور علمائے نا اہل کا علم اُذنُوا الْعِلْمَ دَهْرَ جُنُپٍ دَالْعِلْمَ ہے۔ جو شخص علم کو سر سے پکڑتا ہے اور علم کا سر علیں ہے، جو عین بخشش ہے تو وہ عارف یا شریف جاتا ہے اور اسے اعلیٰ علیین کے مرابت حاصل ہوتے ہیں اور جو شخص علم کو وسط سے جو کہ ل ہے پکڑتا ہے، تو اسے لام لا یکتاج بنادیتا ہے۔ جو لا یکتاج ہو جاتا ہے اُس کا دل غصی، متقوی اور لا تلقی دیدار بن جاتا ہے اور جو کہ علم کو اخیر پر سے جو کہ حرفاً م ہے پکڑتا ہے تو حم سے مردان خدا کا مرتبہ بخشتا ہے وہ صاحب عمل اور قتوی ہو جاتا ہے۔

علم کیا ہے؟

علم کلام حق ہے اور حق کی دلالت کرتا ہے۔ پس جو شخص حق سے برگشتہ ہوتا ہے اور حکم بجانب نہیں لاتا بلکہ شیطان کی طرح آنا خیرو منہ کہتا ہے

۶۵۰

ع سے عاق

ل سے لادین

م سے نفس وہوا کی طرف لوٹنے والا

بن جاتا ہے۔ یہ سب کچھ غلبات نفس، طمع اور حرص کی شامت ہے اور ان

سب کی جڑ بوجب اس حدیث کے دنیاوی محبت ہے۔
ارشادِ نبوی ہے:-

ترک الدنیا اس کل عبادة و حب الدنیا اس کل خطیشہ
”دنیا کو چھوڑ دینا تمام عبادتوں کا سرہے اور دنیاوی محبت تام
گناہوں اور خطاؤں کی جڑ ہے“

۱۔ یعنی ملئے بہتر از تفیر نیست
۲۔ یعنی تفیر سے باز تائیر نیست

ترجمہ:- کوئی علم تفیر آن کے علم سے بہتر نہیں ہے اور کوئی تفسیر اڑاڈا زہر لے سے بہتر نہیں ہے۔
نفس پرست تو سارے ہی ہو اکرتے ہیں لیکن خدا پرست بہت کم ہوتے
ہیں۔ شہوت، غصہ، طمع، حرص دہوا اور زیست کو روندھاں ای تاکہ تو یکبارگی
مردبن جاتے۔

نفس کے کوشش بر عجیبہ

جاننا چاہیئے کہ:-

- ۱۔ نفس شہوت کے وقت چارپائے جیوان کی طرح بے عقل ہو جاتا ہے۔
- ۲۔ نفس غصے کے وقت مخفی میٹھانی بن جاتا ہے۔
- ۳۔ نفس عجوك کے وقت بے اختیار اور حیران درندہ بن جاتا ہے۔
- ۴۔ نفس سیری کے وقت فرعون بے سامان بن جاتا ہے۔

۵۔ نفس سعادت کے وقت قارون کی ماں نہ کھلی اور نافرمان بن جاتا ہے۔
نفس کا علاج سوانی اس کے قتل کر دینے کے اور نہیں یا اسے لشافراہنوار
اوہ تابع کرے یا وہ عبادت میں رہ کر ملٹھنے بن جانے۔

دس صفات کا حصول

اسم اللہ ذات اور ذکر الہی کی تاثیر سے قلب میں حب ذیل دس مقات
پیدا ہوتی ہیں۔ جس شخص میں یہ دس صفات نہیں خواہ وہ تمام عمر یافت کرتا ہے
کبھی نفس تابع نہیں ہو گا۔ وہ صفات یہ ہیں:-

قلب کی پہلی صفت

قلب آنات کی طرح روشن ہو جاتا ہے جس سے دجود میں کسی قسم کی تاریخی
نہیں رہتی۔

قلب کی دوسری صفت

قلب دریائے شہق کی طرح ہو جاتا ہے لیکن کسی غلطیت وغیرہ سے گدلا
نہیں ہوتا جس سے دجود میں کسی قسم کی تاریخی نہیں رہتی۔

قلب کی تیسرا صفت

قلب شہق کی آگ سے پُر ہوتا ہے جو ماسوا اش کو جلا میتا ہے۔

قلب کی چوتھی صفت

قلب چشمہ آب حیات بن جاتا ہے جس سے وہ حیات ابدی حاصل کرتا
ہے۔ اس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہو جاتا ہے۔ اسی کو خضر قلب کہتے ہیں۔

قلب کی پانچویں صفت

قلب نجاش کی کان بن جاتا ہے جس سے ظاہر و باطن میں عبادت مجبور میں غرق رہتا ہے۔

قلب کی چھٹی صفت

قلب للسمات بن جاتا ہے جس سے بغیر منت و مشقت خزانہ حاصل کر لیتا ہے۔

قلب کی ساقویں صفت

قلب ہر حقیقت کو آئینے کی طرح دیکھ لیتا ہے۔

قلب کی آٹھویں صفت

قلب چراغ روشن کی طرح روشن ہو جاتا ہے جس سے جسم اور قلب چراغ کی طرح روشن ہو جاتے ہیں۔

قلب کی نویں صفت

قلب ہر دہ گھاس کی طرح ذکر اللہ کے باراں رحمت سے ہر اجرا ہو جاتا ہے۔

قلب کی دسویں صفت

قلب قربہ اللہ کا واصل بن جاتا ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ اس کی مد نظر

رہتا ہے۔ ایسے قلب کو منظور حق اور حضور اللہ کہتے ہیں۔ جس شخص میں قلب کی یہ دس صفات پائی جائیں اُس کے چاروں حصہ ایک ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اسے نفس یا درہ تباہے نہیں بلکہ صرف ذات حق میں محور رہتا ہے۔

فقہ درجت ابتداء و انتهاء

ہر یکے واضح شدہ از مصطفیٰ

ترجمہ: حضور ولی الصلوٰۃ والسلام کے لامشاد ہے بیان واضح اور روشن ہے کہ فخر درجت دبلاد کی توجہ، جس کے لیے رسول ملیٰ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اجازت نہ ہو وہ اشد تعالیٰ کی معرفت شامل نہیں کر سکتا اور زادہ و اصلن بالآخر ہو سکتا ہے۔

اقتلو انفسکم بسیف الاجاہدة

"مجاہدہ کی تلوار سے اپنے نفوس کو ہلاک کرو"

انسان کے وجود میں نفس غیب کو جھوک، محبت، اسما اللہ ذات کی آگ کی بلیں اور مجاهدہ کی غانیمہ تلوار سے بیکبارگی قتل کر کے دونوں جہاں کو قید میں لاسکتے ہیں۔

آل جہاں واں جہاں است یک نفس کے تو اندر کشت نفس باہوس

ترجمہ: وہ جہاں اور یہ جہاں ایک نفس کے برابر ہے تو نفس کی خواہشات کو کیسے مار سکتا ہے۔

کار مرداں است تقویٰ باشی

ہر کے ایں تقویٰ ندارد اور زلی

ترجمہ: کامل و نیک کام باطن کی پریزگاری ہے اور جس کے پاس یقینی خوبی نہیں ہے وہ مرد کامل نہیں عمرت ہے۔

ہٹو اکر تے ہیں۔ جینی اور دنیا دی کام گرنے کے لیے دعوت نہیں پڑھنی چاہیئے۔ فاعل کے
قبضے میں اسکم اعظم آتا ہے جس کی تاثیر سے فقیر کمال کی زبان و حلقہ نوار بن جاتی ہے
کامل و کمل کی توجہ ہزاروں دعوتوں کے شب دروز پڑھنے سے بہتر ہے جو اسکم اعظم
قرآن مجید میں گم ہے وہ تیس (۳۰) حروف سے معلوم ہو لختا ہے کیونکہ انہی تیس حروف میں
اسم اعظم ہے۔ پہلے اسے معلوم کرے پھر پڑھنے تاکہ فاعل کامل اور حکوم بن جائے۔ ۷

بِرَبِّ زَبَانِ اللَّهِ وَدُولَ در گاہ و خر
ایں چنیں تسبیح کے دارو اثر

ترجمہ: زبان پر اللہ اور دل میں اپنے گائے اور گدھ سے کاخیال تو ایسی تسبیح بے اثر ہو گی۔

فقیر سے ملک و ولایت کا حصول

جاننا پاہیئے کہ جو شخص ملک و ولایت کو قبضے میں لا آتا ہے فقیر کی دعائے لاتا ہے
جسے سعادت ابدی اور دولت دائمی حاصل ہوتی، فقیری می، یادشاہی کا پائیدار اور
محشر ملک دہنا فقری برکت سے ہوتا ہے۔ ۸

بِرَبِّ دِرْ دِرْ دِرْ دِرْ شَامْ رَوْ هَرْ صَبحْ وَ شَامْ
تَاتِرَا حَاصِلْ شَوْرِ مَطْلَبْ تَامْ

ترجمہ: در دلیش کے دروازے پر صبح شام حاضری دے تاکہ تیرے تمام سقد محاصل بر جائیں۔

لفظ در دلیش میں پانچ حروف کی تحقیق

در دلیش میں لفظ در دلیش کے پانچ حروف کے مطابق پانچ اوصاف ہرنے
چاہیں۔

تقویٰ صبر و شکر راضی با خدا
ایں چنیں تقویٰ بود باطن صفا

ترجمہ: متفقی صبر و شکر کے ساتھ رضاۓ اللہ پر راضی ہوتا ہے ایسے تقویٰ سے باطن دل کی صفائی کیجے
آپسہ باشد ما سو لے غیرت بود
عارف اس را غیرت از حیرت بود

ترجمہ: اللہ کے سو اجر پکھبے اس کی طلب بحث شرم ہے اور عارفوں کو کب ماروی اللہ پر حیرت ہوتی ہے۔
باہوا بہرا خدا بے کام باش

لب بلب بستہ زبان آرام باش

ترجمہ: باہو فدا کے لیے تمام دنیا دی کاموں کو ترک کر دے جو حق کو منہ بند کر لے
زبان کو مت بولنے دے۔

دعوت پڑھنے کا طریقہ

جاننا پاہیئے کہ جب انسان دعوت شروع کرے تو پڑھنے وقت آنکھ بند
کر کے سوچے کہ اللہ تعالیٰ سے کون سی چیز اپنی ہے جس کی خاطر میں پڑھوں اور
اسے سخن کروں۔ پس اگر وہ جانے کہ تمام اشیاء اوتی ہیں اور دن جہاں سے
پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس وہ رضاۓ اللہ کے لیے پڑھنے اور اسی کو
اپنے اور پر دعا مند اور خوش کر کے۔

ارشاد بیوی ہے:

من لہ الحوالی فلہ الکل

"جن کا خدا اُس کا ب کرنی"

جب مرائب کل پر پہنچتا ہے تو دنیا د آخرت اُس کی نگاہوں میں ہر زمان معلوم ہوتی
ہیں۔ سو جزو کو قید میں لانا کیا مشکل ہے لیکن دعوت کے طریقہ و جو دشاذ نادر

حرف د سے مدد کی صفت۔

حرف س سے ناست و نینی کی صفت۔

حرف و سے واحد در واحدت وحدہ لا شریک لہ۔

حرف ت سے یاد تھی کی صفت۔

حرف ش سے اللہ و رسول کے نام مودہ سے شرم کرنا۔

جو درویش ان صفات سے موصوف ہے وہ مستغفی اور لا یکتاج درویش ہے درد
معماج اور عاجز ہے۔

بگر قرآن کی دعوت پڑتا ہے اسی اور ہیر اور محترم ہے۔ اس کے علاوہ یہ دعوات
ہیں:

۱. دعوت جزویں۔

۲. دعوت ذکر۔

۳. دعوت فسکر تجیبات نور فراللہ۔

۴. دعوت نئی فقر و لی اشد۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ
”ایمان و الول کا ولی اللہ ہے اُن کو انہیں سے نکال کر دو شنی کی طرف
رسانی کرتا ہے:

دعوت کا کمال

دعوت سے صاحب نظر اور تمام جہان کو پکڑنے والا ولی اللہ ہو جاتا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فقرا کے غصب کی کیفیت

جاننا چاہیئے کہ صاحب نئی دعوت اگر کسی کی طرف قهر و غصب کی نگاہ سے
ویکھے تو حکم النبی سے وہ اُسی دم اُسی گھر طریقی یا اُسی روز لقمه اجل ہو جائے لگا کیونکہ فقر و
کاغصب قرآنی کا نہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کی طرف اخلاص اور لطف سے نگاہ کریں
تو اس کا دل لندہ ہو جاتا ہے اور اخلاص النبی اس میں آجاتا ہے۔

غلط اور صحیح قول کی شناخت

جاننا چاہیئے کہ کثر لوگ کہا کرتے ہیں۔
”ہیر من خس است مگر اعتقاد من بس است
”گوہیر اہر اادی اور ناہیر ہے یہیں میرا اعتقاد ہی ہیرے یہی کافی ہے:
ان کا یہ قول بے عقل، جمالت، نادانی اور لا علی کی وجہ سے حقیقت میں اس طرح
کہنا چاہیئے کہ۔

”میرا ہیر صاحب سر اسرار قا شخص اخصل ہے اور میرا اعتقاد کافی ہے:

دعوت تینج بر منہ کوئی ہے؟

جاننا چاہیے کہ دعوت سے جزویت، مولک اور حاضرات کا سفر کرتا اور انہیں امنیا انتیار، اولیاء، خویث، قطب اور شہادت کو حاضر کرتا ہو سکتا ہے لیکن اس مطلب کے لیے پڑھنے والا دعوت میں کامل عالم اور شہادت ہو اور ذات کے وقت قبر کے پاس جا کر اس کے گرد اگر پڑھنے۔ اگر روحانی حاضر ہو یا مولک اشارہ کریں یا الہام ہو یا روحانی آمود کیم کلام ہو یا ہم و خیال سے مطلب برداری ہو تو یہ مردہ بھجو کہ صاحبِ دعا نیت غالب ہے یا اُسے کلامِ الٰہ کی دولتِ دفعت سے فدائی پہنچتا ہے پس پڑھنے والے کو چاہیئے کہ قبر پر اس طرح سوار ہو جاتے ہیں گھوڑے پر کبوتر ایسا کرنے سے روحانی پر پہاڑ جتنا بوجھ پڑتا ہے نیزِ احتمالیں ایک تنکا نکوار یا گز زیستا زیادتی کی طرح یک طبقے اور قرآن میں سے اُسے جس قدر یاد ہو پڑھنے اور اس تجھے کو قبرِ مارے تو اُسی وقت روحانی رخم کھا کر حضور خواجہ کوئین صلی اللہ علیہ وسلم سے فرید کرے گا اور اُسی وقت پڑھنے والے کی مشکل کو حل کرائے گا اور اس کے دینی یا دینا وی مقاصد بر لائے گا۔
اس دعوت کو تینج برہنہ (نیچی نکوار) کہتے ہیں اس کا پڑھنے والا مردم ذکرِ صاحبِ دعوا، ظاہر و باطن اور لاجمعت دلائل ہوتا ہے۔

صاحبِ دعوت 'قتل' کون؟

اس دعوت کے پڑھنے والے کو قریب و دجال کے مرتب حاصل نہ دتے ہیں۔ منتظر صاحبِ دعوت کو کیا ضرورت ہے کہ ستاروں اور برجوں کو گذرا ہے یا نیک و بد ساعت کی شناخت کرے۔ اسے کسی قسم کا ڈرخوف نہیں ہوتا، قبر کے پاس جا کر مر اقبر کرتا ہے اور بے خود ہرگز روحانی سے جواب باصواب حاصل کر لیتا ہے۔ اگر باخبر ہو تو

قرے و سیل کا دروازہ گھلتا ہے اس یعنی کہ بالغی دبیل زیادہ مشروط ہوتی ہے۔ اس قسم کا فقیر نہ کر صاحبِ دعوت صفائی قلب و صفائی جو ردو الاهوتا ہے اپنے پڑھنے والے کو قتل کہتے ہیں کیونکہ اس کی توجہ اور نظر قتل کر دیتی ہے۔ پس تعالیٰ وہ شخص ہے جو پڑھنے اقتلو المذیات قبل الایداء (موفیوں کو ایزارسانی کے پہلے قتل کرو) کے معابق نفس کو قتل کرے۔ اس قسم کے قاتل فقیر کو سیفِ اشادر اولیٰ الامر بھی کہتے ہیں۔ ایسا شخص کبھی تعز من تشاء (یہے چاہتا ہے عربت بُشَّتَهَ) کے مراتب میں اور کبھی تزل من تشاء (اُجھے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے) کے مراتب میں ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ اس کی دوستی یا عادوت صرف اٹھ کے لیے ہوتی ہے۔

صاحبِ دعوت کون؟

جاننا چاہیئے کہ بعض اشخاص تو دعوت پڑھنے میں خود عامل ہوتے ہیں اور بعض صاحبِ اجازت ہوتے ہیں۔
صاحبِ دعوت دیجی ہے جو عالم بھی ہو اور کامل بھی، باری احتست بھی ہو اور با اجازت بھی، بار ارادت بھی ہو اور با سعادت بھی۔

کافروں پر غالب ہونے کا انمول نسخہ

اگر کوئی چاہے کہ میں کافروں پر غالب آ جاؤں اور کافروں اور اُن کے ملک کو فتح کرے اسلام میں لاوں تو اُسے چاہیئے کہ دو کاغذوں پر چھنام لے کر۔ یعنی ایک کاغذ پر اور تین ایک کاغذ پر میتی نمود۔ شداد اور قاروں ایک کاغذ پر اور دوسرے کاغذ پر فرعون، ہامان اور ابلیس لکھئے۔ اور ان دونوں کاغذات کو دوسری پاؤں کے پیچے رکھ کر دو رکعت نماز بارواج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھئے۔ پہلی رکعت

میں فاتحہ کے بعد انا فتحنا اور دوسری میں فاتحہ کے بعد سورہ لیس پڑھے
اور سلام کے بعد سرخیدہ میں لکھ کر یہ دعا پڑھے :-

**اللَّهُمَّ أَنْصِرْ مَنْ نَصَرَ دِينَ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ دَاخِلِّ
مِنْ اعْرَضِ عَنِ الدِّينِ مُحَمَّدًا**

"اے اللہ! تو اس کی مدد کر جس نے دین محمدی کی مدد کی اور اسے ذیل کر
جس نے دین محمدی سے من پھرما۔"

پھر اس درکعت کا ثواب حضور خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ
 عنہم کی ارواح کو بخشنے تو اشارہ اشد اس کا مقصد جلد حاصل ہوگا۔ اللہ کا کلام برحق ہے۔
اگر بہت جلد حاجت برائی چاہتا ہو تو دونوں رکھتوں میں قرآن کریم ختم کرے۔ اور
مسلسل تین دن شب و روز پڑھئے۔ ایسا کرنے سے اس کا عمل قیامت تک باز نہیں
ہے گا۔ یہ تبع برہنہ دعوت وہی شخص پڑھ لکتا ہے جسے حکم الہی اور اجازت بسوی ہر
اور حضرت غوث الشعین سے سمجھی اجازت ہو۔ ظاہر میں اہل قبرہ پر ہو اور باطن میں
بھلی محمدی میں حاضر ہو۔

شہسوارم شہسوارم شہسوار

غوث و قطب مرکب است در زیر بار

ترجمہ، میں شہسوار ہوں شہسوار ہوں شہسوار ہوں مقام غوث و قطب بیری سواری ہے
ارشاد بیری ہے :

اذا تحيّرْتَمْ فِي الْأُمورِ فَاسْتَعِنُوْا مِنْ اهْلِ الْقُبُورِ

"اگر تمہیں کسی کلام میں جبرت واقع ہو تو اہل قبور سے استعانت طلب کردا۔"

اویاء، را غلوت است زیر نیں

لا تحف باشد او از سدقہ میں

ترجمہ، اویاء کو زیر زمیں قبریں کہیں کہیں اس کے ساتھ غلوت حاصل ہوتی ہے تو غلوت مت کرو دین

رُوح بالاعْشِ قالِب زیرِ خاک

اھْتَبِي بَهِي نِسْتَ روضَه جانِ پاک

ترجمہ، انکی رُوح عَشِ پر ہوتی ہے جبکہ قبریں مٹکے پہنچے ان کی پاک رُوح گنجید اور مزار کی ہفتہ بیٹھیں۔

اویاء را قبرِ آپھوں جسم و جان

اویاء را در قبرِ خفته پدان

ترجمہ، اویاء کی قبرِ مشتمل جنم اور جان کے ہے۔ اویاء کو قبریں سویا ہو جان۔

خفتگاں را از قبرِ بیدار کن

ہمِ خنک باہم کلامش پار کن

ترجمہ، وہ سونے والوں کو قبر سے بیدار کر اور ان سے گفتگو کر کے دوستی کر۔

دل ز دل سخنِ بود باہم کلام

ایں چنیں سخنِ ز الہامش تمام

ترجمہ، اپنے دل کو ان کے دل سے ہم کلام کر اور یہ تمام گفتگو الہامی ہوتی ہے۔

ہر داش سخنِ بود از دل بدل

اویاء زندہ جانِ اندزیر گل

ترجمہ، ہر وقت تیرے دل کی ان کے دل سے گفتگو ہو سکتی ہے اویاء کو ان کی قبریں نہ جان۔

وقتِ مشکل یاد کن از عمدہ او

طوف زد حاضر شود تو رو برو

ترجمہ، ہر وقت ان کے دل کو بیدار کروہ آئیں وہیں تیرے سامنے تشریف لائیں گے۔

صنہ ہزاراں بامول گرد گرد

ایں چنیں دعوت شود از مرد مرد

ترجمہ، ایک لاکھ موکل ان کے اور گرد ہوتے ہیں مرد کامل کی دعوت الیسی ہوتی ہے۔

اہل رجعت کے شناشد دل سیاہ
لا سخف دعوت بود سرِ اللہ
زندگی، اشکیلف بوجع کرنے والے کو سیاہ دل کب پہنچان سکتا ہے۔ تخفیت کراس کو پکارنا اندکا راز ہے۔
سم قبر گنم ام و بنام و نشان
جستہ را با خود برند در لامکان
ترجمہ: جنکی قبر کا پتہ ذہر گنام ہوں انکا نام و نشان بھی ذہر ڈھونڈنے والے کو اپنے قریب لامکان میں سجا آئے۔
باہوا ہے زین نباشد در جہاں
خود پرستی را میں جر غلیں آں
ترجمہ: باہر جہاں میں اس سے بہتر کوئی نہیں ہوتا جو اسکی ذات کے سوا اپنی ذات کو نہیں دیکھتا۔
ارشاد نبوی ہے:

ان اولیاء اللہ لا یموتون بدینشقون من دار الی
حاس۔

”اویاد اللہ مرتبے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جاتے
ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:

الموت جسر یوصمل الحبیب الی الجدیب
”موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتی ہے۔“

حیات مطلق کا حصول

اویاد اللہ کو حیات مطلق حاصل ہوتی ہے اور محمدی کی حاضری وغیر حاضری
ان کی حیات و ممات ہے۔ نیز ان کو ہر مجلس کی ملاقات نصیب ہوتی ہے۔ پس

اگر او یاد اللہ امرات باطنی کے احوال کو دنیا میں دیکھیں تو اپنے باختہ سے اپنا
پیٹ پھاڑ دالیں۔ اور اگر اہل دنیا امرات باطنی کے احوال دیکھ لیں تو تمام عمر
اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا سے ان کے دل اس طرح سرد ہو جائیں کہ
دنیا کے بد لے موت پسند کروں۔

باہو ایک نقطہ یا ہو شود
ورد باہو روز و شب یا ہو بود
ترجمہ: باہو ایک نقطہ سے یا ہو ہو جاتا ہے۔ باہو کا درود لیفڑی یا ہو ہوتا ہے۔

اسم ہو سیف است یا ہو بر زیار
قتل کن تو نفس کافر ہر زیار
ترجمہ: باہر زبان پر ائمہ کا اسم ذات ہر تواریکی مثل ہے تا اس کافر نفس کو ہر وقت قتل کرتا رہ
اسم یا ہو، باہو را شد را ہبہ
پیشوائے شد ماحمد صقر
ترجمہ: ائمہ کا نام یا ہر باہر کا را ہبہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم قابل اعتبار میرے پیشوایر کا ملیں۔

راہ باطنی کا حصول

دعوت باطنی کے ذکر کی ترکیب ہے کہ ذکر و فکر سے پاس الفاس کیا جائے
یہ شخص خاص الخاصل، حق طلب زندہ قلب ہوتا ہے اور اسے مطلق راہ باطنی انجام
آ جاتی ہے۔

دعوت غرق اور دعوت جذب میں فرق

دعوت غرق، دعوت جذب اور اسم اللہ ذات کی دعوت سے فرق بارش کے

رہتی ہے اس دعوت سے سخت اور کوئی دعوت نہیں۔ اگر زیادہ روز تک مسلسل پڑھے تو یقین ہے کہ فرشتے اس ملک و دولایت کی زمین کو جنپش دیں اور پیغمبر ﷺ کو دال کر زیر دز بزرگ دیں جب تک کہ پڑھنے والے کا مطلب پہلی رات میں نہیں تو دوسرا رات میں۔ اگر سخت مشکل ہو تو تیسرا شب میں کما حضرت روا ہو جاتا ہے اگر اس سے زیادہ پڑھنے تو قیامت تک اس کا عمل باز نہیں رہ سکتا۔

کافر مطلق کون؟

پس جس شخص کا کلامِ اللہ ادعا تے سیفی اور دلگار کلامِ اشد پر یقین نہیں کرتا وہ کافر مطلق ہو جاتا ہے، اشد کا کلامِ برحق ہے۔
لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح پارہ کشته نہیں ہوتا اور نہ ہی کھانے کے قابل ہوتا ہے تا و تکنیک اُسے کوئی اُستاد صاحب طریقہ کشته نہ کرے۔
اسی طرح دعوت میں کامل اور لارجست نہیں ہوتا جب تک اسے قبر کی ہم فتنی کی اجازت نہ ہے۔

مراتب باطن صفا

عامل صاحبِ دعوت کے لیے اکیر کو مطیع کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں بلکہ تکمیل میں کامل ہوتا ہے وہ صاحب اکیر سے زیادہ ہوتا ہے۔ جو شخص اس طریقے دعوت میں کامل اور عامل ہے اس کا دل لا یکتائی ہوتا ہے گو ظاہر ہیں محتاج ہی ہو۔

نفس را رسم اکمند بہراز گدا
برہر درے قدمے زند بہراز خدا
تذہب: الگ اگری کر کے نفس کو ذلیل کرتا ہے۔ بہر درے اسے پر جا کر خدا کے لیے سوال کرتا ہے۔

سے قطروں کی طرح نہو کرتا ہے اور اکم اللہ ذات میں سے نکلتا ہے۔ ان تجدیبات کے گرد اور تجدیبات جزویت اور شیطانی ہوتی ہیں جو طالب کی راہ ہٹانی کرتی ہیں۔ ان تجدیبات کی تاثیر سے حرص، حسد اور بعثت پیدا ہوتی ہیں۔ پس عقل مندوہ ہے جو تجدیبات کے وقت لا ح Howell دلہ قوۃ الالٰ باللہ العلیٰ العظیم پڑھے تاک شیطان اور جزویت کی تجدیبات دفع ہو جائیں۔ نہیں تو بہت سے مقدم اور بعثت ایسا کرنے سے گراہ ہو جاتے ہیں، فام لوگوں کو شیطانی اور تاریخی تجدیبات دکھانی دیتی ہیں۔

ہر کہ ظاہر بالمن و شد یک وجود
ہم چنینش عادف حق یافت زور
تزمود، جو کوئی ظاہری اور باطنی وجود کو نہ کر دیتا ہے ایسا شخص بہت جلد مرفت خدا پایتا ہے۔
یاں دعوت ریاضت اور ہے اور دعوت راز اور سه
و م روائی باشد بمثل تیخ تیز

دعوتے چوں تیرہم از دل بخیز
تهدہ: سائنس پر بنوار کی طرح جاری رہتا ہے اور جب دعا اس کے دل سے ملختی ہے تو تیر کی طرح
خانہ پر پہنچی ہے قول ہوتی ہے۔
یہ دعوت تلاudت قرآن کے متعلق ہے اور نیز اولیاء اللہ کی قدر کی ہم فتنی
کے متعلق۔

دعوت کا محشر تک عمل کی روائی

یہ دعوت زند دل اور مردہ تن ہر کر شروع کرتا ہے۔ جس وقت یہ دعوت پڑھنے کے لیے بھیتا ہے اس وقت تمام ملکوتوں انبیاء، اولیاء، اہل اسلام اور قائم کلمہ گم من صحابہ کرام اور ایک لاکھ تیرہ ہزار دوسرے صحابہ بالیقین حاضر ہوتے ہیں اور مولک فرشتے، جزویت غیب اور اٹھاڑہ ہزار قسم کی مختلف پڑستے دہمک اس کی قید میں

یہ مراتب اُن اولیاء اللہ کے ہیں جن کے باطن صفائیں۔

چار شکر کا حصول

جاننا پاہیزے کہ صاحب دعوت مقتی کے ہمراہ چار شکر رہتے ہیں۔

دعوت مقتی کا پہلا شکر

پہلا شکر یہ کہ حضور نبی کریم رضی و حسین علیہما السلام و تسلیم اور صمایح کرام و رضی اللہ عنہم کی آرداخ پاک کا شکر۔

دعوت مقتی کا دوسرا شکر

دوسرا شکر یہ کہ سید الشہداء امامین تور العین ابی محمد الحسن اور ابی عبد اللہ الحسین بیش تمام شہداء رضی اللہ عنہم کا شکر۔

دعوت مقتی کا تیسرا شکر

تیسرا شکر یہ کہ متبرک ملا جگہ اور مولکوں کا شکر۔

دعوت مقتی کا چوتھا شکر

چوتھا شکر یہ کہ جنونیت و غیرہ کا شکر۔

صاحب دعوت ولی اللہ کے پاس ہر قسم کے سختیاں بندہ رہتے ہیں چنانچہ

سخن برہنہ تیر کمان، اسٹان دار، بندوق وغیرہ

پس جس پر قمر و غصہ کی نگاہ کرتا ہے وہ غیب سے زخم کھا کر ہلاک

ہو جاتا ہے۔ لیکن فیقر فدا ترس اور آدمیوں کو نہ سانے والا ہونا چاہیے۔
ارشاد بنوی ہے:-

الحب لله والبغض لله

”اس کی محبت اور دشمنی اللہ کے لیے ہوئی چاہیے۔
جو شخص اللہ تعالیٰ کے دوست کو ستاتا ہے وہ بلا شک دونوں جہاں میں
خراب ہوتا ہے۔

جو لوگ اہل دنیا پر دعوت پڑتے ہیں وہ نادان ہیں ان کی مثال ایسی ہے
جیسے کوئی شخص سائب پرنسپر ڈھکر اس کو تابع بنایتا ہے ایسے لوگوں کو
ولی اللہ نہیں کہا جا سکتا بلکہ انوں قرآن کے لیے بہتر لفظ ہے۔

کم قیمت پر قرآن خوانی کرنا

جو شخص قرآن کو روحیات نلوق کے لیے پڑتا ہے اور چاہتا ہے کہ مخلوق
نیزی سخن ہو جائے اور ان سے درم و دینا زیادیتیا ہے اور اسی کو ردیزی کا وید
قرار دیتا ہے اور توکل علی اللہ نہیں کرتا وہ محض دیا اور شرک میں پھساہوا ہے مائدہ
تعالیٰ اس گردہ سے محفوظ رکھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَلَا تَسْتَرُوا إِيمَانَكُمْ إِنَّمَا يَنْهَا قَبِيلَةٌ

”میری آلات کو کم قیمت پر دینے کو:-

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَبِيلَةٌ

”اے محمد افراد یکجہے کو دنیاوی مال اہب بہت تھوڑا ہے:-

دنیاوی مال و اسباب بخیل لوگ جمع کیا کرتے ہیں۔
ہر کہ بہ دینِ محمد شد فدا
می رسیدہ در مراتب اوصیاء
ترجمہ، جو کوئی محمد مصلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قربان میرگیا وہ اولیاء کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔
ارشاد بنوی ہے:

من التکی بغير الله فقد هلك
”بس نے اشد تعالیٰ کے سوا کسی اور پر سعادت کیا وہ بلاک ہو گیا“
جو ماحب دعوت کا لیل ہے اسے زکوٰۃ، قفل، بذل، اور بذر، وقت،
روحانی، رجحت، اندر، حساب، نیک و بد ساعت اور حیوانات جملی و جمالی
کے ذکار نے کی ضرورت ہے۔ یہ تمام وسو سے اور توہمات اور رجحت ماقصود
کو پیدا ہوا کرتی ہیں کیونکہ وہ خلقت کے لیے پڑھتے ہیں ذکر اللہ۔ ان کا مطلب
دنیاوی مال کو جمع کرنا ہوتا ہے۔

علمِ تکشیر کیا ہے؟

جاننا چاہیے کہ ہمہ انسان کو دعوت کا علم ہونا چاہیے اس کو تکشیر کرنے ہیں جو
علم تکشیر میں عامل ہے وہ لاجحت اور لازوال ہے اسے علم تکشیر سے چار علوم حاصل
ہوتے ہیں۔

۱. علم تفہیر ۲. علم اکیر ۳. علم تاثیر

۴. علم تزکیہ، تصفیہ اور تکلیر و شنضیر
یہ راتب اس شخص کے ہوتے ہیں جس کی نگاہ مثل کیہا کے ہے جو کہ مرف نگاہ
سے مردہ کو زندہ کر سکتا ہے چنانچہ اسچی آواز سے دل اللہ اللہ کرنے لگتا ہے۔

نظر کیمیا کیا ہے؟

کیمیا نظر اس شخص کو کہتے ہیں جو ایک ہی نگاہ سے جاہل کو عالم بنا دے
اور اس پر تمام علوم مکشف کر دے۔

یہ نظر کیمیا نہیں بلکہ نظر کیمیا وہ ہوتا ہے جس کا دل زندہ، نفس مرد اور روح
زندہ ہوا اور کر سکے یہ کذکر نو تک پہنچے اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور
سے مشرف ہو ایسی آپ کی متابعت بد رجہ کمال کرے۔ چنانچہ صفت کو زندہ کرنے
والا اور بعلت کو مارنے والا ہوا اور جسے صفت بُری اور راز کے سوا اور کوئی چیز
بیتر معلوم ہے جو ایسے شخص کو پسند نہ ہے وہ مقبول بارگاہ بہوت کہتے ہیں کیونکہ ایسا
شخص ہی معرفت فرقدا اور حرام ملتی قم پر ہوتا ہے۔
ارشاد بنوی ہے:

خلقلت العلماً من صدری و خلقت السادات من صلبی
خلقلت الفقراء من نور الله تعالى۔

”علماء میرے سینے سے، بینہ میری ہیڈ سے، فقر انوار الہی سے پیدا
کئے گئے ہیں۔“

ارشاد بنوی ہے۔

الْفَقْرُ فِي وَالْفَقْرُ مِنِّي

”فقیر افخر ہے اور فقر مجھی سے ہے۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

**وَالصِّرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ مَا لَغَدَ وَهُوَ الْعَنْتَ
يُدْيِدُ ذَنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَكَ عَنْهُمْ شُرُّ يَدِ ذِيَّةَ الْحَيَاةِ**

الدُّنْيَا وَلَا يُطِعُ مَنْ أَغْفَلَنَا قَبْلَهُ عَنْ ذِكْرِ نَادَأَتْبَعَ هَوَاهُ
وَكَانَ آهُمْ فُؤُطًا.

"اور اسے نبی اجو لوگ شب روز پہنچتے رہ کی یاد کرتے ہیں اور اس کی
رفقاں مدد بھی پاہتے ہیں ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے پر اپنے نفس کو مجبور
کرو اور تھاری نظر التفات ان پر سے بیٹھنے رہ پائے تو مگر دنیا کی زندگی
کے ساز و سامان کا پاس کرنے اور ایسے شخص کا کہاں ہرگز زمانہ جس کے
دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے ویچھے
پڑا ہے اور اس کی دنیا داری حد سے بڑھ گئی ہے"
ارشاد بُرُوی ہے ۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مظْلُومًا وَلَا تَجْعَلْنِي ظَالِمًا
۱۰۷۴۱ اَلَّا شَدَّدْنَا قَرْبَجَنَّةَ مُظْلَمَمَ بِنَازِكَظَالِمَ

مودید ارشاد بُرُوی ہے ۔
اللَّهُمَّ احْيِنِي مسْكِينًا وَامْتَنِي مسْكِينًا وَاحْشِرْنِي
فِي نَهْرَةِ الْمَسَاكِينِ ۔

۱۰۷۴۲ اَلَّا شَدَّدْنَا بَعْجَنَّةَ مسْكِينَیَ زَنْدَهَ رَكْهَ اَدْرَمَارَ مِيرَ اَخْشَرَ بُحْنَیَ مسْكِینَوْلَ
کے زمرے میں کرنا ۔

مسکین کے کہتے ہیں؟

مسکین اُس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا اور کچھ
ذہب یا اُس کی تکیت خاک ہو یعنی روئے زمین پر جہاں چاہے بیٹھے۔ ہیں مسکین عارف
یا اشد اور مغلس اولیاء اللہ کو کہتے ہیں جو امان اللہ میں ہوں۔ دنیا کی حلال چیزوں کا

حساب ہو گا جرام کے عوض مذاب ہو گا تو نکاہ اولیاء اللہ کے پاس کچھ نہیں ہوتا اس
یہے زادہ گفتہ ہیں زر کہتے ہیں نہ روز قیامت ان سے حساب یا بابا نے گا۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

اللَّهُ اَنَّ اَوْلَىٰ نَعَمَ اللَّهُ لَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْرَجُونَ
خُرُورٌ اِلَّا حَقِيقَةٌ اولیاء اللہ کو کوئی خوف نہیں ڈال رہیں اور زادہ گلگلیں ہوں گے ۔

اولیاء اللہ کون؟

اویاء اللہ کی شناخت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ یادِ اللہ میں مستقر رہتے ہیں۔ ان
کی عبادات حسب ذیل طریقے پر ہوتی ہے ۔

۱. غسل ہر سر صحڈہ میں۔
۲. رُبُّان ششاد میں۔
۳. دل ذکر میں۔
۴. رُوح شدر میں۔
۵. باخت حضور ملیٰ اسلام کی طرح سناوت میں۔
۶. آنکھوں مرغت کے دیکھنے میں۔
۷. قدم مسلمان بھائیوں کی زیارت میں مشغول ہو۔
۸. کمر امر معروف پر بستہ۔
۹. کان کلامِ اہل کے سخنے کے لیے کھلے ہوں۔

پس اویاء رَمَنْ سرود، نعمہ اور حسن پرستی کے سخت خلاف ہوتے ہیں۔ ایسے
ماشانتہ افعال کو وجود میں آنے نہیں دیتے۔

سر و سر در دیست سرفس : ہرا
ٹلبان او ڈور باشند از خدا
ہر جو : عقل کے یئے آنا ایک دربے نفس اور ہر اکی خواہش ہے۔ ان کے حلوب کرنے والے
ذمہ سے دور رہتے ہیں :
تین مقامات سے دسواری

جاننا پاہنچنے کر تین مقامات سے نکلنا بہت بھی مشکل ہے :

۱. دنیا کا تارک ہونا . دنیا کو پھوڑنا ایسا ہی مشکل ہے جیسے کافر کو کلمہ طیبہ لادالہ
الادالہ اللہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللہِ پڑھنا .

۲. اہل کشف کا لوگوں سے رجفات خلق کے لیے اخلاص سے میں آنا چنانچہ
یہ مقام طریقت کا ہے اور مقام طریقت میں نفس کو آرام و آسائش حاصل
ہوتی ہے، حقیقت اور معرفت کے نام دنہوں پر پہنچنا سخت مشکل ہے ۔

ابل طریقت اپنے آپ کو اہل حضور کہتے ہیں لیکن کامل مرشد کی مدد کے
 بغیر معرفت حضور تک پہنچنا بہت بھی مشکل ہے ۔

۳. درجہ غام کے لیے مقام دعوت مشکل ہے کیونکہ اس کے پڑھنے سے بعض
دیوانے ہو جاتے ہیں اور بعض پریشان بعض سرگردان ہمیشہ سفر میں ۔
بعض اہل بدعت اور شراب خور مکرتارک الصلة بن جاتے ہیں اور جنہوں
میں پڑکر خراب ہو جاتے ہیں۔ شاذ و نادر ہی کسی کو یہ راء فقر حاصل
ہوتا ہے ۔

ارشاد جوئی ہے :

نَعُوذ بِاللَّهِ مِنْ فَقْرِ الْمَكْبُ
”میں من کے بل گرانے والے فقر سے اٹھ تھاں کی بناء چاہتا ہوں ۔“

ارشاد جوئی ہے :

الفقد سواد الوجه فی الدارین
”فَقْرٌ وَ فُولٌ جَمَانٌ میں چہرے کی سیاہی ہے :
اس کے یعنی ہیں کہ بعض کو دعوت سے ساری دنیا حاصل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے
وہ رجعت کھاتے ہیں کیونکہ دنیا فرعونی مرتبہ ہے اس کی وجہ سے وہ غزوہ و تجہر اور
شرک کرنے لگتا ہے کبھی کسی مغلس نے انا دبکم الاعلیٰ (محمد ابراہماں ہوں)
نہیں کہا

دعوت کیا ہے ؟

دعوت ایک گمراہند ہے اس کے پڑھنے کے لیے صاحب توفیق ولی اللہ ہو
کرتے ہیں۔ سو ایسے شخص کہا جائیں کہ بادشاہ کے پاس جا کر اسے ہر قسم کی جیعت بخشنے کو کہ
بادشاہ کی جیعت پر فلوق کی جیعت کا انحصار ہے۔
ارشاد جوئی ہے :

خَيْرُ النَّاسِ مِنْ يَنْفَعُ النَّاسَ

”آدمیوں میں سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاتے ہیں۔“
اکثر بادشاہ ولی اللہ ہو کرتے ہیں۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ تَسْتَدِّنَّا مُحَمَّدًا ۚ إِلَهًا ذَا أَنْتَمْأَدَه
قَرِيبَاتِهِ أَجْمَعِينَ



کو حکم پہنچے کہ اس آدمی سے بات کر اس سے اُس وقت عارف ہم کلام ہو۔ وگرنے
نہ ہو۔ اور عارف کی زبان بریدہ صنم بحکم^{۱۰} بغیر رب کے حکم کے ہو۔ اس سے معلوم
ہوا کہ عارف بغیر حکمرتبی کے کسی شخص سے جنم کلام نہیں ہوتے۔ وہ
عارفان مادام باحق ہم خن
عارفان از غیر حق بسته دهن
مارٹین ہمیشہ رب کے ساتھ ہم کلام رہتے ہیں۔ عارف غیر ایشد سے
گفتگو نہیں کرتے زبان ہند رکھتے ہیں۔

پس جانتا چاہیے کہ ذکر توفیقِ فدا اندی سے ملتا ہے۔ اور صحت و بدعت و گمراہی سے علیحدہ کرتا ہے۔ اور مقامِ طریقت و حقیقت و معرفت کی خبر دیتا ہے۔ اور دل کی محنت کامل، سیما ہی اور کدر درست کو دور کرتا ہے۔ پس ذکرِ فدا اندی اس طریقہ کے ساتھ صاحبِ توفیق کو سیرت ہوتا ہے۔ اور زندگی فنا فی النفس کرنے والے اور ہر اور ہر دل سے باہر کھینچنے والے کو کہتے ہیں۔ اور مراقبہ یعنی مشاہدہ، مشاہدہ، حقیقی اور حق نامقرب الی اللہ کو کہتے ہیں کہ باطن میں صفائی کے ساتھ انہیا دو اولین کی جملہ میں جاتے ہیں۔ اور صورت سے واقف اسرار ہوتے ہیں۔ اور سیرت سے ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں۔

بعض صوفیوں نے کرام کا قول بے کر صاحبِ مراقبہ کی مثال بلی کی طرح بے کچھ ہے مارنے میں پریشان رہتی ہے۔ بلکہ مراقبہ دریمان میں ہے۔ پس اے طالبِ مسادق! ان اشخاص کو مراقبہ کی حاجت نہیں کہ جو ظاہر و باطن میں دامنی طور پر ظاہر و باطن میں جدیش جحضور نہیں پا کر صاحبِ اولاد کی اصلوٰۃ

تجليات

عارف کی حقیقت کا بیان

جانب اپا ہیئے کہ طالبِ مولیٰ کو معرفتِ فدا و ندی اور حضور پر نور شافعی زید الشوش
احمیج گلی خیرت محمد صطفیٰ علیہ الیتہ والشام کی حضوری درکار ہوتی ہے۔ جب طالب
مولیٰ خواب سے بیدار ہوتا ہے تو صاحبِ ترک دعا صاحبِ قولِ گلِ لسانہ، کا
مسداۃ ہو جاتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:-

طَالِبُ الدُّنْيَا مُخْتَصٌ بِهَالِبُ الْعَقْبَى مُؤْتَثٌ بِهَالِبُ
الْمَوْلَى مُدَكَّرٌ بِهَالِبُ.

طالب دنیا چنگ ہے اور طالب عقیٰ فاموشی کے ساتھ مذکور ہے
اور طالب دنیا مژہ ہے۔

درودش کے ساتھ متذکر۔ باوجود یکہ عارف کی توجہ دائمی طور پر مستوجہ ہو اداستراق کے ساتھی ہو۔

پس اسے طالبِ اعارف کا مل دہ ہے کہ اگر ایش تھاںی کی طرف سے عارف

و اقصیم میں اور مقام قرب میں رہتے ہیں۔ انھیں مرافقہ ان کی نیت کے مطابق ان کے مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ اور ہر روز ائمہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سیاقم لاتا ہے۔ بلکہ پیغام صحیح ذکر انہل کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس ایسا شخص عام لوگوں کی تکالاد میں دیوانہ ہوتا ہے۔ اس لیے کروہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ یگاہ اور اہل دنیا کے ساتھ یگاہ ہوتا ہے۔

دم : دم دیوانہ ہوشیار باش

طالب حق طالب دیدار باش

ہر وقت بظاہر دیوانہ اور باطن میں ہوشیار رہ۔ حق کے دیدار کا طالب رہ۔

فتنوی

ذکر ستاری روح آید در قلب

غارفان را کشف گرد رانہ رب

ذکر سری روح کی طرف سے دل پر القار ہوتا ہے اور عارفوں پر رب کاراز مخفف ہوتا ہے۔

ہر کرا شد ذکر روحي در دماغ

خواب غفلت رفت سوزش در دماغ

جس کی کی روح کا ذکر دماغ کی طرف چلا گیا وہ خفاست کی نیند سو گیا اور اس کا دماغ خراب ہو گیا۔

پا الہی سورہ ایں سورہ ہ
گر کے از سورہ حر ترسہ من پیدہ
یا الہی عشق کی جلن سرزش لے یہ سورش بہت بہتر ہے۔ اگر کوئی اس
سرنش سے ڈرتا ہے تو مجھ کو دے دے۔

اتھا نے مارفان است عرق نور

نیست آنچ عقل و نکر باضور

مارفوں کے لیے صرفت کی انتہاء میں خانہ ہوتا ہے۔ اس بجھ عقل و
نکر بے کار ہیں بس حضور حاصل ہوتا ہے۔

ذکر و فکر و علم ہر سہ شد جا ب

آب با دریا رسد دریا آب

ذکر اور فکر اور علم یہ تینوں جا ب و پرده ہیں، جب پانی دریا میں پہنچتا ہے
تو وہ دریا کا باہمی کہلاتا ہے۔

نی۔ امان اللہ دہ نورش خدا

نور حرش راز وحدت کبریا

امد اپنی پناہ میں لے کر اپنا فرعونیت کرتا ہے۔ فراس کے رازوں
میں سے وحدت کی کبریا کا راز ہے۔

ذکر و فکر و صور و سکر و باخیال

باز دارد غرق وحدت از وصال

ذکر، نکر، ہوش، مستی اور غیالات وصل کے لیے وحدت میں عرق و
فنا ہونے سے از رکھتے ہیں۔

ہاتوانی ستر رازش را پوش
معرفت حق کے وسہ ایں خود فرش
جب تک ہو سکے اللہ کے رازوں کی پروردگاری کر۔ اللہ کی معرفت
پرورہ فاش کرنے والوں کو کب حاصل ہوتی ہے۔

ستہ قرآن است رازش مصطفیٰ
ستہ نبوی کس = گفتہ ججز ال
قرآن کا سر ہے اور اس کے راز مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم ہیں
نبی کے اسرار کو اللہ کے سوا کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

عقل کل کا انکشاف

اے طالب صادق! اب میں تجھے عقل کل کی خبر دیتا ہوں۔ یعنی جس کسی کے
دل میں جوش ہو وہ نب، ستہ خاموش ہو۔ اُسے عقل کل کے نام سے یاد کیا جاتا
ہے۔ وہ دنیٰ طور پر عبادت کے ساتھ عالم سکوت ہیں رہتا ہے۔ اور دل میں
رسیع دلوں رکھتا ہے۔ اور جو یہ صفت ہے رکھتا ہو وہ ناقص ہے۔
اب میں تجھے بتا ہوں کہ گلِ لسانہ کی خاموشی میں ستر ہزار حکمتیں ہیں
اور ہر ایک حکمت میں ستر ہزار حکمت معرفت ہے۔ اور اسرارِ نداندی مخفی ہیں۔
اور صاحبِ دل ہمہ وقت دریا کی طرح موبیں مارتا رہتا ہے۔

لفظ اللہ کی حکمات

اے طالب! میں تجھے لفظ اللہ کی فضیلت اور پرکات کا موازنہ اور

کرد دعویٰ مدعی با خوشن
جان مردہ زندہ نفسے لاف زن
جو اپنے ولی ہونے کا دعویٰ کرے اس کی روح مردہ نفس زندہ
اور ڈینگ مارنے والا ہے۔

عمر فان را چشم از دل با پھر
چشم نماہر داشتن چوں گاؤ خ
عارفوں کی آنکھوں دل کی ابیسرت دالی آنکھوں ہے۔ ظاہری آنکھوں کے
اویگ، جسے بھی رکھتے ہیں۔

کے توانہ کشت نفس دیو زشت
داد آدم نا ہلاکت در بہشت
تو اس بذخمت طاقت در نفس کو یکی ہے قتل کر سکتا ہے کہ جس نے
آدم علیہ السلام کو جنت میں ہلاکت کے اندر ڈال دیا۔

آفسہ میں سد آفریں بر نفس یار
نفس را توفیق بخشہ کرد گار
شاہش اور سرور تباش اس نفس پر کہ جس نے الاعت قبول کر لی
نفس کو۔ توفیق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے۔

ستہ نور حق بود اسرار راز
ہر کم صاحب راز فرش بنے نیاز
ستہ اللہ کافور سخا اور اسرار پرورد میں ہوتے ہیں۔ جس نے اس
راز کو پایا اس کا بھروسنا ہے نیازی ہے۔

ثواب کتاب تورات و انجیل و ذبیر دقرآن مجید سے لے کر تباہیوں کے جزو
ثواب تورات و انجیل اور ذبیر اور قرآن مجید میں ہے وہی ثواب سورہ فتح
جسے ام الكتاب کہتے ہیں میں ہے۔ اور جو ثواب اور برکت بسم اللہ الرحمن الرحيم
اللہکم میں ہے وہ ثواب تبکیر اول میں ہے یعنی اشادکبر میں۔ پس جو برکت اور
ثواب ان چار رکعتوں میں ہے۔ وہی برکت اور ثواب تبکیر تحریمہ میں ہے۔ اور
جو تبکیر تحریمہ میں ہے وہ سب کچھ لفظ اللہ کی تشریع میں ہے۔
پس اس سے ثابت ہوا کہ جو حماست و حماست اسم اللہ میں داخل
ہے وہ صرف اسم اللہ کے ذکر میں ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے دلذ کو دل الله
تَحَلَّلْ أَعْلَى وَأَذْلَى وَأَعْنَى وَأَكْبَرْ لِيَقُولَ اللَّهُ تَبارَكَ وَتَعَالَى بِرَبِّ الْعَالَمِينَ
بستر اور زیادہ عزت و الا اور بڑا بزرگ ہے۔

پس اسے ظالیب نہ دتی! اگر نام خالق کے جتنی انسان اور عشق انسان نہ
اور چرخ میں افظاع اللہ کی تھام برکت اور ثواب بیان کریں۔ پھر بھی تاکہن ہے کہ کیف شد
اس کی برکت بیان کر سکیں۔ پس جو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر اور اشاد تعالیٰ کے
نام اور صفات خداوندی اور نکارے منکر ہڈا۔ پس وہ کافر ہے۔ یعنی تائب تمام
ملائکہ تمام ابیانے کرام، تمام صحابہ کرام، تمام علمائے کرام اور تمام فقراء عظام
کا منکر ہے۔ اور حضور سید العالمین رحمۃ اللہ علیہ شیعۃ المذاہب انہیں العزیز میں احمد بلی
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وآلہ وآلہ کی ہدایت و ساختے ہے۔ اسی وجہ
سے کفار، یہودیت، نصرانیت۔ نے اشاد تبارک و تعالیٰ کے نام سے انکار کیا ہے اور
مسلمان ان کے دشمن ہوئے ہیں۔ اور دارالکرب کجہ کراں سے جنگ کرتے ہیں۔

اشاد باری تعالیٰ جل مجده الخیر نہیں ہے:

اے محمد رسول اللہ علیہ وسلم، دارالکرب کے کافروں کو قتل کرو۔
اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اسم اللہ اور ذکر اللہ کا منکر ہے وہ کافر ہے اور جو کوئی
اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اشاد تعالیٰ کے نام کو بڑا کہے تو وہ شخص نصرانیت و یہودیت کے
گروہ سے ہے اور اس سے جنگ واجب ہے۔ اگر وہ تو بھی کرے تو اس کی توہ
قبول نہیں ہوگی۔ اور جو کہ اشاد تبارک و تعالیٰ کے ذکر اور اشاد تبارک و تعالیٰ کے نام
کو جرا کھے۔ جو کیا اس نے قرآن مجید اور یہودیت صحابہ کو بڑا کہا۔ پس وہ شخص زندہ زمین
میں دفن کرنے کے لائق ہے یا اسے قتل کریں۔ سچوں کو وہ شخص بردود مرتد ہے۔ نعموز
باندھنا۔

ملحوظ کون؟

کے طبقہ مداریں؛ بانٹا چاہیے اسیم اشاد کا ادب کیا ہے۔ جو کوئی ادب
اسم اشاد، ادب کلام اشاد، ادب نبی اشاد، ادب صحابہ کرام، ادب شریعت مطہرہ
ادب علمائے کرام، ادب فقراء عظام نے بجا لائے وہ ملحوظ دلادین ہے۔ نعموز
باندھنا۔

احصال کلام پر کصحابت سکوت کرنا، کاتبین کے دفتر سے افلانس ہے۔ اور
اس کے دل پر اشاد کی نظر رہت ہے۔ اور عام لوگوں کی خاموشی کے مراتب کب میز
ہو سکتے ہیں۔
صوفیا نے کرام کا قول ہے کہ خاموشی ابیانے کرام، ابیانے عظام کا قیودہ ہے۔

تخلیق نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

اسے طالب صادق اجاتا پاہا ہیئے کہ جب اشٹہار ک وقایتی نے پا پا کر عالم براہ کی تحقیق کروں۔ تو سب سے پہلے روح پر فتوح حضور مسیح العالمین رحمۃ اللہ علیہن شیفع المذہبین افسوس الغریبین احمد مجتبی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التکیہ والثناہ کے نور پاک کو تحقیق فرمایا۔ اور خود ہمیں اس نور پاک کا دلائل شیفتہ ہوا۔ اور جیب اشٹہار کے خطاب سے نوازا۔

اور اسی فورس سرا نہ تھوڑا کو فحاطہ فرمائے۔ اور ان سے اٹھا رہا ہزار عالم کو عرضہ
ظهور میں لایا۔ اور تمام جنی، اس ان اندراج، فرشتے کو تحلیق فرمائیں۔ اسی کام کو فرمایا
جس کے جواب میں سب۔ تے لفڑا بیٹھی کہا۔ پس اسے طالبِ بعض نے زبان سے کہا
اور بعض نے دل سے کہا۔ شخص نے دل سے کہا اور دل سے کہا۔ پس جس نے
قصدیق کے ساتھ اقرار کیا۔ وہ اپنی اسلام میں سے۔ اور جس نے کچھ کہا وہ خاموش
دہا۔ وہ زمینیں ہوا۔ اور بعض نے تھہ امتوں اللہ کفر وہ کے مصادق ہونے۔ یعنی پھر
ایمان لائے اور پھر کافر ہوئے۔ اور جس گروہ نے دل سے کہا وہ دنیا و آخرت میں آزاد
الا اسٹہ محمد رسول امّت کہتے والا ہوا۔ اور اس کا اعتماد خیریت کے ساتھ ہوا۔ اور جس
گروہ نے دل سے کہا۔ زبان سے کہا وہ دنیا و آخرت میں مرتد ہا۔ اور اس کا اعتماد کفار
کے ساتھ ہوا۔ کیونکہ زبان سے اقرار اور دل سے قصدیت ہے۔

ممکن نہیں کہ بغیر زریور شدید رجرا کے اُسی تک کوئی بھی سکے بانارجھم اور عذاب ایم جو شهوت لطیفہ اور لذانہ نجیبیہ کے اندر پوشیدہ ہے اور اُس کے بغیر تازیہ خوف کے کوئی بچ کے تو حاوم ہو رکھا کہ اُن کی حقیقت و خوبی ایک دوسرے کے باوجود ضد ہونے کے اور ان کے بیان کی آسانی سے جمع کرنا ہست ضروری ہے لہذا اس باب کو دوسرا میر قیم کرتے ہیں۔ پہلی فصل میں رجا کا مال اور دوسری فصل میں خوف کا حال تحریر کرتے ہیں۔

رجا کی حقیقت بیان اول

جاننا چاہیئے کہ رجا سچے مقامات سالکین و احوال طابیں کے لیے ہے اور حال اور مقام میں فرق یہ ہے کہ جب کلی وصف سالک میں ثابت اور قائم ہو جاتا ہے تو اسے مقام کہتے ہیں اور اگر پلاشی اور جلدی رائل ہونے والا ہر تو اسے حال کہتے ہیں اور جس طرح کمزودی تین تھم کی ہوتی ہے:-

- ۱۔ ایک پائیدار سونے کی طرح کی۔
- ۲۔ دوسری جلد جانے والی جیسے خوف کی زردی۔

۳۔ تیسری ہیں یعنی کہ زبہت جلد جانے اور شہی دانی ٹور پر ہے جس طرح کہ بیمار کے رنگ کی زردی۔

اسی طرح صفات تجھی سمجھی تین اقسام میں منقسم ہے جو پہلے بیسی یہی اُن میں سے جو صفت کہ ثابت نہیں رہتی اسے حال کہتے ہیں اس لیے کہ بہت جلد متغیر ہو جاتی ہے اور یہ بات

رجا

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْأَدَانَ أُولَيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ لَا هُمْ يَخْرُجُونَ
لَا يَسْعَنِي أَرْضُنِي وَلَا سَمَاءٌ وَلَا يَسْعَنِي قَلْبُ عَبْدِي لِلَّهِمَّ
صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ مَقْبَلٌ دُوْلَةُ الْكَرِيمٍ مَصْلُحَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَعَلَى إِلَيْهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

أُولَيَاءِنِي تَحْتَ قَبَائِي لَا يَعْرِفُنِي عَبْدُي لِلَّهِ
أَدْنِيَارِي.

الشَّيْخُ مَنْ يَسْعَدُ الشَّقِيقُ

فَإِذَا صَارَ إِلَى هَذِهِ الْمَحَلِ فَقُدِّرَ اِنْقَطَعَتِ الصِّفَاتِ
وَأَنْقَطَرَ الْكَلَامُ

جاننا چاہیئے کہ خوف و رجا و بازو ہیں جن سے مقرب اُدمی مجدد مقامات تک پرواز کرتے ہیں یا وہ سواری رکھتے ہیں کہ جس پر سوار ہو کر راه آخرت کی ہر ایک گھاٹ طے ہو جاتی ہے غرض کر قرب فدا وندی اور ہمیشہ کا سکون، جنت کے باغات جو بہت دور دراز فاصلے پر ہیں اور کروہاتے تھی اور اعضا کی مخلتوں سے پوشیدہ ہے

او صاف قلب میں سے ہر ایک میں جاری ہے اور اب بخاری غرض حقیقت رجاء سے
تو اسے ہی احاطہ تحریر میں لا کر بیان کرتے ہیں۔

رجا کی تفصیل

بے کینٹے ہوں تو اس صورت کی توقع کا خود اور یہ واقعی امام رکنا چاہئے رجاء کی نسبت
اُس پر بھی خوب پہنچتا ہے اور اگر اصحاب کا دجوہ حکوم نہ ہو اور نہ ہی یہ حکوم ہو کوئی جسم
نہیں ہے تو ایسے انتشار کر تھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ انتشار بے سب ہے بھل
رجا اور خوف ایسی چیزوں پر بہتے ہیں جن کے ہوتے ہیں آرزو ہو اور جن کا دجوہ بھی ہو جائے
رجا نہیں پہلتے مثلاً طلوع کے وقت یوں نہیں کہتے کہ ہم کو آفتاب نکلنے کی رجاء ہے اور
غروب کے وقت یوں نہیں کہتے کہ مجھے آفتاب کے چھپ جانے کا خوف ہے کیونکہ طلوع
و غروب تینی چیزوں میں ہے اسی کا کارٹے ہیں کہ میدھ برنسے کی رجاء ہے اور خلی کا خوف
ہے اور ارباب دل پر یہ واضح ہو چکا ہے کہ دنیا آخرت کی کیمیتی ہے اور دل میں زمین کے
ہے اور ایمان گویا تھم ہے اور طلاقات ایسے ہیں جیسے زمین جو تن اور صاف کرنا اور نہیں
کھو دنا اور اس میں پانی پہنچانا ہے اور جو دل کو دنیا کا حیصل اور اس میں ڈوبانا ہے وہ
ایسا ہے جیسے زمین شوہر کو جس میں زمکن نہیں ہے اور دل کو دنیا آخرت کا دن کیمیتی کاٹے ہے تو جو کچھ
کوئی بودے کا دھی کچھ آخرت میں کامنے کا اور دل کی کیمیتی ایمان کے تھم کے بغیر نہیں طبقتی
اور ایمان جست بھی اور بدھی لے ہوتے ہوئے کم فائدہ دیتا ہے جیسے شہر زمین میں زمکن
کچھ فائدہ نہیں دیتا تو جو شخص غرض بخش کی توقع رکھتا ہے اُس کا حال کیمیت والے جیسا
ہی بخنا چاہئے لیکن اگر کسان نے عدہ زمین تلاش کر لی اور اس میں زمکن بھی اول قسم کا دل
جودہ بکڑا اقاذہ بروادنا پھر اور صاحبات جو کیمیت کے لیے مزدھی ہیں وہ بھی پوری کیس کو دقت
پر پانی دیا اور کاٹلوں اور گھاس سے اُس کو نہلا کیا اور جو چیزیں بھی کہنے کے مانع اور بڑھتے
کی نظر آئی اُسے دفعہ کیا پھر اللہ کے فضل سے توقع کی کیمیت کے تیار ہونے تک وہ
زمینی و آسمانی آفات سے اُسے محفوظ رکھ کر ہیں ملکہ عنایت فرائے کا تو اس کی توقع کو
رجا کہیں گے اور اگر تھم کسی اُنچی زمین میں ڈالا کر جماں پانی نہیں پہنچ سکتا اور زمکن کی
خبر نہ لی پھر کیمیت کاٹنے کا منتظر ہو تو اس کے انتشار کو رجا نہیں کہیں گے بلکہ

رجا میں ہر چند ملم و حال دلکشی میں باشیں ہمیں ہیں اور علم حال کا بہب ہوتا ہے
اور حال عمل کا بہب مگر گویا کار ان میں سے رجاء صرف حال ہی کا نام ہے اور اس کی تفرضی ہے
کہ جو چیز اکامی کو محبوب را مکرہ حکوم برتقی ہے تو قن حال سے خالی نہیں ہوتی یاد
ماضی میں موجود ہے یا حال میں موجود ہوتی ہے اور اس استقبل میں موجود ہوتی ہے پس جب
اُس کا خیال دل میں آتا ہے اور اس کا موجود زمانہ ماضی میں ہو چکا تو اس خیال کو ڈکدار
تذکر کر کہتے ہیں اور اگر وہ چیز بودل میں آتی ہے اُس وقت موجود ہوتے تو اس کا نام وجہ
اور ذوق ہے اور بھیں وجہ وجود کہتے ہیں کہ یہ یک حالت ہے جس کو آدمی اپنے نفس
کی بڑی سے پاتا ہے اور اگر دل میں کسی چیز کے وجود کا آئندہ زمانہ میں خطرہ ہو رہا اور بھی
خطرہ دل پر چاہیا ہو تو اس کا نام انتظار اور قوع ہے۔ پھر اگر جس چیز کا انتظار ہے
وہ بڑی ہو گا اُس کی وجہ سے دل پر صدر ہو تو اس انتظار کو خوف کہتے ہیں اور اگر وہ چیز
وجود ہو کہ اس کے ساتھ دل کے لگاؤ رہتے اور اس کو سوچنے سے دل کو راحت
و لذت حکوم ہوتی ہو تو اس راحت حاصل کرنے کا نام رجاء ہے۔

رجا کی تعریف

اس سے حکوم ہو اک رجاء کی تعریف ہے کہ جو چیز دل کو محبوب ہو اس کے انقدر
میں دل کا خوش ہونا اور نلا ہر بے کہ جو چیز محبوب ہوگی اس کے کوئی کوئی سبب
بھی ہو گا۔ پس اگر اس وجہ سے اس کا مترقب ہے اور اگر ایسا باب اکل نہیں یا ایسا اور

"اُنکو وہ ہے جو اپنے نفس کو اُس کی خواہش کا مطیع کرے
اور اسکے تعلال پر تناؤ کرے۔"

ارشاد باری تعالیٰ

..... اَنْهُدْ رُبُّ الْعِزَّةِ تَبَارُكٌ وَّتَعَالٌ جَلٌّ مُجَدٌ اَكْرَمٌ نَّعَّا اپنی لاریب کتاب قرآن
بِحَمْدِ فُرْقَانٍ حَمْدٌ میں ارشاد فرمایا۔

فَمَحْلَفٌ مِنْ يَعْدِهِمْ حَلْفٌ أَصْبَاغُ الْمَسْلَوَةِ
وَأَشْبَاعُ الشَّهْوَاتِ فَسَرَّتْ بِلْقُونَ عَنَّا.

”پھر ان کی بجائے مختلف گنوں نیاز آئی اور مزدیں کے
یچھے پر سوا اجھیں گراہی ملے گی۔“
شاد باری تعالیٰ ہے:-

فَخَلَفَ مِنْ لَعْنِهِمْ خَلْفٌ وَرَبُّوا الْكِتَابَ يَا خَلْفُهُنَّ
عَرَضَ هَذَا الْأَذْدَافَ وَلَقَوْنُونَ سَعْفَمُ الْأَنَّ.

"بھرآن کے چیزیں مختلف دارث ملے کتاب کے لیئے اسیاب اُس ادنی زندگی کا اور کہتے ہیں کہ ہم کو معاف ہو گا۔ غ و اے کی نہست میں فرمایا کہ جب ااغ میں گیا تو یوں کہما۔

مَا أَطْلَنَّ أَنْ تَسْيِدَ هَذِهِ آبَدًا وَمَا أَطْلَنَّ السَّاعَةَ
قَانِمَةً وَلَئِنْ شَاءَ ذُرْتُ إِلَى سَرَقَةِ الْأَجْدَنَ حَيْوًا
فِيهَا مُنْقَلَّاً

”نہیں آما خیال میں کر خراب ہو یہ باع نجھی اور مجھ کو خیال نہیں آما کر قیامت ہوتی ہے اور اگر کسی نجھی پر چھا مجھ کو میرے رہب

بیوقوفی اور حق کوئی گے اور اگر تحریم اچھی نہیں میں بولیا لیکن اُس میں پانی نہیں ملتا اور مینہ کا منتظر ہے وقت میں ہوا کہ جس وقت اکثر پانی نہیں برستا تو ایسے انتشار کام بھی رجا نہیں اسے تمثیل کتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دجال صرف اُس صورت میں ہوتی ہے کہ محبوب چریزا کا انتصار ہو اور جتنے اباب کہ بندے کے اختیار میں ہوں وہ سب ہو چکیں فقط وہی باقی رہ جائیں جو اُس کے اختیار میں نہ ہوں اور وہ فضل اللہی شامل حال ہونا ہے کہ جس کے موافع اور آفات دُور رہیں۔

جواب

اسی طرح بندہ اگر تھم ایمان مزدیدول میں ہوئے اور اسے طاعات کے پانی سے سینچے اور اخلاقی بد کے کافروں سے دل کی زمین کو صاف کرے اور اندھائی کے فضل سے ایمان کے ثبوت کا منتظر اور درست کے وقت تک اور جس فائزہ کا موقع مغفرت کا بسبب ہی رہے تو اس کا انتظار رجاء حقیقی اور بذات خود عتمدہ کھلانے کا کہر رجاء اس بات کی وجہ سے ہو گی کہ تن اس باب ایمان میں مغفرت کے لوازمات کا حل ہوتے ہیں موت تک ان کی موالیبست کرے اور اگر تھم ایمان کی توجیہتہ لی اور طاعات کا پالی بھی نہ دیا یاد کر اخلاقی رذیلہ سے بھرا رکھا اور دنیا کی لذت میں ڈوبا رہا اور کچھ بخشش کا منتظر ہو اقویہ انتظار حماقت اور غدر ہے۔

ارشاد نبوی

مروی ہے کہ حضور نبی کریم حضرت لل تعالیٰ علیہ افضل الصلاۃ و آتمیم نے ارشاد فرمایا:-

الْأَحْمَقُ مِنْ أَشْبَعَ نَفْسَهُ هُوَ هَا وَتَهْتَنِي عَلَى اللَّهِ

کے پاس پاؤں گاہیتر اس سے اُس طرف بیخ کر۔"

غرض کی جو بندہ طاعات میں کوشش کرے اور انہوں سے بچا رہے وہ اس کا سزاوار ہے کہ فحش کے پورا ہونے کی اشتعالی سے توقع کرے اور نہت کامک ال دخل جنت کے لیے ہو گا مگر جب گناہ گار تو برے اور جو کچھ خطا ہوتی ہو اُسرا کا تدارک کرے تو قبر کے قبول ہونے کی وجہ سے زیاب ہے اور اگر قبورے سے پہنچنا ہو تو اپنے فحش کو جراحت کرتا ہو اور نیکے سے خوش ہوتا ہو اور اپنے فحش کو جراحت کرتا ہو اور توہ کا خواہش نہ اور مشتاق ہو تو اپنے شخص کو رجاہی توفیق کرنا اتفاق ہے کیونکہ گناہ کا جراحت کرنے اور قبورہ کی حوصلہ کرنا اُس قائم معالم بسب کے ہے جو قبورہ کا پہنچا دیتا ہے اور رجاء جبھی ہوتی ہے جب اسباب پختہ ہو جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ

اللَّهُدْبُ الْعَزَّةِ تَبَارُكُ وَتَعَالَى جَلَّ جَلَّهُ السَّمَدُ اَنْتَ لَرِبُّ كِتَابِ قُرْآنٍ
بِيَدِ فُرْقَانٍ حَمِيدٍ مِّنْ ارشادِ فَرَاتَاهُ.

إِنَّ الَّذِينَ أَمْنَأُوا دَالِلَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهُهُوا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَةَ اللَّهِ.

بُوگ ایمان لائے اور جنوں نے بھرت کی اور اسکی راہ
میں لڑے وہ ایسا واریں اللہ کی مرکے:

اس کے یہ معنی ہیں کہ یہی بُوگ رجاہے رحمت الہی کے حق ہیں یہ معنی نہیں کہ رجاہے صرف انہی بُوگوں میں ہے کیونکہ رجاہے اور بُوگ بھی کیا کرتے ہیں جن میں یہ صفات نہ ہوں مگر ان میں استحقاق رجانہیں استحقاق انہیں کرے جو اوصاف مذکورہ رکھتے ہوں اور جو شخص کمالی چیزوں میں ڈوبتا ہو جو اشتعالی کو

نایسنہ ہوں اور اپنے نفس کی نہ فحش بھی نہ کرتا ہو اور نہ ہی قبورہ کا قسم اور رجوع رکھتا ہو تو ایسے شخص کو رجاہے مخفف کرنی یہ وقوفی ہے جس طرح کامک شخص کو رجاہے غلام نہیں جس نے سور زمین میں تمم دلالا اور اسکی خبر گیری پانی دینے اور نہلانے سے نہ کی۔

حضرت سیدنی بن معاد کا فرمان

حضرت سیدنی بن معاد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:-

"میرے نزدیک سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ صاف ہونے کی توقع پر بھیرنے دامت گناہ کیے جاتے اور بھیر طاعت تو قع قرب الہی کی رکھے اور زیست آگ کا بوئے اور منتظر جنت کا رہ ہے اور گناہوں کے عوض طلب مطیعوں کے مقام کا ہو اور بغیر علمل کے ثواب کی آزاد کرے اور زیادتی سے کے باوجود اشتعالی سے کسی امر کا متنقی ہوئے۔

کسی نے کیا خوب کہا یہے ت

ہر اکہد نہ سم بدی کشت پھر کی داشت
دامغ و بهدہ پخت و خیال بُل بُت

تو حجہ جس نے یعنی بُرائی کا بُرایا اور ایسا یہی کی دکھی یہ یہودہ دماغ اور بال خیال ہے۔ پس جب رجاہی حقیقت معلوم ہوتی تو جان یا ہو گا کہ وہ ایک حالت ہے جو علم کی وجہ سے پیدا ہونے کے اکثر اسباب کے پیدا ہوتی ہے اور یہ حالت اس امر کی مخصوصی ہے کہ جو اسباب باقی رہ گئے ہوں ان کی بُرائی میں بقدر انکا کوشش

کی جائے مثلاً مثال مذکور میں جس شخص کا یعنی اچھا ہو گا اور زمینِ عمدہ ہو گی پانی بھی بہت ہو گا اُس شخص کی رجاء سمجھی ہو گی اور یہ رجاء اُس شخص کو اس بات پر آمادہ کرے کر زمین کا خبرگیر رہے اور جو گھاس اُس میں جمعے اُسے صاف کرے اور خرگیری میں کچھ کاٹنے کرے کا طبقے کے وقت تک دیکھتا جاالتاری ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ رجاء کی نہد یا اس معنی ناممیدی ہے ناممیدی میں خبرگیری نہیں ہو سکتی۔ مثلاً جو شخص جانا ہے کہ زمین شور ہے اور پانی بھی پہنچنا و شوار اور یعنی جمعنے کا نہیں وہ ہرگز زمین کے تردد میں نہ پڑے گا اور خبرگیری کی شفقت کا مقصد ہو گا اور رجاء عمدہ چیز ہے کیونکہ اس سے ترغیب ہوتی ہے اور ناممیدی بری ہے اور رجاء کی نہد کیونکہ عمل سے باز رکھتی ہے اور خوف نہد رجاء نہیں بلکہ اُس کا ساتھی ہے بلکہ وہ ایک بعد اگانہ باعث عمل ترتیب کے طور پر ہے جیسے کہ رجاء عمل کا سبب ترغیب کے طور پر ہے غرضکرد حالت رجاء اس امر کا سبب ہے کہ اعمال میں خوب مجاہدہ کیا جائے اور احوال کچھ اور ہمی ہوتے ہیں طاعات پر موافقت نہ جلنے پائے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دائمی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے میں لذت ملے اور منابعات الہی میں چلیں چلیں آئے اور زمی سے اُس کی خوشاند میں سرگردان رہے اور یہ امور تو اس شخص پر بھی ظاہر ہوتے ہیں جو کسی بادشاہ وغیرہ سے رجاء کفتا ہو تو بادشاہ حقیقی سے رجاء کرنے میں کیسے ظاہر ہوں گے اور اگر ظاہر نہ ہوں تو دلیل اس بات کی ہے کہ وہ شخص مقام رجاء سے ابھی مسرور ہے اور یہی غرور و تمنا میں گرا ہوا ہے۔ یہ حالت رجاء کا بیان ہے اور جس سے یہ پیدا ہوتی ہے یعنی علم اور جو عمل اس سے پیدا ہوتے ہیں اور رجاء سے ان اعمال کا پیدا ہونا اس حدیث سے پایا جاتا ہے۔

طبرانی نے بہر میں ابن سعود رضی اللہ عنہ سے بسنہ ضعیف روایت کیا کہ

”زید خسیل نے کہا کہ میں نے حضور نبی کریم رحمۃ اللہ علیہم علیہ السلام و انتیکم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ سے یہ دریافت کروں کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بہتری چاہتا ہے اس میں کیا سچان رکھتا ہے اور جو شخص اس نہیں ہے اس کی سیاستی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا کیا حال ہے اس نے عرض کیا کہ میرا یہ حال ہے کہ خیر اور اہل خیر کو دوست رکھتا ہوں اور جب کسی خیر کی بات پر قرار ہوں تو اُس کی بجا آور ہمی میں جلدی کرتا ہوں اور اُس کے خواب کا یقین کرتا ہوں اور اگر کوئی نیکی مجھ سے جاتی رہتی ہے تو میں اُس کے لیے غم کرتا ہوں اور اس کا اشتیاق کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس شخص کی نیکی کیا جان ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بہتری چاہتا ہے اور اگر تمحدارے لیے کوئی اور چیز چاہتا اور قصیں اس کے لیے تیار کر دیتا اور بھرپور اہم کرتا کہ اس کے کوئی سے جنگل میں تم کھپ کرنے۔“

حدیث مذکور میں آپ نے اہل خیر کی سچان فرمائی۔ پس جو شخص رجاء کرنے کے اہل خیر میں سے ہوں اور اگر یہ نشانیاں نہ ہوں تو وہ مضرور ہے۔

"اُنہوں تعالیٰ کی رحمت سے نا ایم دس ہو۔
اس آئست کو یہ میں سرے سے نا ایم دی کو منزع اور حرام فرمایا ہے۔"

فلسفہ عجوبہ

حضرت یعقوب ملیکہ اسلام کے بارے میں ہے کہ اُنہوں تعالیٰ نے اُن پر
وہی بھی کہ تھیں معلوم ہے کہ میں نے تم میں اور یوسف ملیکہ اسلام میں جُدائی کیوں
ڈالی اُس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے کہا تھا۔

دَآخَافُ أَنْ يَا كُلَّهُ الِّذِيْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ
غَافِلُوْنَ۔

"اور ڈرتا ہوں کہ کھا جائے اُسے بھیر یا اور تم اُس سے
غافل رہو۔"

تم نے بھیرنے کا کیوں خوف کیا مجھ سے کیوں رجا نہ کی اور یوسف ملیکہ اسلام
کے بھائیوں کی غفلت کا کیوں لحاظ کیا مجھے محافظ کیوں نہ کھا۔

ارشاد و نبوی

مسلم نے حضرت جابر رضی اُنہوں تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم
علیہ افضل السلاوۃ والتسیم نے فرمایا۔

لَا يَمْوَثُنَّ أَحَدًا لَهُوَ بِخُسْنِ الظَّنِّ
بِاللَّهِ تَعَالَى۔

"تم میں سے جو کوئی برے وہ حسن ظن ہی رکھتا ہو اُنہوں تعالیٰ
کے ساتھ ہے۔"

رجا کی فضیلت بیان و عجم

جاننا چاہیئے کہ رجا کے ساتھ عمل کرنا خوف کے ساتھ عمل کرنے سے اعلیٰ
اوسمد ہے اس لیے کہ اُنہوں تعالیٰ سے زیادہ قریب وہی بندہ ہوتا ہے جو اپنے
دل میں اُنہوں تعالیٰ کی سب سے زیادہ محبت رکھتا ہو اور محبت رجا سے زیادہ ہوا
کرتی ہے اور اسے ایسا کہجو کہ دو باوشاؤں میں سے ایک کی خدمت تو لوگ
اس کے ٹوڑ کے مارے کریں اور دوسرے کی خدمت اُس کے احسان کی ایم
پر کریں تو ظاہر ہے کہ محبت دوسرے ہی کے ساتھ زیادہ ہوگی اور اسی بنا پر
رجا اور حسن ظن کے بارے میں خاص طور پر وقت کے وقت بہت سی ترقیات
شرع مطہرہ میں وارد ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

لَا تَقْنَطُوا هُنَّ مَرْحَمَةُ اللَّهِ

حدیث قدسی

ایک حدیث قدسی میں اشتبہ العزت بتارک د تعالیٰ فرماتا ہے:

أَنَا عِنْدَ الظُّلْمِ عَبْدِيُّ بْنِ قَلْيَانَ لِيْ مَا شَاءَ

"میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اب جو وہ
چاہے میرے ساتھ گمان کرے:

ابن ماجہ نے حضرت آنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:

"ایک رفوح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شخص کے

پاس زع کی حالت میں تشریف لے گئے اور فرمایا

کیا حال ہے اُس نے عرض کیا کہ اپنے گناہوں سے

ڈرتا ہوں اور رحمت اللہی کا متوجہ ہوں آپ نے فرمایا

کہ اُس وقت میں جس بندہ کے دل میں یہ دونوں چیزوں

اکٹھی ہوتی میں اُس کو اللہ تعالیٰ اُس کی قریعہ عنایت

فرماتا ہے اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے اُس سے مامور

کر دیتا ہے۔ اور حضرت علی نے اُس شخص سے فرمایا جو

اپنے گناہوں کی کثرت کے خوف سے نا امید ہو گیا

تفاکر کے شخص تیرے سب گناہوں سے بڑھ کر یہ

ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہرتا ہے:

حضرت سفیان ثوری کا فرمان

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"جو شخص کوئی گناہ کرے اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو
اس پر قدرت دی اور خداش کی رجارت کھے تو اللہ تعالیٰ
امس کو خداش دیتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے ایک قوم کا عیوب یوں ارشاد فرمایا،
وَذَلِكُمْ ظُنُوكُمُ الَّذِي ظَنَّتُمُوهُ بِرَبِّكُمْ أَذَادُكُمْ
اور بد وہی تمہارا خیال ہے جو رکھتے تھے اُسی نے تم کو
کھپایا۔

چھرا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَظَنَّتُمْ ظُنُونَ السُّوءَ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مَّا يُرَأَى
اور اُنگل کی تم نے بڑی اُنگلیں اور قوم لوگ ہی کچھ نہیں
وائے۔

ارشاد نبوی

ابن ماجہ نے حضرت ابو حیید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور
نبی کریم رضوی و حییم علیہ اصلوٰۃ و اسلیم نے ارشاد فرمایا کہ:
اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ روز بندہ کو ارشاد فرمائے گا
کہ اس کی کیا وجہ تھی کہ جب تو نے جدائی دیکھی منع: کیا پس اگر
اللہ تعالیٰ اُس وقت جواب بخواہے تو وہ عرض کرے گا کہ الہ
میں نے تجھ سے بجا کی اور لوگوں سے خوف کیا۔ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا کہ ہم نے تیرا صور معاف کیا:

سم نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی پاک صاحب لا اک علیہ الصلوٰۃ والسَّلیمانات نے فرمایا کہ: "ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرنا حقاً بھر تو نگروں سے سہولت بردا اور مغلس کو معاف کر دیتا جب بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو تو کوئی عمل خیر کسی بھی نہ کیا تھا ایسی کوئی طاڑ کی سختی گرفتار کے ساتھ ہون ٹلن اور جاری کتنا حقاً کہ گوئیں طاعات سے مغلس ہوں مگر وہ معاف کردے گے اس کو حکم ہو اک اس کے سوا اور دوسرا کون زیادہ سختی سے بچا اور اسے معاف کر دیا گیا:

ارشاد پاریٰ تعالیٰ

الشِّدَّابُ الْعَزِيزُ تَبَارِكْ وَتَعَالَى جَلْ جَلْ جَلْ مِنْهُ الْكَرِيمُ نَزَّلَ إِلَيْنَا لَرِيبَ كِتَابٍ
قُرْآنَ مِنْهُدِ فِرْقَانٍ حِيدَهٌ مِنْ ارشادِ فِرْمَانٍ:
إِنَّ الَّذِينَ يَتَلَوَّنَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَنَا هُنَّا نَاصِفُهُمْ سَرَّاً وَعَلَوْنَيْتَهُمْ يَرَجُونَ
مِجَازَةً كُنْ تَبَوَّرَ.

"جو لوگ اشکن کی کتاب پڑھتے ہیں یہی کر کے نہ از
اور خرچ کیا کچھ دیا جماں جھوٹے اور سچھے اسیدوار
ہیں ایک بیمار کے جو کبھی نہ ٹوٹے"

ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ
"حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام

سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم کہاں بات کا علم ہو جس کو میں جانتا
ہوں تو تم خود اپنے اور بہت بوقا در جملوں میں حصہ آتی
پڑھتے اور اپنے رب کی طرف چلاتے بھروسہ تو حضرت جبریل
علیہ السلام آپ کے پاس آتے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتا ہے کہ ہمیں بندوں کو نہ آخیذ کیوں کرنے تو اپ
لوگوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں دعیا اور شووق کے
کلمات تسلیم فرمائے

مردی ہے کہ حضور نبی کریم رحمة اللہ علیہ افضل الصلوٰۃ والسَّلیمانات فرمایا کہ:
"اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ
جیسے دوستی کی اور جو مجھے سے محبت کرے تو اس سے بہت
کر اور مجھے غلوت کے دل میں محبوب کر۔ آنکوں نے ہم کیا
اللہ غلوت میں تجھے کس طرح محبوب کر دل ارشاد جو اک میرا
ذکر خطا و خطا سے کیا کہ اک اور میری ختنیں اور احسان بیان
کیا کہ اس احسانیں یاد دلایا اک حواسے احسان کے کہہ اور کچھ
خوبیں جانتے"

مردی ہے کہ:

حضرت ابن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ علیہ اکثر بحث کے
کلاموں میں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کہہ تے کہہ تو لوگوں
لے خواب ہیں دیکھا کر کتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تے تجھے اپنے
ساتھ کھو رکر کے پہچا کر تو اس طرح کوئیں کہا کر تھا میں
تے جو حق کیا کہ میں چاہتا تھا کہ تجھے غلوت کے نزدیک محبوب

کر دوں حکم ہنا کہ ہم لے تجھے بخش دیا:
روی ہے کہ:

"حضرت سیدنا بن اشلم رحمۃ اللہ علیہ کو موت کے بعد خواب میں دیکھا
اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا سماںد کیا اُنہوں نے
کہا کہ مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور کہا اے پیر مرد تو نے
یہ کام کیتے ہیں اسے من کر مجھ پر اس قدر خوف غائب ہوا
کہ اللہ تعالیٰ ہی جانا ہے۔ پھر ہیں نے عرض کیا الہی حدیث
ہیں تو مجھے اس طرح حال نہیں پہنچا حکم ہوا کہ پھر کیا حال پہنچا
بے میں نے عرض کیا کہ مجھے حدیث عبد الرزاق سے پہنچی
اور انہیں سحر سے پہنچی اور انہیں زہری سے پہنچی اور انہیں
انس سے پہنچی اور انہیں تیر سے بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
پہنچی اور انہیں جبریل علیہ السلام سے کہ تو نے ارشاد فرمایا کہ
آناعندل ظلن عبیدی ہی فیظون ہی ماشاء
دیں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں پس جو
پاہے مجھ پر گمان کرے، مجھ کو تیری طرف یہ گمان خاکہ تو
محمد کو نہاب دوے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہو اک سچ کہا
جبریل نے اور سچ کہا میرے بھی نے اور سچ کہا انہی نے اور
سچ کہا زہری نے اور سچ کہا سحر نے اور سچ بیان کیا عبد الرزاق
نے اور واقعی بیان کیا تو نے پھر مجھ پر خلعت ہوں اور جنت
تک فلامہ ہرے آگے آگے چلے اور اُس وقت میں نے کہا
کہ خوشی اس کو کہتے ہیں۔"

بیوق نے شب میں حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور کہا کہ ایک
خبر ہیں ہے کہ:

"بنی اسرائیل میں سے ایک شخص بوجوں کو نا ایسید کیا کرتا
ہے اور اُن پر حقیقتی کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ بعد مشرکوں سے
فرما نے گا کہ جس طرح تو نے سیرتے بندوں کو نا ایسید کیا
میں آج تجھ کو اپنی رحمت سے نا ایسید کر دوں گا۔"
ابن ابی الدنیا و بیوق نے شب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند
مشیف روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
"ایک شخص دوزخ میں داخل ہو گا اور اس میں ہزار سال
رہے گا اور یا احتنان یا منتکن پکارے گا اللہ تعالیٰ جبریل
علیہ السلام کو ارشاد فرمائے گا کہ جا اور میرے بندے کو
یہاں لے آ۔ حضرت جبریل علیہ السلام حکم کی تحلیل فرمائیں
گے اور جس کو لاگر کھڑا کر دیں گے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ
اپنی جگہ کا حال بیان کر کیسی ہے وہ عرض کرے گا کہ نہایت
جری ہے حکم پوچھا کہ اس کو اُسی جگہ لے جاؤ وہ اس طرف
جائے گا اور پھر جو کر پہنچے کو دیکھتا جائے گا حکم ہو گا کہ کیا
جبریل دیکھتا جاتا ہے عرض کرے گا میں نے یہ تو قع کی حقی
کہ اس مکان سے نکلنے کے بعد تو پھر اُس میں مجھے ڈال
دے گا حکم ہو گا اس سے جنت میں لے جاؤ۔"
اس سے علوم ہو اک اس کی نجات کا بہب صرف رجاء ہی ہو گئی۔

جن سے خوف پیدا ہوا اور کچھ بکار آئے نہیں لفڑی میں بوجھنے لگا اس کے
لیے ضروری ہے کہ موافق حل کو رکھتا رہے اور ہر علت کا اس کی قدر سے علاج کرے ایسی
چیز سے علاج دیکھ کرے جس سے بیماری بڑھ جاتے اس پر کچھ طلب ہے کہ ہر ایسی صفت
اور خلق میں اعتماد ال اور درجہ اور سطح اس سے کم ہو تو کامبے حاصل ہو جاتے اور جب
اس سے تجاوز ہو جائے تب اس کا علاج درجہ اور سطح پر آئے کا کرنا چاہیے ایسی طرح
کو سطح سے اور زیادہ دور ہو جائے اور یہ وقت ایسا ہے کہ جس میں وجہ کے اسباب
لوگوں میں بیان نہیں کرنے چاہیے بلکہ خوف دلانے میں بھی اگر بیان کیا جائے تب بھی
حراظ مستقیم پر چینا مشکل ہے اور بجا کے متعلق تو ذکر ہی کرتا بالکل بتاہ و بر بار کویتا ہے
مگر چونکہ درجہ کا ذکر کروں پر پہلا مسلم ہوتا ہے اور نقوص کو لذیذ تر اور داعیین کا تھنا بھی
دوں کا پھیرنا اور ہر حال میں لپٹنے لیے ان کا شناخت خواں رہتا ہوتا ہے اس لیے وہ بجا
کے بیان پر جھک پڑے یہاں تک کہ خراپی بڑھ گئی اور سرکشوں کو دو گناہ کر کی چڑھ گئی۔

حضرت علی کافر مان

حضرت علیؑ سرخدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
”عالم و شخص ہے جو لوگوں کو نہ ہی رحمت خداوندی سے
نا ائمہ کرے اور نہ ہی اس کے عذاب کے خوف سے“
ادم ایسا بہ رجاء کو فود کرتے ہیں تو نہ ائمہ کے بارے میں استغفار کرنے کے لیے
ذکر کرتے ہیں یا اس شخص کے حق میں جس پر خوف غالب ہو۔ قرآن مجید اور حدیث
شریف کا منفی ایسی ہے کہ دونوں میں خوف درجہ کے ساتھ ہی پائے جاتے ہیں یعنی
قرآن مجید اور حدیث شریف میں تمام اقسام کے بیضاووں کے شرعاً کے اسباب مذکور
ہیں تاکہ جو علماء و ارشادیاء میں انھیں ضرورت کے وقت استعمال کریں یہے کوئی طبیب

رجا کی تدبیر

بیان سوم

جاننا چاہیے کہ رجاء کی ضرورت دو امور میں کو ہوتی ہے۔

- ۱۔ وہ شخص جس پر نا ائمہ دی غالب ہو اور عبادت ترک کرے۔
- ۲۔ وہ شخص جس پر خوف غالب ہو اور عبادت میں موالیت اس قدر کرست
کرے کہ اپنے شخص اور اپنے ایل خانہ کو نقصان پہنچائے۔

ایسے دو نکل شخص اعتماد سے بجاہد کر کے افراد اور قفر طلاق ایلاف مائل ہوتے
ہیں اور ایسے علاج کے محتاج ہیں جس سے وہ اعتماد یا آجاتیں میکن جو ادمی کر
گناہ پر مغrod ہو کر اشد تعالیٰ پر تھا اور کے اور عبادت سے وہ گردان ہے اور گناہ احل
ہیں لکھا ہے تو اس کے حق میں بجا کی دعا اور ہر ملک برجاہی ہے جس طرح شہد
کو جس پر برادرت کا غلبہ ہو اس کے حق میں شرعاً ہے مگر جس پر جوازت کا غلبہ ہو اس کے
حق میں نہ ہر ہے اس لیے خود کے لیے بجز دوائے خوف اور ان اسباب کے

سماق علاج کیا کرتا ہے یہ قوفوں جیسا علاج ہے کہ جن کو دہم ہوتا ہے کہ ہر ایک ددا
ہر خل کے لیے مناسب ہے کیسا ہی خل کوں ذرکرتا ہو
حالتِ رنجانی صورتیں

اب مسلم کرنا پاہیزے کہ حالتِ رجا کے غالب ہونے کی دعویٰ تیں ہیں۔

اویں صورت یہ ہے کہ جو کچھ ہم غفار کے اقسام میں لکھ آئے میں شکر کے بارے میں
اُسے خوب تالی سے دیکھنے ہماں تک کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے لطافت دینا
ہی میں بندوں پر مسلم ہو جائیں اور جو جو عجیب و غریب تکشیں اُس نے انسان کی
پیدائش میں ملاحظہ کر کی ہیں ان کا علم ہو جائے کہ دنیا میں جوچیز انسان کے جو شے
 موجود ہنے میں ضروری تھی وہ سب اُس کے لیے متیار دی جیسے خدا کے آلات
اور جوچیز کام کرنے میں کام کی تھی وہ جیسی شکل انتگلیاں اتنا خن اداشتیاں نہیں
عنایت فرمائیں جیسے ابر و کا خمدار ہذا اور سکھد میں کئی طرح کا زنگ ہوتا اور بدوں
کا سرخ ہونا وغیرہ اگر چیزیں ہذا ہوئیں تو کسی غرض انسانی میں غسل ہے تاصرف
خوبصورتی جاتی رہتی عنایت الہی سے دہ بھی موجود ہی۔ پس خود کا مقام ہے کہ
جب اُس نے اپنے بندوں سے ان میں دفائق میں کوتاہی نہیں کی اور زینت
کی زیادتی اور حاجت اور بقا کی چیزیں بندوں سے جانے نہیں دیں تو وہ کیسے لافی
ہو گا کہ اپنے بندوں کو دامنی طور پر ٹاکت میں پہنچائے۔ اس کے علاوہ اگر دنیا
ہی میں خوب تالی کرو تو مسلم ہو گا کہ اکثر بگوں کے لیے دنیا میں سعادت کے
اسباب موجود ہیں یہاں تک کہ انھیں دنیا سے جدا ہوتا مسلم ہوتا ہے اگرچہ
اُن سے کہہ دیا جائے کہ موت کے بعد تم پرہنہ عذاب ہو گا اور نہ حساب کتاب۔
پس جو لوگ موت کو برآ جانتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسباب نعمت کے اکثر زیادہ

رہتے ہیں موت کے تمناً بہت کم ہیں اور اگر تمنا بھی کرتے ہیں تو کسی حالت
شاذ نادر اور عجیب و غریب حادثہ میں کرتے ہیں تو جب اکثر طور پر خلق پر دینا
میں غالب حال خیر و سلامتی ہی ہے تو اللہ تعالیٰ کا طریقہ بدلتا نہیں کیاں رہتا
ہے اس نے ملن غالب ہوتا ہے کہ آخرت کا امر بھی ایسا ہی ہو کیونکہ دنیا و
آخرت کا مدبر ایک ہی ہے جس کا نام عفو در حیم اور لطیف ہے جیسے یہاں بندوں
پر لکھا ہے لطف دکرم دکھنا ہے دہاں بھی ایسا ہی کرے گا۔ جب آدمی اسی طرح
سوچے گا تو اس پر رجاء کے اسباب غالب ہو جائیں گے۔
کسی کیا خوب کہا ہے کہ:-

تو مگر مارا بدیں شہ بازیست
بر کریں کارہا دشوار نیست

ترجمہ:- میں تیر سے لیے ان شہ بازوں میں سے ہمیں ہوں مگر کر بندوں کے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہے۔
اویسی صورت یہ ہے کہ شریعت کی حمدت میں تالی کرے اور دنیا میں جو
اُس سے مصالح برداشت کر آتے ہیں انھیں دیکھ کر بندوں کے لیے کیسی رحمت
کی ہے۔ بعض عادیین سورہ بقرہ کی آیتِ دنیست کو رجاء کے اسباب میں سے زیادہ قوی
سمجھتے ہیں لوگوں نے پوچھا کہ اس میں رجاء کیا ہے فرمایا کہ دنیا بکی سب تحوتی ہے
اور آدمی کا رزق اُس میں سے تحوتا ہے اور رزق کی نسبت قرآن تحوتا ہوتا ہے مگر اللہ
تبارک و تعالیٰ نے اس کے بارے میں سب سے بڑی آیت آماری تاکہ بندے دین
کی یادداشت میں اختیاط کریں جب ایسی قلیل چیز کی اختیاط کا اتفاق پاں کیا تو دین
کی اختیاط کیسے نہیں فرمائے گا یہ تو ایسی چیز ہے کہ اس کا کوئی عوض ہی نہیں۔

دوسری صورت

دوسری صورت یہ کہ آیات و اخبار و آثار کا تلاش کرنا جو رجاء کے متعلق وارد ہیں اور

وہ بے شمار ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ

اشربِ الغرہ تبارک و تعالیٰ جل جلدہ الکریم نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حسیہ میں ارشاد فرمایا:-

قُلْ يَا عَبْدَ رَبِّكُمْ أَشْرِفُوا عَلَى الْفِسْحٍ
لَا تَقْتُلُوا إِنْ سَمِخْتُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الدُّوَبَ
جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ (۴۷) الزمر

ترجمہ:- آپ فرمادیجئے اے میرے بندوں جو نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے مایوس نہ ہو جاؤ ارشد تعالیٰ کی رحمت سے لیقیاً ارشد تعالیٰ انہیں دیتا ہے سارے گھن بڑ کو بلا شبہ و بھی بہت سختے والا اور علیہ شرم فراستے والا ہے۔ ترمذی نے حضرت امام بنت زینہ مسی روایت کیا کہ حضور نبی پاک صاحب ولادک علیہ الصلوٰۃ والسلامیات نے ارشاد فرمایا:-

وَلَا يُبَيِّنِي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

ترجمہ:- تو یہ نکد ہو جا اس لیے کہ وہ مخفیت کرنے والا تمہارا ہے۔

چھپ ارشاد فرمایا:-

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلثَّالِسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ

وَإِنَّمَلَائِكَةَ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَلَيَسْعِفُوْنَ مِنْ مِنْ

فِي الْأَرْضِ۔

”اور فرستے پاکی برستے ہیں خوبیاں اپنے دلب کی لورڈ میں

والوں کے گناہ بخشواتے ہیں:-

ادبی ارشاد فرمایا کہ دوزخ کو دہنوں کے لیے تیار کیا ہے اور اس سے اپنے دہنوں

کو ٹوڑایا۔

ارشاد باری ہے:-

تَعْصِمُ مِنْ قَوْصِيمُ طُلْلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِهِ
طُلْلٌ ذِيَّاتٍ يَمْوِفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادٌ۔ (۴۷) زمر

”ان کافروں اسکے لیے اور پرے بھی آگ کے شعلے ہوں گے اور پتھے سے بھی آگ کے شعلے اس عذاب سے ڈراہے ارشد تعالیٰ اپنے بندوں کو۔

چھپ ارشاد باری ہے:-

وَأَقْسُوا النَّاسَ الَّتِيْ أُعْذَتُ لِلْكَافِرِيْنَ

”اور بچو آگ سے جو تیار ہے کافروں کے لیے:-

چھپ ارشاد باری ہے:-

فَإِنَّمَا تُرْكُمُ نَاسٌ أَتَلْقَلُ لَوْيَاصِلَمَ إِلَّا شُقْرَ

الَّذِيْ كَذَبَ وَنَقَرَ۔

”ترمذی تحسین ہے تاہم ہوں اس آگ سے نہ جانے گا اس میں مگر ٹپاہد بخت

جس سے جھٹلایا اور من ہمرا۔

چھپ ارشاد باری ہے:-

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلثَّالِسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ

”تیر ارب صاف ہی کرتا ہے لوگوں کو ان کی گناہ گاری پر:-

روی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام امانت کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ پر یہ آیت وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلثَّالِسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ اور حکم ہوا کہ اب کبھی تم راضی نہیں ہوتے اور دلتوں فیضیت را بگت فائزی کی تفسیر میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایک بھی امانت محمرہ میں سے دوزخ میں رہے گا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہ ہوگا۔

حضرت باقر کا فرمان

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

”تَمَّ عَرَاقٌ وَالْمَاءُ كَسْتَهُ بِكَدِ قَرْآنٍ مُجِيدٍ مِنْ سَبَبِ زِيادَةِ تَوْقُعٍ
كَيْ أَيْتَ يَبْتَلِي قَلْبَ يَاعِبَادَى الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ
أَفْسُوسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِذَا رَبِّمْ إِلْهِيْتَ كَسْتَهُ
إِنَّ كَسْبَ سَبَبِ زِيادَةِ تَوْقُعٍ كَيْ أَيْتَ وَالْكَسْوَةَ يُعَطِّيْكَ
نَهَائِكَ قَفْرَضَتِيْهِ“.

ابن ماجہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”میری اُمُوتِ مردم ہے اس پر آنکھت میں عذاب نہیں ہوگا اس
کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں زاز لے اور آفات سے دے
ویتا ہے قیامت کے روز ہر ایک شخص کو میری اُمُوت میں
سے ایک شخص اہل کتاب سے ملنے کا اور کہا جائے گا کہ
دوزخ کی آگ کا فدیہ تیرے میں یہ شخص ہے：“

سلم نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ:

”ہر ایک آدمی اس اُمُوت کا ایک یہودی یا نصرانی لانے کا اور
یہ کئے گا کہ میرا عوض آگ دوزخ کے لیے بے اور اتنا کہ کر
دوزخ میں ڈال دے گا：“

احمد نے ابو صالح الحشری سے روایت کیا کہ حضور نبی غیب دان علیہ الصلاۃ والسلام

نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِنْ فَتْحِ جَهَنَّمَ وَهُنَّ حَاطُوْلُؤْمٰنِ مِنَ النَّارِ
”سپ جہنم کی بیویت میں سے ہے اور وہ ایماڈار کا حصہ ہے
دوزخ سے“
اور اللہ تعالیٰ کے اس قول:
بَيْوَدَلَةً بَخْرِزِيَ اللَّهُ الَّذِي وَالَّذِينَ أَمْتَوْا مَعْنَةً
”جس دن اللہ ذیل ذکرے گا نبی کو اور جو لوگ ایمان لائے“
کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بنی اسرائیل علیہ
وسلم پر وحی بیسی کی میں تحریکی اُمُوت کا حساب تھا رے پسرو
کرتا ہوں آپ نے عرض کی انہی ایسا کہ کرنا میری نبیت اُن
کے لیے تو بہتر ہے حکم ہر کو اُب ہم اُن کے بارے میں
تجھے رسمانہ میں کریں گے“

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:
”حضور نبی غیب دان علیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ میں عرض کی انہی میری اُمُوت کے گناہوں کا
حساب میرے پُرور فرما دے تاکہ میرے سوا ان کے گناہوں
کا کسی کو حکم ہرگز کریں گا لہوگ تھا ریت و صرف اُمُوت میں
اوہ میرے بندے ہیں تھا ریت میں اُمُوت میں ان پر زیادہ رحم
ہوں ان کا حساب اپنے سارے کسی کو نہ دوں گا تاکہ ان کی خطاوں
نہ تم کو معلوم ہوں اور نہ کسی دوسرے کو معلوم ہوں۔ سبحان
اللّٰهِ يَكْرَمُهُ“

ریاضی

شاپا تو کریم و رسول تو کریم حد شکر ہستم میان دو کرم

سالان پوکریست و دیان پوکریم سلطان پوکریست

تازہ، اے الشہزادہ کریم ہے اور تیرا رسول بھی کریم ہے سوتہ خلک ہے کریم دو کریم کے دیان ہوں۔

جیسے عمر کی جبرا اسراء کیا نام ہے جنکر تیرے حسکریم با دشہ ہو اور دیان بھی کرم ہے۔

بزار نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"میری زندگی اور موت دونوں تمہارے حق میں بہتر ہیں زندگی

میں میں تمہارے لیے طریق شریعت سنون اور مشرد ع

کرتا ہوں اور مرنے کے بعد تمہارے عمل میرے پیش کیے جائیں

گے جو ان میں مدد ہو گا میں اُس پر فدا کا شکر کروں گا

اور اگر کوئی براہو کا تو تمہارے لیے بخشنوش کی دعا کروں گا."

کی نے کیا خوب کہا

جام فدائے تو کرتا ہست بے گسان

از ہمس تا بحمد ہمیں فخر اہستان

تازہ، پڑک میری جان آپ پر فدا ہے اس لیے کہ آپ کر گو سے قبرک امت کی فکر ہے۔

ابن جبان نے مقبرہ ولید کے قول سے روایت کیا،

"ایک دو حصوں میں مصلحت و السلام نے یا کرم العفو فرایا،

جب مل مصلحت و السلام نے دریافت کیا کہ آپ کر اس لفظ کی تصری

سلام ہے اس کے معنی میں کہ اول گناہوں کو اپنی دشت سے بچان

کیا پھر اپنے کرم سے اُن نیکوں سے بدل دیا۔"

مردی ہے کہ

حضور نبی کرم مل مصلحت و انتیم نے ایک شخص کو سنا کہ کتنا
بے الہی میں تجھ سے تمام نجت کی الجبار کھتا ہوں آپ نے
پوچھا کیا تجھ کو حلم ہے کہ نجت کا تمام ہونا کیا ہے اُس
نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ نجت کا کمال جست
میں داخل ہوتا ہے۔

مل مصلحت و السلام کا فرمان ہے کہ

"اُنہوں نے بارے اُور اپنی نجت پوچھی کی کہ بارے
یہ دریں اسلام کو پسند فرمایا چنانچہ خود ارشاد فرمایا، اُنہوں نے
عینہ کرم تحقیق و دریخت لکھا اُسلام دیلیٹا۔ اور
پوچھا کہ تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے
تجھ سے ماسٹ دین اسلام۔"

بلکہ میں نے حضرت ابو یوسفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی قرب دان
علیہ مصلحت و السلام تے فرمایا کہ

"جب بندہ گناہ کر کے آہریں و عقوبو کو طلب کرتا ہے قادش
تمالی اپنے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندے
کو دیکھو کہ اس نے گناہ کیا ہو یہ جاننا کہ میرا اکلہ سبیے جو
گناہ اُشتھا ہے اس گناہوں کے عوض پکڑا جگہ بھی
تم کو گواہ کرتا ہوں کمی نے اسے حفاظ کر دیا۔
ایک حدیث تھی میں ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ اُن

عزم جل نے فرمایا کہ:

”اگر بندہ اتنے گناہ کرے کہ اس کے گناہ آسمان کی بلندی
تک پہنچ جائیں تو جب تک مجھ سے خشواہار ہے گا اور
مجھ سے رجارت کئے گا میں بخش دوں گا：“

اور ایک حدیث قدسی میں سلم نے حضرت ابوذر سے روایت کیا کہ اللہ عزم جل نے
فرمایا کہ:

”اگر بندہ زمین کی مقدار میرے پاس گناہ کرائے گا
میں بھی اس سے اُن قدر مغفرت سے ملنگا کہ وہ دیکھا:

بیہقی نے شب میں حضرت ابو عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ
حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

”جب آدمی گناہ کرتا ہے تو مجھ کھڑی ہمک فرشتہ نامہ
اعمال میں نہیں لکھتا۔ اس اشارہ میں اگر تو داستخوار
کر لیتا ہے تو اس گناہ کرنے میں لکھتا ورنہ ایک براٹی لکھتا
ہے：“

بیہقی نے شب میں روایت کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ:

”جب فرشتہ اس کی براٹی لکھ لیتا ہے اور کچھ وہ پھر
عمل فیر کرتا ہے تو اپنی طرف کا فرشتہ جو حاکم ہے
بائیں طرف والے اپنے تابع سے کہتا ہے کہ تو نے یہ جو
ابھی براٹی لکھی ہے اپنے ہاں سے دور کر دے میں اپنے
ہاں سے اس کی ایک بیچی قدر کر دوں گا：“

حضرت اُنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ:

”جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے ذمہ کجا جاتا ہے ایک
اعرابی نے پوچھا کہ اگر وہ تو بہ کرے تو آپ نے فرمایا کہ مٹا
دیا جاتا ہے اس نے پوچھا کہ اگر پھر وہ بارہ خطا کرے اپ
نے فرمایا کہ اس کے اُو پر کھی جائے گی پھر اس نے عرض
کیا کہ اگر تو بہ کریں اپ نے فرمایا کہ نامہ اعمال سے محو کر دی
جانے کی پھر اس نے عرض کیا کہ یہ معاملہ کب تک
ربت کا آپ نے فرمایا کہ جب تک وہ شخص تو دوستخوار
کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت سے نہیں پھر اُنھیں حنفی کر
بندہ استخار سے گھبرا جائے۔ پھر جب کوئی بندہ سیک
کا قصد کرتا ہے تو وہ اپنا فرشتہ عمل سے پہلے ہی ایک
سیک لکھ دیتا ہے اور اگر وہ شخص قصد کے بعد اس کا
کو کرتا بھی ہے تو فرشتہ مذکور دس نیکیاں لکھتا ہے
پھر اللہ تعالیٰ اُسے سات سو گناہ زیادہ کر دیتا ہے اور جب
آدمی خطا کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے حق میں خطاطر ہیں
ہر قی جب خطا کر گز رتا ہے تو اس کے ذمہ ایک ہی خطा
تحمیر کی جالی ہے اور حسن غفوالنی اس کے بعد ہے یعنی
عجب نہیں کہ معاف ہو جانے:

مردی ہے کہ:

”ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت عالیہ میں

حاضر ہو کر کنے لگا کہ میں ایک جیتنے کے نیادہ کے قیود
نہیں رکھتا اور پچھلے کے نیادہ نہیں رکھتا اور
میرے مال میں صدقہ، حج، زکۃ اور خیرات کچھ نہیں
تو اگر ایسے حال میں میں مروں گا تو کہاں رہوں گا تو
آپ نے فرمایا جنت میں اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ کے ساتھ آپ نے قسم فرمائ کہ کہاں میں میرے ساتھ
بیش طبقہ قو dalle کو دعویاً قول سے محفوظ رکھے یعنی کہنے اور
حد سے اور تباہ کو دو چیز دل غیبت اور حجۃ سے
پچھئے اور اپنی اسکی حوصلہ کو بھی دو چیز چیز قابل سند کے
ایک تو اللہ تعالیٰ کی حرام کی دو چیزوں کو دینے چاہتے دو م
حادثت کرنا اور اسکیں بارٹا۔ اگر ان سب باتوں کو
اپنے سے محفوظ رکھے گا تو میرے ساتھ کیجاں میری ان دو قوام
کف دست پر قحطت میں جاتے گا۔

ایک طویل حدیث میں حضرت اُنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:
”ایک اعرابی نے حضور علی الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ
ملکوں کے حلب کا تحفہ کون ہے گا اُب نے فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ ہو گا اُس نے عرض کیا کہ آیا وہ خد حساب لے گا
اُب نے فرمایا کہاں۔ اعرابی پسلا۔ اُب نے پوچھا کہ
بات سے بھی کی۔ اُس نے عرض کیا اس وجہ سے خوش
بے کہ کریم جب قدس بہا آبے تو صاف کر دیا کرتا ہے
اور اگر حساب لیتا ہے تو جنم پوشی کیا کرتا ہے اپنے

فرمایا کہ اعرابی سچ کرتا ہے جان لو کوئی کرم اللہ تعالیٰ سے
زیادہ کرم دالا نہیں سب سے اکرم ہی ہے پھر فرمایا کہ
اعرابی بات کجھ گیا۔
اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو شرف و عظمت عطا فرمائی ہے اور
اگر بالفرض اُسے کوئی بندہ ایک ایک پتھر کر کے گراہ
اور پھر پھر بک دے تو اتنا گناہ ہو گا جتنا کسی دلی اللہ
کی حقارت کرنے سے ہوتا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا اور ایسا
اللہ کوں لوگ میں اُب نے فرمایا ایماندار سب کے سب
اللہ کے دلی میں کیا تو نے ارشاد باری تعالیٰ نہیں سننا
اللہُ ذَلِيلُ الظَّالِمِينَ اَمْنَوْ مُجْتَمِعَهِ جَهَنَّمَ مِنَ الظُّلْمَةِ
إِلَى النُّورِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَالوَلَوْ كام بنا نے والا ہے ان
کو اندھیروں سے اجلے میں؟“

ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کرم
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلیم نے ارشاد فرمایا اے
الْمُؤْمِنُ أَفْضَلُهُ مِنَ الْكُفَّارِ
”مؤمن کبہ سے افضل ہے：“
شیخین نے حضرت مذیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی غیرہ دان
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔
وَالْمُؤْمِنُ حَلِيقَتُهُ صَالِحٌ
”مؤمن صاف سخرا ہے۔

ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

وَالْمُؤْمِنُ أَكْرَمٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمُلَائِكَةِ

ترجمہ:- اور من زیر اہل سنت والا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ملائکہ کرام سے۔

بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی پاک صاحب لاک علیہ الصلوٰۃ والتسیمات نے فرمایا:-

"اللَّهُ تَعَالَى نَفَقَ الْمُلْقُوكَ كَمَا نَفَقَ إِلَيْهِ"

کوڑا بنا یا کہ جس سے بندوں کو جنت کی طرف ہٹکتا ہے:-

ابن حبان نے ثواب میں ایک حدیث قدسی کو نقل فرمایا کہ اشد رب العزة بارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ:-

"مَنْ نَفَقَ كَوَافِرَ كَوَافِرَ يَنْهَا كَمَّ مَنْ نَفَقَ بَيْنَ زَانَ يَنْهَا كَمَّ مَنْ نَفَقَ بَيْنَ زَانَ"

عارف روی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:-

من نکردم امر تاسودے کنم

بلکہ باہر بندگان جو دے کنم

ترجمہ:- میں حکم نہیں کرتا جب تک نماذہ نہیں کرتا بلکہ میں بندوں پر سخاوت کرتا ہوں۔

حضرت ابو سعید خدري رضي اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ حضور خواجہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

"اللَّهُ تَعَالَى نَفَقَ كَمَّ اسْكَنَ هُنْدَيْنَ كَمَّ جَسَسَ هُنْدَيْنَ"

ترجمہ:- کوئی اسکی چیز پیدا نہیں کی جس سے بڑھ کر دوسرا چیز نہیں بناتی ہو اور اپنی رحمت کو خفته سے غالب پیدا کیا ہے:-

شیخین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی پاک صاحب لاک علیہ الصلوٰۃ والتسیمات نے فرمایا کہ:-

"اللَّهُ تَعَالَى نَفَقَ الْمُلْقُوكَ كَمَا نَفَقَ إِلَيْهِ"

حضرت معاذ بن جبل اور حضرت انس بن مالک رضي اللہ عنہما مے مردی ہے کہ حضور خواجہ برادر سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

مَنْ قَالَ لَدَنَالَّهِ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

"جو لا الا اللہ کہے وہ جنت میں داخل ہو گا"

ابو داؤد اور حاکم نے حضرت معاذ رضي اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

وَمَنْ كَانَ أَخْرَى كَلَّا مَهْ لَهُ إِلَّا اللَّهُ لَهُ
تَعْصِيَةُ النَّاسِ.

"جس شخص کا آخر دلام لا الا الا اللہ تو اس کو اگلے گئے گی:-

بخاری نے حضرت انس رضي اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور یہ دعاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

وَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَلَيُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا حَتَّىٰ مَتْ
عَلَيْهِ النَّاسُ -

اور جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ

کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو تو اس پر اگلی حرام ہے:-

شیخین نے حضرت ابو سعید خدري رضي اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم

کہ کام میں مشغول ہو آپ نے فرمایا کہ تھیں یہ بھی معلوم ہے
کہ اور قوموں کی نبیت کر کے تم گنتی میں کتنے ہو۔ تاویل:
اوتاریں، نسلک، یا جوں و ما جوں کی قومیں کہاں گئیں
اتسی قومیں ہیں کہ ان کے بارے میں سوائے اللہ تعالیٰ
کے اور کتنی نہیں جانتا ان کے سامنے تم مگر شاریں ہتھی
توب کی نبیت ایسے ہو جیسے سیاہ بیل کے چھڑے میں
ایک سفید بال ہوتا ہے یا گھوڑی کے پاؤں میں اندنگ
کا داغ ہوتا ہے۔

اس حدیث شریف سے معلوم کرنا چاہیے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو خوف
کے تازیانے سے کیا ہائکتے تھے اور پھر جاکی باغ سے اللہ تعالیٰ کی طرف یکے
کھینچتے تھے چنانچہ اول خوف کے تازیانے سے سب کو ہنکایا مگر جب معلوم
کیا کہ ثابت خوف نہ ان کی اعتدال کی حد سے باہر کر دیا اور نا امیدی میں جا
پڑے تو اُس وقت رجاء کی دوا سے اُس کا علاج کیا اور انھیں پھر اعتدال کی صورت
پر کر دیا اور دوسرا قول اول خلاف قول کے مقابلہ مکالمہ اول جس چیز کو شفاج نا
ہس کو بیان کر دیا اور اُسی پر اکتفا کیا مگر حب معابجے کی حاجت رجاء سے دیکھی تو
اصل بات پوری ذکر کردی پس واعظین کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی پیروی و عظام کے
بارے میں ہائفے نہ چھوڑیں اور اخبار خوف و رجاء کے استعمال میں حاجت کے
مطابق رعایت کریں یعنی بھی باطنی علمت دیکھیں ولیسی ہی اُس کے دور کرنے
کی تدبیر کریں اور اگر کوئی واعظ اس بات کا محاذ کرے گا تو جس قدر اُس کے
و عظام سے درستی اور اصلاح کی ترقی ہے اُس سے زیادہ بگاڑ ہو جائے گا۔
مسلم نے حضرت ابو ایوب سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
وَلَا يُذْهِبُ خُلُصًا هَمْنُ فِي قَلْبِهِ فَرَأَةٌ مِنْ إِيمَانِهِ۔
”اور وہ شخص اگل میں داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں فرہ
بھر رہا ہو گا۔“
شیعین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:
”اگر کافر کو وہ سمعت رحمتہ المُحْسُن مسلم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ
کی بہشت سے نا امید نہ ہو۔“
مروی ہے کہ:

”جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ایت پڑھیا ان
رَأَلَذَّلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ دِبَّشَ قِيَامَتَ كَـ
جموں چال ایک بڑی چیز ہے، تو صحابہ کرام سے پوچھا کر
تم کو مسلم ہے کیا یہ کوئی نادان ہے یہ وہ دن ہے کہ آدم
علیہ السلام کو حکم ہو گا کہ کھڑے ہو کر اپنی اولاد میں سے
دوزخ کی رسیدنکاروہ عرض کریں گے کہ کتنوں کے
لیے حکم ہو گا کہ ہزار میں سے فو سو نادے دوزخ کے لیے
رکھو۔ اور ایک شخص جنت کے بیچہ رہنے دو۔ دوسرے سُن
کر سب حیران رہ گئے اور دننا شروع کیا اُس روز کچھ شغل
اور کام نہ کیا اسی اشاعت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن کے
ہس آئے اور فرمایا کہ تم لوگ کام کیوں نہیں کرتے انہوں
نے عرض کیا اُپ سے وہ حدیث سن کر کس کو تاب ہے

کبھی کسی کے دل پر نگزرنی ہو یہاں تک کہ ابھیں بھی
اُس کا منتظر ہو گا کہ شاید مجھے بھی یہ مغفرت ممکن جائے
حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔
اگر اور دید یا کہ صلواتی کرم
عز ازالیل گوید نصیبے پرم
ترجمہ: اگر وہ کرم کی ایک آزادوے تو شیخان بھی نہ کہ میں بھی اپنا حمد لے آؤں۔
بخاری وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور
نبی کرم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلیمان نے فرمایا کہ:

”اللہ تعالیٰ کی سورتیں میں جنمول سے ننانوے اپنے
پاس رکھ چھوڑی میں اور ایک دنیا میں ظاہر کی ہے
اُسی ایک کے بسب تمام خلق ایک دوسرے پر
رحم کرتے ہیں اور والدہ اپنے لڑکے پر اور حبانور
اپنے بچوں پر مشفقت کرتے ہیں۔ جب قیامت کا
روز ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس ایک رحمت کو ان ننانوے
میں مل کر خلق میں پھیلا دے گا ان میں سے ہر
ایک رحمت تمام نہیں و آسمان کے طبقات کی مقام پر
ہو گی اُس روز ایسی رحمت کے ہوتے ہوئے بجز
تباہ کار کے اور کوئی بلا ک ہو گا۔“
بخاری وسلم میں روایت ہے کہ حضور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا کہ:

”تم میں سے ایسا کوئی نہیں جس کو اس کا عمل جنت میں

”اگر تم گناہ کر د تو خدا تعالیٰ اور خلق تک کو پیدا کرے
کہ وہ گناہ کریں اور ان کے قصور بخش دیتے جائیں۔“
مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کرم
علیہ الصلوٰۃ والسلیمان نے فرمایا کہ:

”خداتم کو لے جائے اور دوسری مخلوق کو پیدا کرے
جو گناہ کریں اور نئے جائیں کیونکہ اُس کی ذلت غفور و
رحم ہے۔“
بیہقی نے شب میں حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

”اگر تم گناہ نکر د تو مجھ کو تم پر ایسی چیز کا خوف ہے کہ
وہ گناہ سے بھی بُری ہے دو گوں نے عرض کیا وہ کیا ہے
اپ نے فرمایا وہ عجیب ہے۔“
شیخین نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی
عیوب داں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

”اُس ذات پاک کی قسم ہے جس کے قبضے میں محمد کی جان
ہے اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے پر زیادہ رحم کرتا ہے
ہر نسبت مشقہ مال کے جس طرح کہ وہ اولاد پر رحم کرتا ہے
ابن ابی الدین نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بسند ضعیف روایت کیا کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

”اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسی مغفرت کرے الگا کہ بھی

پنپادے یادو زخم سے بچائے لوگوں نے عرض کیا کہ
آپ بھی ایسے نہیں آپ نے فرمایا کہ میں بھی ایسا نہیں
مگر اس صورت میں کہ میرے پروردگار کی رحمت مجھے
ڈھانپ لے۔"

بخاری و مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور بنی
کریم رحمۃ اللہ علیہم علیہ الصلوٰۃ والتسیم نے فرمایا کہ،
إِعْلَمُوا أَبْشِرُوا وَادْعُمُوا إِنَّ أَحَدًا لَنْ يَجْنِيَهُ
عَمْلُهُ۔

"عمل کرو اور بشدت بو اور جان بو کہ کسی کو اس کا عمل
ہرگز نہیں دے گا۔"

شیخین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سید
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،

"میں نے اپنی شفاعت اپنی امت کے بڑے سگناہ
کرنے والوں کے لیے چھپا رکھی ہے کیا تم یہ جانتے
ہو کہ شفاعت اہل حقیٰ و طاعت کے لیے ہی
نہیں بلکہ جو گناہوں میں غلطان میں اُن کے لیے
ہے۔"

کسی نے کیا خوب کہا۔
دلاخوش باش کاں محبوب جاں را
پدرویشاں دمسکیناں مرے ہست

ترجمہ: اے ول گنوش رہ کہ تیری جان کے محبوب کو درویشوں اور مسکینوں سے رازداری ہے۔

احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سند ضعیف روایت کیا کہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

بَعْدَتْ بِالْحَيْنِيَّةِ السَّمَّاهَةُ السَّمْلَةُ
”میں بھیجا گیا ہوں ملت کی طرف خالص اور آسانی کے ساتھ“

ابو عبیدہ نے احمد سے غریب الدیوث میں روایت کیا کہ حضور بنی کریم علیہ
الصلوٰۃ والتسیم نے فرمایا کہ،

”مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں اہل کتاب یعنی یہود و
نصاریٰ جان لیں کہ ہمارے دین میں وحشت ہے۔“

اور دلیل اسی حقیٰ کی طرف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی دعا قبول فرمائی کہ ان کی اس
استدعا کے جواب میں لا تجعل علیہما ضرراً ذر کوہم پر بوجوہ بخاری ارشاد فرمایا:

وَيَضْعُ عَنْهُمْ إِضْرَارُهُمْ فَالْأَغْلَلُ اللَّهُ

کائنات علیہم۔

”اور امدادتا ہے ان سے بوجوہ ان کے اور پھانسیاں جو
اُن پر تھیں۔“

ابن مرویہ نے اپنی تفسیر میں حضرت علی المقتضی شیرفہ ارضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
سرفوغا روایت کیا کہ،

”جب یہ قول اللہ نازل ہوا فاصفح الصَّفِحُ الْجَمِيلُ
حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبریل علیہ السلام
سے پوچھا کہ صفح جمیل کے کہتے ہیں حضرت جبریل نے
فرمایا کہ جس شخص نے تم پر نکلم کیا ہاگر تم اس کو معاف کر دو
 تو پھر عتاب نہ کروں آپ نے فرمایا اے جبریل اس کو

صلوٰم ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو معاف فرمائے گا تو اس پر
بھی عتاب نہ کرے گا پس حضرت جبریل علیہ السلام بنتے
اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی روئے اللہ تعالیٰ نے
ان دونوں کے پاس حضرت میکائیل علیہ السلام کو بھیجا
آنھوں نے آکر کہا کہ تمہارا رب تم کو سلام کہتا ہے اور
فرما آہے کہ جسے میں معاف کروں گا اس پر کیسے عتاب
کروں گا یہ امر میرے کرم کے لائق نہیں۔“
اساباب درجہ میں اخبارِ ثابت سے ہیں اب آثار کو مانعست کرنے۔

آثار

حضرت علی کا فرمان

حضرت شیر خدا علی المتقى رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:
”جو شخص کوئی گناہ کرے اور دنیا میں اس کو اللہ تعالیٰ
پوشیدہ کئے اس کا کرم اس بات کو نہیں چاہتا کہ
آخرت میں اس کا پردہ کھوئے اور جو کوئی گناہ کرے اور
اس کو دنیا ہی میں سزا مل جاتے تو عدل الہی اس بات
کی متفقی نہیں کرائے بلکہ کوئی آخرت میں سزا دے۔“



حضرت سفیان ثوری کا فرمان

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:
”میرا حساب اگر میرے ماں اپنے ہی کے حوالے کیا جائے
تب بھی میں اچھا نہیں جانتا اس لیے کہ مجھ کو قیصیں ہے۔“

کہ اللہ تعالیٰ میرے اور پر ماں باپ کی لبست زیادہ رسم
ہے:

اکابر بن کا قول

بعض اکابر کا قول ہے کہ:

"ایمان والا جب نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی
تفسیر فرشتوں کی آنکھ سے چھپا دیتا ہے کہ ایسا نہ ہو
کہ خطاب دیکھ کر گواہ بن جائیں" ॥

بخشش کی گواہی

حضرت محمد بن عصیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ سے حضرت اود بن سالم
رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ:

"جب بندہ اپنے نفس پر زیادتی کرتا ہے اور پھر اپنے اٹا
کر یارب کرتا ہے تو فرشتے اُس کی آواز کدوک دیتے
ہیں اسی طرح دوسری یار اور تیسری یار انفاق ہوتا ہے
یہاں تک کہ چوتھی دفعہ جب یارب کرتا ہے تو اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتہ مجھ سے میرے بندے
کی کب تک آواز چھپاؤ گے میرے بندے نے جان پہا
ہے کہ اس کے لیے میرے سوا اور کوئی پر در و گھار ایسا نہیں
جو گناہ بخش دے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس
کی مخفف فرمادی" ॥

حضرت ابراہیم اور ہم کا فرمان

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"ایک رات مجد کو نہما خانہ کعبہ کا طراف نصیب ہوا اور
وہ رات بہت اندر صیریحتی میں تے ملائم میں کبھی کے
دروازے کے پاس کھڑا ہے ہو کر المقاکی الٹی مجھے گناہ
سے محفوظ رکھ کر کبھی بھی تیری نافرمانی نہ کروں اُسی وقت
پانچ غصبی کے خانہ کبھی کے اندر سے آواز دی اے
ابراہیم تو ہم سے عصمت کا سوال کرتا ہے اور تمام اہل
یمان کی یہی طلب ہے یہیں اگر میں سب کو مقصوم کروں
تو اپنا فضل و مخفف کس پر کروں" ॥

حضرت اثنا فیضی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں بخوب کہا ہے
گناہ من از نامدے در شار

ترجمہ: اگر میرے گناہ شمار میں دلتے تو تیرا تام بخشش کرنے والا کون یہاں
تک کے بودے آمدگار

حضرت حسن بصیری کا فرمان

حضرت حسن بصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"اگر احلاں دار گناہ نہ کرے تو حالم غیب و اسرار اسماں
میں اُلا تا پھرے مگر اللہ تعالیٰ نے گناہوں کے سب اس
کو پر پیغام کر دیا ہے" ॥

حضرت جنید بغدادی کا فرمان

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

”اگر کرم کی نظر ہو گی قربدوں کو بخوبی میں ملا دے گی:

حضرت مالک بن دینار کا فرمان

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ابان سے ملنے اور ان سے فرمایا کہ:

”تم کب تک لوگوں کو رخصتوں کی اعادیت سناؤ گے
آنھوں نے جواب دیا کہ میاں صاحب مجھ کو تو قبے
کو قیامت کے روز اشدا عفو تمھیں نظر آئے گا اور
تم خوشی کے مارے جائے میں نہ سماڑ گے:

حضرت ربیعی بن خراش کا فرمان

حضرت ربیعی بن خراش تابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے بھال کا حال جو عمدہ
تابعین میں سے تھے اور انھوں نے موت کے بعد گفتگو بھی کی تھی اس طرح
بیان کرتے ہیں کہ:

”جب یہرے بھائی کی وفات ہر فی تو ان کو کفن دے کر
جنائزہ تیار کیا انھوں نے اپنے منزے کفن ہٹایا اور یہ
بیٹھ کر کہا کہ میں نے اپنے رب سے ملاقات کی اس
لئے بھری راحت اور روزی سے خاطر کی اور میرا رب مجھ سے
نازاش نہ تھا اور جتنا آگماں ہے میں نے یہ امر اُس سے سان

پایا اب سستی نہ کرو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے
صحابہ کرام سب میری راہ دیکھ رہے ہیں کہ میں نے پاس پھر کر
جاویں کہہ کر پھر گر پڑے جیسے کنکر کسی مشت میں گرفتہ ہے
ہم نے اُن کو اٹھا کر دفن کیا:

قصہ شجوہ

ابوداؤ دنے حضرت ابوبھریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:
”بنی اسرائیل میں سے دو اہم دوستی رکھتے تھے ایک اُن
دو نوں میں سے اپنے غص پر زیادتی کرتا تھا اور دوسرا عابد تھا
اور پہلے کو ہدیہ پندو نیحہت کیا کرتا تھا وہ اس کے جواب میں کہتا
تھے کہیا میں جانوں اور میرا رب جانے تم تجھ پر ناظر مقرونیں ہو
یہاں تک کہ ایک دن اُس عابد نے اُس عصرے کو گناہ بھری
کرنے و پھر رسا اور عختتے میں آ کر کہا کہ اللہ تیری بخشش نہ کرے
اللہ تعالیٰ اُس گناہ گارے قیامت کے دن فرمائے گا کہ
کیا کسی کو یہ کاib و طاقت ہے کہ میری دھم میرے بندوں
سے روک لے جائیں نے تجھ کو خشدیا اور عابد سے ارشاد
فرمائے گا کہ میں نے تجھ پر دوزخ کو لازم کر دیا پھر حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس عابد نے ایک ایسی آتی
کہی جس نے اپنی دنیا اور اپنے دین کو خراب کر دیا
مددی ہے کہ دنیا
”بنی اسرائیل میں ایک چور چالیس سال تک راہز فی کیا کرتا

حقاً اس کے پاس حضرت علیٰ علیٰ اسلام کا گزہ ہوا اور آپ کے
وچھے ایک عابد حواریں میں سے بھی تھا۔ چند نئے لپٹے دل
میں کہا کر رسمیت فدا یہاں سے گزتے ہیں اور ان کے پہلو
میں ایک حواری بھی ہے اگر میں بھی اُتر کر اُن کے ساتھ ہوں
تو بہتر ہے یہ ارادہ کر کے اُترا اور چاہتا تھا کہ عابد کے قریب
جائے مگر اُن کی تنظیم اور اپنے فض کی تحریر کر کے کہتا تھا کہ
عجہ جیسے شخص کو اس عابد کے برابر چلنا نہیں چاہیے اُصر
عابد نے جو معلوم کر دیا کہ میرے ساتھ چور آ رہا ہے تو اپنے
دل میں کہا کہ یہ شخص میری برابری کرتا ہے اس خیال سے
اُس سے کنارہ کر کے اُسکے پڑھ گیا اور حضرت علیٰ علیٰ اسلام
کے برابر چلتے رکا صرف چور وچھے رہ گیا۔ دلوی کا کہنا ہے کہ
اُنہوں نے حضرت علیٰ علیٰ اسلام پر وقت بھی کہ ان دونوں
سے کہ دو کو تعداد سے پہنچے عمل بہرے باطل کر دیئے اُب
تھے ترے سے عمل کرو۔ حواری کی نیکیاں مت گئیں اس
یئے کہ اُس نے اپنے فض پر عجب کیا اور اس دوسرے
شخص کی برابریاں مٹا دیں اس یئے کہ اس نے اپنے فض
کو تحریر ہاتا۔ حضرت علیٰ علیٰ اسلام نے اُنہوں کے حکم کے
 مقابلی ان دونوں کو الٹا رکھ کر دی اور چور کو اپنے ساتھ یا
اور اُس کو حواری کیا۔

حضرت سروق رضی اُنہوں نے اس سے مردی ہے کہ:
”ایک بھی انبیاء، علیہم السلام میں سے بھدے میں تھے

بدُّ عَا کا ترک کرنا

خواری و قرمذی نے حضرت ابن عثیر رضی اُنہوں نے اس سے روایت کیا کہ:
”حضور شعبی کرم رحمة للعالمين علیہ الصلوٰۃ والقیم شرکیین کے لیے
نماز میں بدُّ عَا کیا کرتے تھے تو رَبِّ آیت نازل ہوئی لیکن لَكَ
هُنَّ الْأَمْرِيُّ شَيْءٌ ذُوٰ تَرَبَّ عَلَيْهِمْ أَذْيَعُنِي بَعْضُهُمْ۔ آپ
نے بدُّ عَا پڑھ دی اور اُنہوں نے اُن میں سے اکثر لوگوں
کو شرفِ اسلام فرمایا۔

درجات کی تخصیص

ترمذی نے حضرت ابن سعود رضی اُنہوں نے اس سے روایت کیا کہ:
”دو شخص ایں جماعت میں سے عبادت میں بیکھاں تھے جب
وہ جماعت میں گئے تو ایک کہ نسبت دوسرا کے اُنہاں درجہ
ملا جوں کم مرتبے والے تھے وہ شخص کیا الٰہی و نبیا میں اس شخص
نے بھروسے زیادہ عبادت نہیں کی مگر تو نے اسے بہت بڑا
رجوع فرمایا۔ ارشاد باری تھا کہ ہر اکرہ شخص بھروسے

زدیک کوئی چیز بڑی نہیں جو وہ نہ دے سکے:

حضرت بکر بن سلیم کا فرمان

حضرت بکر بن سلیم صوفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"بہم ما ناک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس اُس شام کو گئے جس شام کو ان کا انتقال ہوا۔ ہم نے پوچھا کہ آپ کا کیا عالیٰ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے مسلم نہیں کر تھیں کیا جواب دوں مگر عنقریب تم عفوِ الہی اس قدر دیکھو گے جو تم گماں بھی دکر سکو گے۔ پھر ہم والی ہی ستھنے یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں ہم نے ہی بند کیں۔"

مناجات کی اہمیت

مردی ہے کہ حضرت یعنی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مناجات میں کہتے کہ:
"اللہ جو تو قبضہ کر گناہوں کے ساتھ تجھ سے ہے وہ اس قوعن سے بڑی ہو جاتی ہے جو بھگ کر اعمال کے ساتھ تجھ سے ہے اس لیے کہ اعمال میں بڑا اعتماد اخلاق پر ہے اور وہ مجھ میں کمال سے آیا تھا میں تو آنکھ میں محروف ہم اور گناہوں کے ساتھ بھگ کر ترے عفو پر بھروسہ رہتا ہے تو پھر تو کیسے گناہ نہ بخشنے کا تو وجود میں محروف ہے۔"

مجوہی کی چنان نوازی
مردی ہے کہ:

دنیا میں بڑے درجات کی درخواست کیا کرتا تھا اور تو مرف آتشِ دوزخ سے نجات کے لیے دعا کیا کرتا تھا میں نے
ہر ایک بندے کو اُس کی درخواست کے بوجب عنایت
کیا۔"

اس سے معلوم ہوا کہ رجاء کے ساتھ عبارت کرنی افضل ہے اس لیے کہ رجاء اے پر
بہت غالب ہوا کرتی ہے بحسب خافٹ کے۔ دیکھئے جو بادشاہ کو اُس کی خدمت
عکاب کے خوف سے کریں اور دوسرا کی خدمت انعام کی ترقی سے کریں تو ان دو ذریں میں یہ است فرق ہو گا اسی جدت سے اللہ تعالیٰ و تعالیٰ نے حنفیان کا حکم فرما ہے۔

ارشادِ نبوی

مردی ہے کہ حضور خدا ہم کو نبی آخر الزمان احمد محدثی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الرحمۃ
والثناہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ سے بڑے بڑے درجات طلب کرو کیونکہ تم سنی سے مانگتے ہو اُس کے نزدیک دنیا عطا کرنا کوئی برق بات ہے۔"

اللہ سے خوب مانگو

مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سید عالم نور مجسم دولِ عالم نبی مکرم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ،

"جب تم اللہ تعالیٰ سے کچھ سوال کرو تو نہایت رغبت سے مانگو اور فردوسِ اعلیٰ کی درخواست کرو اس لیے کہ اُس کے

ایک بھوی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ہاں ہمان ہر چاہا اپنے آس سے ارشاد فرمایا کہ اگر تو مسلمان ہر جائے تو میں کھانا کھلانے کا وہ بھوی چلا گیا اللہ تعالیٰ نے آپ پر بھی بھیجی کشم نے آس کے دل کے اختلاف کے باعث آسے کھانا کھلایا ہم اس کو مشرک سے کافر ہوتے کے باوجود کھانا دیے چلے چلتے ہیں اگر تم ایک رات کھانا کھلادیتے تو کیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُسی وقت اُس بھوی کے پیچے وڈتے گئے اور آسے والیں لے آئے اور ضیافت کی بھوی نے پوچھا کہ اب ضیافت کا کیا سبب ہے اذل تو آپ نے انکار ہی کر دیا احتداد آپ نے اُس بھوی سے تمام احتداد ارشاد فرمایا۔ بھوی نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ مسلمان کہ کابے پر چڑھتے ہوئے پر شرف بہلام ہرگیا:

خواب میں دید کرتا

بھوی ہے کہ:

حضرت ابرہیم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حیثیت میں نے جو حروف تھے انہوں نے ابو سلیل زیباری کو حداش کو خواب میں دیکھا اور حلال پر چھا اُخنوں نے جواب دیا اس قدر تم پر لیا کرتے تھے اس نے ہم نے مسلمان سلیل دیکھا۔

درجات کا حصول

بھوی ہے کہ:

”کسی شخص نے حضرت استاد ابو سلیل رحمۃ اللہ علیہ کو بہت عمدہ صورت میں خواب میں دیکھا کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا اور پوچھا کر یہ درجہ تھیں کہ کس طرح حاصل ہوا اُخنوں نے کہا کہ میرے ہم فتن کے سبب یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے مجھے اچھا گمان تھا دیسا ہوا:

حضرت ابوالعباس بن شریح کا خواب دیکھنا

بھوی ہے کہ:

حضرت ابوالعباس بن شریح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مرض موت میں خواب دیکھا کہ گمراہی قیامت برپا ہے اور انتہی جہاد و فتح مدار ارشاد فرماتا ہے کہ عالم کہاں ہیں جب وہ حاضر ہونے تو ان سے سوال ہوا اکتم نے اپنے علم کے کیا عمل کیا اب علماء نے جواب دیا اُنھی ہم نے تفسیر بھوی اور ہم نے بڑا کیا۔ راوی کا کہتا ہے کہ گمراہی جواب بارگاہ اُنھی میں پسند زہرا اور پھر وہی سوال ہوا کہ کرنی اور جواب دیں۔ ان شریح کھتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے نامہ اعمال میں شرک نہیں اور تو نے دعوہ کیا ہے کہ شرک سے کفتر گناہ کو معاف کروں گا حکم ہوا کہ اسے بازاں میں نے نام کو بخش دیا۔ اور یہ بزرگ

اس خواب سے تین دن کے بعد رحلت فرمائے۔

چہار درم چہار دعائیں

مردی ہے کہ۔

"ایک شخص بہت شراب پیتا تھا۔ ایک دفعہ اپنے ہم شریروں کو جمع کر کے چار درم غلام کو دیئے کہ اُس ملک کے لیے کچھ سروہ خرید لائے۔ وہ غلام منصور بن علما کے دروازے پر پہنچا وہ اُس وقت کسی فقیر کے لیے کچھ مانگ رہے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو کوئی اس فقیر کو چار درم دے گا اُس کے لیے چار دعائیں مانگوں گا۔ غلام نے یہ سن کر چاروں درم اُس فقیر کو دیئے۔ منصور نے غلام سے پوچھا کہ تیرا کیا مطلب ہے کس چیز کے لیے دُعا مانگوں غلام نے کہا کہ تیرا ایک آقا ہے میں یہ پاہتا ہوں کہ اُس سے مجھ کو نجات مل جائے۔ منصور نے دُعا کی اور پوچھا کہ دوسرا مطلب کیا ہے غلام نے کہا کہ ان دروں کا عوض اللہ تعالیٰ مجھ کو عنایت کرے۔ انھوں نے یہ بھی دُعا کی اور پوچھا تیرے اسی غرض کیا ہے اُس نے کہا اللہ تعالیٰ میرے آقا کو توبہ نیسب کرے اور اُس کی توبہ قبول ہو۔

انھوں نے دُعا کر کے چوتھی بات پوچھی اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے اور میرے آقا کے اور قسم قوم کی مغفرت کرے۔ منصور نے یہ بھی دُعا کی بھپڑہ وہ

غلام والہ اُس آیا اُس کے آقانے پوچھا کہ تو نے دیکھیوں کی کی۔
غلام نے تمام حصہ بیان کیا۔ اُس نے پوچھا کہ تو ان چالوں
دھاؤں کو وضاحت کے ساتھ بیان کر۔ غلام نے کہا کہ اول
دھاؤ تریہ مانگوں کی میں آزاد ہو جاؤں۔ آقانے جواب دیا
جا تو آزاد ہے۔ دوسری دُعا کیا تھی اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
میرے دروں کا عوض مجھ کو دے۔ آقانے کہا کہ مجھ کو
چار ہزار درم ہم نے دیئے۔ تیسری دُعا بتلیے اُس نے
کہا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ خالص توبہ نیسب فرمائے۔ آقانے
کہا میں نے توبہ کی۔ چوتھی دُعا کیا تھی۔ غلام نے کہا کہ یہ تھی
دُعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور مجھے اور تمام قوم کو اور منصور کی
مغفرت فرمادے۔ آقانے کہا یہ بات میرے اختیار میں
نہیں۔ جب اُس رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتے
والا کہتا ہے جو ماتیرے اختیار میں تھی وہ تو تو نے کی
تو یہ بحث تھا کہ جو ہمارے اختیار میں ہے ہم نہ کریں گے
ہم نے مجھ کو اور تمہارے غلام کو اور منصور بن عمار اور بہ
حاضرین وقت کی مغفرت فرمادی۔

عبد الوہاب کا بیان

عبد الوہاب بن عبد الجبیر تھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ،
"میں نے دیکھا کہ تین مرد اور ایک سورت ایک جنائز یہی
جلتے ہیں۔ میں نے عورت کی طرف کا پایہ لے لیا اور قبرستان

میں جا کر اُس کی نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا۔ پھر میں نے اُس سعوت سے پوچھا کہ تیر مردہ تھے کے کیا نسبت رکھتا تھا۔ اُس نے کہا میرا بیٹا تھا۔ میں نے کہا تمھارا کوئی ہمارا نہ عقا اُس نے کہا کہ پڑوئی کیوں نہیں ہیں مگر اس مردے کو حیر کجھتے سمجھتے میں نے پوچھا کہ اس میں کیا جزا تھی اُس نے کہا کہ یہ لڑاکا محنت تھا مجھے اس خدمت پر رحم آیا اور اس کو اپنے گھر لے جا کر کچھ نقد اور عرض اور کپڑا دیا اور اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ یہ پاس ایک شخص آیا گو یا چودھویں رات کا چاند بے اور سفید کپڑے پہننے ہے اور میرا شکر گزار ہے میں نے پوچھا تو کون ہے اُس نے کہا میں وہی محنت ہوں جس کو تم نے آج دفن کیا تھا لوگوں نے جو مجھ کو حیر کھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا۔

حضرت معروف کرخی کا دعا کرنا

حضرت ابراہیم اطروش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ "ہم بنداد میں دجلہ کے کنارے پر حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میشیتے تھے کہ اس درمیان میں ایک چھوٹی سی قدوگلی پر کچھ جوان لوگ ڈھول بھاتے اور شراب پینتے اور کھیلتے نسلکے۔ لوگوں نے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ دیکھنے پر لوگ

علیہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں ان کے حق میں بُدعا کیجئے۔ اپنے باعث اٹھا کر دعا کی اللہ جس طرح تو نے ان کو دنیا میں خوش کیا آخرت میں بھی خوش کر دو گوں نے عرض کیا کہ ہماری غرض تو یہ سچی کہ اپنے ان کے حق میں بُدعا کریں۔ اپنے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ انھیں آخرت میں خوش کرے گا تو سب سے پہلے دنیا میں تائب کرے گا یعنی میری دعا کا یہ فласہ ہے کہ ان کو ان حرکات سے قوبہ نصیب کرے۔

اکابرین کی دعا

مروی ہے کہ بعض اکابرین دعائیں یوں کہتے کہ "اللہ دنیا میں کرن ایسا ہے جو تیری نافرمانی ہے کہ تا ہر مگر تیری نعمت سب کے اُمور کا مل اور زندق جباری ہے تیری شان بہت بڑی ہے اور علم اس قدر زیادہ کہ تیری نافرمانی بھی بہقی ہے مگر تو پھر بھی رزق دیے جاتا ہے اور پردی پوری نعمت عنایت فرماتا ہے۔ گمراہ کہ پردہ کا تغیرت ہی نہیں ہوتا۔"

حاصل کلام

حاصل کلام یہ کہ اس باب ایسے ہیں جن سے رجا کی رُوح اہل خوف اتنا اُسدی کے دلوں پر پڑتی ہے مگر اُمّت اور حکمران کریں باقیں ہرگز نہیں سنائی چاہیں ان کے

یہ وہ ہے جو ہم آئندہ رسالہ میں خوف کے بارے میں تحریر کریں گے اس لیے کہ اکثر
لوگ صرف خوف ہی سے صلاح حاصل کرتے ہیں جس طرح کہ شریر غلام اور بلا کٹے،
چھپڑی اور سخت کلامی کے درست نہیں ہوتا اگر ان کے خلاف ان سے برتابانے
تو ان کی دین و دنیا کی بھرپوری میں خرافی واقع ہو جائے۔ **دَإِخْرُدْغَوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
تَرَبِّيْتُ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ رَبِّ الْأَمْمَيْنَ وَعَلَىٰ إِلَهِ وَأَصْنَاعِهِ
أَحَمَّيْتُ بِرَحْمَةِ نَبِيِّنَ يَا الرَّحْمَنُ الرَّاحِمُونَ.**

رشحت باہم



www.yabahu.com

محمد پرینی بیانی خدا

خدا را مکن از محمد جدا

ترجمہ: جب تو نے تھوڑی اٹھ تعالیٰ علیہ وسلم کا بدیدار کریا تو نہ داکھلا یا خدا کو
تھوڑی العسلہ و اللام سے جدا ہوا۔

زہریت یک ہزار و صد س کم بود

بشد قصیف سر اس از مسعود

ترجمہ: سندہ بھری کے ایک ہزار تینی سو سال سے کچھ کم ہیں۔ مسعود کے فضل سے
میری قصیف مکمل ہو گئی۔

صلح نی در آید راز دان

تو حیدش معرفت در نکت خواند

ترجمہ: جو اس کا مطالعہ کرے گا اور اپنے گا منفی کو جان لے گا تو حید کی معرفت
ایک نقطہ سے کچھ لے گا۔

بود آن عالم و عارف الہ

سنالش سیف شد از اش سیاہی

ترجمہ: وہ عالم اور عارف باش مقاہل سے اس کے قلم کی نوک کی سیاہی
تلوار ہے۔

دلش زندہ شود ہرگز نمیرد

شود فی اللہ فتن حق راز گیرد

ترجمہ: اس کا دل زندہ ہو گیا وہ ہرگز نہیں مرے گا وہ فنا فی اللہ ہو گیا اور اللہ
کا راز دار ہو گیا۔

راز و روزہ و بسیار طاعت

از ان بہتر بدیدار ساعت

ترجمہ: نیاز روزہ اور کثرت سے فرمائی روانی۔ ان سے بہتر یا کس ساعت کا دیدار۔

ہر کرا راه پور از مشق ملز

عارف باشہ شود حق بے نیاز

ترجمہ: جس کو راز ہے تھوڑا دیر کی کے حل کرنے کا تجربہ و مخفی ہو وہ اشتبہ نیاز
کا عارف باشہ ہو جاتا ہے۔

ہر کم صاحب مشق غرضش حد درود

ہر دم غالی کنہ نفس بیدر

ترجمہ: جو صاحب مشق ہے وہ درود خدا میں فنا ہے۔ ہر وقت اپنے بیداری
نفس کو قتل کرتا ہے۔

ہر سخن نادا سرتے است از الہ

ہر سخن سرتے است کم از مشق

ترجمہ: میری ہر بات افسوس کے راز دل میں سے ایک راز ہے۔ مصطفیٰ علیہ السلام
و انشاکی ہر بات افسوس کے راز دل میں سے ایک راز ہے۔

ہر سخن سرات با اسرار دل

ہر سخن سراتے ہر دم باحق للہ

ترجمہ: ہر بات راز ہے اور راز دل کا راستہ رکھا تی ہے جو بات راز ہو اس
کے حل کرنے کے لیے نصیرت الہی درکار ہے۔

ہر کم خواند عمالے غال شور

ہر کم والد عمالے غال شور

ترجمہ: جو عالم اس کو پڑتے گا غال ہو جائے گا جو عالم اس کو پڑتے گا غال ہو
جائے گا۔

ترجمہ: یا باخبر ہو اور اس کی نظر کے اشارے پر نگاہ ہو یا اللہ کے قرب سے میں
العیان ہو گیا ہو۔

شد مراتب اہل دعوت دم زدم
اہل دعوت انسار ایت غم
ترجمہ: جب تک دم میں دم ہے اہل دعوت کو یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اہل
دعوت کو انجام کا کوئی غم نہیں ہوتا ہے۔

در در راز می شور زال ترتیب تر
دعوتے باشد چنیں صاحب نظر
ترجمہ: اس ترتیب سے راز خدا اس سے بہت قریب ہو جاتے ہیں۔
اہل دعوت ایسا صاحب نظر ہونا چاہیے۔

تا خوانی درد زال نینجے درود
خواہدن دعوت نباشد زیج شور
ترجمہ: جب تک تو اس انہی درد اور درود ان پر نہیں پڑتے گا تو صاحب
دعوت نہیں تیرے دعوت دینے کا کوئی فائدہ نہیں۔

درد غیبی پیست آں درد ختم
از مصطفیٰ حاصل شور غلب از مقام
ترجمہ: درد غیبی کیا ہے وہ ہر شدہ مسدود درد ہے۔ غلب کا مقام مصطفیٰ سے
حاصل ہوتا ہے۔

اسم اعظم گفت بُوی و از کرم
ہر کہ دعوت خاند اعلم شد ختم
ترجمہ: اسم اعظم بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کرم سے علم فرمایا ہے جس نے
اسم اعظم کی دعوت پڑھی وہ فنا کے مقام کو پہنچا۔

در حقیقت صرفت راحت بو
ہر یکے را ترک بدناش گو
ترجمہ: حقیقت و صرفت کی طاش میں آدم فیض نہیں ہوتا۔ ہر چیز کو ترک
کر دے اور اس کو بدناہی دے دے

باہر فقیر دعوت راشناسہ باظر
گرچہ می پوشہ بیاس سیم وزر
ترجمہ: باہر صاحب دعوت فقیر کو ایک نظر میں پہچان لیتا ہے۔ اگرچہ وہ فقیر
سرنے پہنچنی کے بیاس میں نہ قبرق ہو۔

باہر کاملاں را می شناسد باظر
گرچہ پوشہ ہر بائے از فقر
ترجمہ: باہر کاملوں کو ایک نظر میں پہچان لیتا ہے اگرچہ وہ فقیر کے کسی
بیاس میں ہوں۔

روحانی می بر آید از قبر شد ہم سخن
دریں مراتب عارفان از کن کن
ترجمہ: روحانی حضرات قبر سے باہر آ کر بات کرتے ہیں۔ عارفوں کو یہ مرتبہ
گن کی ماہیت سے حاصل ہوتا ہے۔

با دلیش و هم یا سخن از خیال
یا بود الہام با قسر بیش وصال
ترجمہ: اس کی دلیل سے ہم ہر یا بات خیال سے ہر یا الہام ہو اس کے قرب
وصل سے حاصل ہوتا ہے۔

یا بود آگاہ در نظر شریش نگاہ
یا بود عین العیان قرب از الہ

حایت را کمن دامن درویش
ب از سد سکندر صد مدد پیش
ترند، حایت درویش کے دامن کی پہانی صفت دنادت ہے۔ سکندر کی خلافت
کی دروار سے اس کی مدد سورج زیادہ ہے۔
نفس را رسو کنتد بہر از گدا
ب هر عدوے قدمش برخند بہر از خدا
ترند، نفس کو روسا العدو تسل کرنے ہیں۔ بھیک مسگدا کر خدار سیده کرنے
کے لیے اس کے قدم ہر دروازے پر لے جاتے ہیں۔
شم کیاپ کم ہنکام سونقتن پکیم
چو کافنیم کم در سوندش است خنہ سا
ترند، کباب فام بچنے وقت میں تو کافذ کی مثل ہوں کہ وہ بستے ہوئے ہنستا
ہے۔

مرد شد می برد مجلس خودر
مرشد نامرد برد خود خودر
ترند، مرشد کامل خود راصلۃ والسلام کی مجلس میں سے جالتا ہے۔ مرشد ناقص
اپنے اعمال پر خودر ہوتا ہے۔

علم رسکی سینہ صافان مانا تھی آئی بلکل
چوں خود آئیخہ روشن بے نیاز از جو ہر است
ترند، رکی علم صاف دل لوگوں کے کام نہیں آتا۔ جب دل کا مشیش مند ہو
تو وہ جو ہر سے بیلے بیان ہے۔

باور قادری مانا تھی شناسد بالغ
بیچ ذرگر می شناسد بیچ خند

ترند، باور قادری کو ایک لقریں شناخت کرتا ہے میسے نارا چاندی کو
پچان لیتا ہے۔

نہ ہر سر بود لائق بادشاہی
نہ ہر فقر دار بقرب الہی
ترند، ہر سر بادشاہ بننے کے لائق نہیں ہوتا نہ ہر فقیر اللہ کا مقرب ہوتا ہے۔
گر تو خواہی نیک گرد نیک تو
فقیر را بدار ب فقر شن نظر
ترند، اگر تو بہت زیادہ نیک بنا پا ہے تو اپنے فقر کو چھوڑ کر اس کے فقر
بے نظر بکھر۔

فقیر رحمت راز وحدت فیر حق
زیر پائے فقر باشد ہر بحق
ترند، فقیر رحمت ہے وحدت کاراز ہے ائمہ کا اؤد ہے۔ فقیر کے پاؤں کے
پیچے ذمیں و آسمان لا سر بحق ہے۔

ہر کم بیند فقیر را عارف شود
فقیر را از فقر وحدت می شود
ترند، جو فقر کے مقام کو دیکھ لیتا ہے وہ عارف باشد ہو جاتا ہے۔ فقر
سے وحدت حاصل ہوتی ہے۔

مردہ نفس در ذات پاشد لازوال
فقیر حاصل کے شود ! قیبل دقال
ترند، فقر لازوال کی ذات میں فنا ہنا ہے بغیر کیجھے اور میں اس کا فقر سکھ
کب ہو سکتا ہے۔

مردہ نفس و زندہ تکب و زدح پاک

لخت لخت جسگر دل او چاک چاک

تر بحمد، جن کے نفس مردہ میں دل زندہ میں زدح پاک ہے جگر جگڑے جگڑے
اور دل کٹے پھٹے میں۔

چشم بند و گوش شنود ہم کلام

بے دیدہ شنیدہ کے شود فقرش تمام

تر بحمد، آنکھ بند ہوتی ہے کان سے سُن کر ہم کلام ہوتا ہے بغیر دیکھے اور سخناں
کافر کب مکمل ہو سکتا ہے۔

اہو لب بستہ گُن با چشم میں

غیر دیدن کے خود طلب (یقینی)

تر بحمد، باہر ہونٹ بند کرے آنکھ سے دیکھ بغیر دیکھے طالب کر یقین کب ہوتا
4۔

باہر خوش پر بیند ہی ناید خوش را

در خوش یعنی خوش میں وحدت خدا

تر بحمد، باہر انتہائی خوشی سے دیکھتا ہے جب وہ اپنا دیدہ کر آتا ہے تو اس کے
او صاف پر نظر کئے گا تو ایسا لک وحدت کو بہتر طور پر دیکھے گا۔

چشم را بر بند و بر دل گُن نظر

سَا شویِ داصل خدا ہمگوں خضر

تر بحمد، آنکھ کو بند کر کے دل پر نظر کرتا کہ تو حضرت خضر علیہ السلام کی طرح داصل
بائیڈ ہو جائے۔

چشم را بر بند و بر دل گُن نگاہ

سَا ترا حاصل شود قربِ الہ

تر بحمد، آنکھ کو بند کر کے دل پر نظر کرتا کہ تجھ کو اشد کا قرب حاصل ہو جائے۔

چشم را بر بند و در دل خوش بیا

سَا شویِ ہم صحبت ماصطفیٰ

تر بحمد، آنکھ کو بند کر کے دل میں ذوق شوق پیدا کرتا کہ تجھ کو مصطفیٰ اصلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہو جائے۔

چشم را بر بند و در دل عین میں

عابت عادف شوی حق ایقین

تر بحمد، آنکھ کو بند کر کے دل میں تصور ذات باری کر گیونکہ عارف کا انہام

حق ایقین کا مقام ہوتا ہے۔

دل یکے ملک است ماں ک حق طلب

ہر کس ولایت دل بیا یہ یافت رب

تر بحمد، دل ایک مقام ہے اشد سے اس کی ملکیت طلب کر جس نے دل

کی حکومت پائی اُس نے رب کر پایا۔

ہر کس ک گیرد فقر را از حرف ف

قر خسری یافتہ از بحر ب

تر بحمد، جو آدمی فقر کی ف سے فقیری حاصل کرے فقر میرا فخر ہے اُس نے

حاصل کیا بحر لب سے۔

ہر ک ک گیرد فقر را ق از قرار

شہ زبان او ب مثل ذوق الفقار

تر بحمد، جس نے فلک کے ق سے قرار حاصل کیا اُس کی زبان تواریکی مثل پلنے

والی ہو گی۔

ہر کر گیرو فقر را ال حرف سر

راز یا بد رحمت اللہ فوق شر

تر جد، جس کسی نے فقر کی سارے فقیری پائی اُس نے اللہ کی رحمت کا راز پایا
اور اُسے من کا ذوق ہو گیا۔

فقر را فقر از بدان فقر از شناس

خواه گناہ پادشاہ در ہر بس

تر جد، فقر کے مراتب کی فقر کی یہ سے جان پچان حاصل کرو۔ وہ فقیری کے لباس
میں ہو یا بادشاہ کے لباس میں ہو۔

شد مرا دیدار دائم در آینہ عین ازنا

زاں بقائم یافشم من از خدا
تر جد، مجید کو دیدار کی دولت بیش کے لیے حاصل ہے اس لیے کہ میں شیشہ
دل میں مشبدہ ذات کرتا ہوں۔ اس لیے کہ میں نے خدا کی طرف سے تربیۃ
بقا حاصل کریا ہے۔

بر قشم ہر سوتے عارف شد وجود معرفت

احتیاج نیست ذکر کش ہر کر ایں شد صفت

تر جد، عارف کے جنم لا ہر یال معرفت کا وجود ثابت کرتا ہے جس کو یہ مفت
حاصل ہو جائے اس کو ذکر زبانی کی ضرورت نہیں رہتی۔

دریاتے محبت را چ آدائی خطاب

پوں حباب از خود تھی شد گشت آب

تر جد، محبت کے دریا کو تو خطاب سے کیسے سوار سکتا ہے کیونکہ بلبلہ کی جب
ہر انکلی ترودہ پانی ہو جاتا ہے۔

نظر یہ شاہہ معنی ز پیغم دل کرم

حباب یعنیک چشم است مردینا را

تر جد، میں نے محبوب کی طرف دل کی آنکھ سے نظر کی۔ بیناً آدمی کو یعنیک آنکھ پر
پردہ ہے۔

نظر آن باشد کہ برحق شد نظر

چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

تر جد، نظر حقیقتناہ ہے جو اللہ کے حسن و جمال پر ہو۔ ظاہری ایکھ تو بیل اور
گدھے بھی رکھتے ہیں۔

تا گلو پُر مشو کہ دیگ

آب چندان خود کہ دیگ

تر جد، لکھنے کاں پیٹ بھر کر مت کھا کہ تو دیگ نہیں ہے۔ پانی بھی بہت
زیادہ مت ہی کیونکہ تریت نہیں ہے۔

ولم بے د خطرہ شکم پر طعام

ک ایں اس مسراج و اصل مام

تر جد، سیزادل خطرات سے پاک اور بھر کھانے سے پڑھے کہ اصل میں و اصل
کی بیش رہنے والی مسراج بھی ہے۔

با نفس پلید جامہ پاک چ سود

در دل ہم مشرکی سبde بر فاک چ سود

تر جد، جب نفس ناپاک ہر تو پاک کپڑوں سے کیا فائدہ۔ دل میں تمام بھر کی
باتیں ہوں تو فاک پر سبde کرنے سے کیا فائدہ۔

ذکر دد ذات فی اللہ ذات نور

لا زوال وصال شد حضور

حاصل ہو جائے۔

طالب از مرشد طلب کن راز حکم

ہر مراتب را بسیال زیں سخن

ترجمہ: اے طالب مرشد سے سخن کے راز کو طلب کر تو اس ایک بات سے تمام
مرتبے حاصل کر لے گا۔

فکر اذ ذکر است ذکر ش باحضور

بے حضوری ذکر باشد حق ز قدر

ترجمہ: فکر اذکر سے حاصل ہوتی ہے اور ذکر اس کی حضوری سے اور ذکر بے حضوری
اللہ تعالیٰ سے قدر کر دیتا ہے۔

گر تو مردے عاقل صاحب شعور

حضور را گذار رو در غرق قدر

ترجمہ: اگر تو عقل مند اور صاحب شعور آدمی ہے حضور کو چھوڑ اور نور میں غرق
وشا پڑ جائے۔

ذاکر را برد ذکر ش غرق قدر

با ذکر مجلس شود بجی حضور

ترجمہ: اس کا ذکر ذاکر وں کے قدر کے دریا میں غرق ونا کر دیتا ہے مجلس میں
ذکر کرنے سے حضور علیہ السلام و السلام کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

روز و شب اللہ بخواں اللہ بہاں

اسم اللہ باقر مائد جباداں

ترجمہ: دن رات اللہ پڑھ اور اس کے جانتے کی کوشش کر کے اللہ کا نام
تیرے ساختہ ہمیشہ قلام ہو جائے گا۔

ترجمہ: ذکر ذات میں ہوتا ہے اور اللہ ذات کا قدر ہے وہ حاصل لازمال
حضوری میں ہوتا ہے۔

در میانش کس بگنجد ذات قدر

ذکر ذاتی عین ببرد در حضور

ترجمہ: ذاکر کی ذات اور ذکر کے درمیان کسی غیر کے ساتھ کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ
ذاکر ذاتی حقیقت حق کی طرف حضوری میں لے جاتا ہے۔

تازہ بینی با عین العین

بادر مکن بر مرشدے کاذب جہاں

ترجمہ: جب تک آنکھ سے بالکل ظاہر مرشدہ ذکر لے یعنی مت کہ ہیر کے کئے
پر وہ دنیا بہرا جھوٹا ہے۔

فقریک نظر است نظرش با خدا

فقریک سخن است سخن از مصطفیٰ

ترجمہ: فقر اس نظر کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔ فقر اس بات کا نام ہے
جو مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلی ہو۔

زال سخن شد فقریکتا یک وجود

گرے از مردان میدان او ربد

ترجمہ: اس بات سے فقر ایک حقیقت اور بے مثل ہو گیا اور ادیانے کالین
فقر کی گندم کو میدان وحدت میں لے گئے۔

طالب از مرشد طلب کن راز ہا

تازہ حاصل شود قرب الہ

ترجمہ: اے طالب مرشد سے راز باری تعالیٰ طلب کر تاکہ تجھ کو اللہ کا قرب

ہر کر خواہ ذکر دا نکر از تمام

با حضوری عرق فی آنڈ سجع و شام

ترجمہ، جو پورے دوق شوق سے اشدا ذکر کرے گا وہ سجع و شام اشدا کی حضوری
میں عرق رہے گا۔

فاکر دانی چیست با جان دل خوش

ذکر ان کے بوند ایں خود فروش

ترجمہ، تو جانتا ہے ذاکر کوون ہیں۔ ذاکر وہ ہے جو دل و جان سے اشدا کو پکاریں
اپنے آپ کو بینے دالے ذاکر کیسے ہو سکتے ہیں۔

ذکر حق قور است آخر نہ بُر

ذکر ان کے بوند ایں گاؤ فخر

ترجمہ، اشدا ذکر قور ہے اور قور کی طرف آخر کار لے جاتا ہے۔ یہ گدھے بیسل
ذاکر کیسے ہو سکتے ہیں۔

ذکر بہر حق بود بہر از خدا

ذکر ان کے بوند ایں سر ہجا

ترجمہ، ذکر اشدا تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے اس کا حد خدا کی طرف سے ہے جو کے
سرور میں عز و خواہش بھرے ہیں ذاکر کیسے ہو سکتے ہیں۔

ذکر توحید است وحدت ذات در

با تصور ذات ذاکر پاہدر

ترجمہ، ذکر توحید بیان کرنے ہے وحدت اس کی ذات کے اندر ہوتی ہے۔ ذات
کے تصور سے ذاکر صاحب بصیرت ہو جاتا ہے۔

ذکر ان ذکر ان ذاکر نے بازو وال

ذکر ان بسیار ناقص بخصل

ترجمہ، وہ ذاکر نہیں ہے وہ ذاکر نہیں ہے جو ناپید ہو جاتے بہت سے ذاکر
ناقص اور بخصلتوں والے ہوتے ہیں۔

قلب را بستہ کفند بادم ہوا

ایں چنیں ذاکر بیسہ از صطفی

ترجمہ، جو ہیئت دل کو خواہشات کے ساتھ دا بستہ رکھے ایسے ذاکر صطفی مل
اشد دلی دل کے دربار سے قدم دھتے ہیں۔

ذکر باشد بھجو با باہر بود

از قبر باہر ہو بر آید دا زخم

ترجمہ، ذکر باہر کے ذکر کی مثل ہونا چاہئے کہ اس کی تبراد خد سے باہر ہو کر
آواز آئی چاہئے۔

اہر کم باہر ہو بر آید شد تمام

از قبر باہر ہو بر آید حق بنام

ترجمہ، باہر جس سے ہر کی آواز آئے ملی وہ کامل ہو گیا۔ اشدا کے نام کے طفیل
باہر کی قبر سے بھی ہر کی آواز باہر آئے گی۔

ذیں ذکر کس نیمت ذاکر باشد

از نکر خطرات دل شد جا بک

ترجمہ، خدا کے ذاکر وہیں سے کمی کا ہے ذاکر نہیں ہے کہ اس کی نکر میں دل کو
جا بکا خطرات لامی ہوں۔

ایں ذکر بگزار ترک از فکر گیر

تا شوی و اصل خدا عارف فقیر

ترجمہ، ایسے ذکر کو چھڑ دے اور ایسی نکر کو ترک کر دے تاکہ تو داصل باش

اور عارف فقیر ہو جاتے۔
ذکر اصلی بر دل ہاشم حضور
ذکر فی التوحید وحدت ذات نور
تبریز، اصلی ذکر کا انعام دل اور حضوری ہوتا ہے۔ ذکر توحیدی میں نور ذات کی
وحدت کا علم حاصل ہوتا ہے۔

ہر کہ شد دیوانہ با گرمی ذکر
طائب پختہ نباشد خام تر
تبریز، جو ذکر کی حرارت دگری سے پاگل ہو گیا ایسا طالب پختہ نہیں ہوتا بلکہ بہت
زیادہ ناقص ہوتا ہے۔
ست را ہوشیار گردانہ ذکر
فاکر انہا بس بود ایں سر نکر
تبریز، ذکرست کو ہوش میں لے آتا ہے۔ ذاکروں کی فکر کے بس یہی اسرار
ہوتے ہیں۔

پاہو ہر کہ شد دیوانہ آں ذکر ش نوال
ست را ہوشیار گردانہ دمال
تبریز، باہو جو ذکر سے دیوانہ ہو گیا ایسا ذکر نوال کام جب ہے۔ دمال ست
جنہ دب کو ہوش میں لاتا ہے ہوشیار کر دیتا ہے۔

مرشد سے کامل رسانہ راز گن
مرشد ناقص خلاف از ہر شخص
تبریز، مرشد کامل گن کے راز کر کجھا دیتا ہے۔ ناقص ہر ہربات کی خلاف
کرتا ہے۔

کے زیں فیض فضل را بخواہ
شود عارف فدا حق راز دانہ
تبریز، جس شخص نے اس کے فیض کی افضلیت کو پڑھ کر کبھی بیادہ عارف باشد
اور حق کا راز دان ہو گیا۔

دل نندہ شود ہرگز نہ سیرہ
ولی بیدار باشد خواش تیکر
تبریز، ولی اللہ نندہ ہوتے ہیں ہرگز کبھی نہیں مرتے ولی اللہ بیدار ہوتا ہے اس
کو غفلت کی بیند نہیں آتی۔

چ خوش را ہے است رحمت ناز اللہ
خط درکش بکر و ماسوی اللہ
تبریز، اللہ کی رحمتوں کے راز کا دامتہ کتنا خوبصورت ہے ماسوی اللہ کے
درمیان ایک خط فاضل کیسیخ دیتا ہے۔

باہر مردے شد شناسہ حق شناس
عشت فی اللہ غرق وحدت بے قیاس
تبریز، باہر مرد کامل ہو گیا ہے ہر حق شناس کو پہچانتا ہے وہ فنا فی اللہ ہو کر وحدت
میں بے اندازہ غرق ہو گیا ہے۔

ہر آں کس رسانہ نہایت رادر بدایت
ک ریسہ باشد فقرہ لامہایت
تبریز، وہ ہر پہنچی کر انہما آخري درجہں تک پہنچا دیتا ہے اس لیے کہ وہ فقر کی
غیر محدود مقاصل تک پہنچا ہو گا۔

گر بخواہی خوش حیاتی غرق شو فی ذات ذات
ذکر بامذکور رفتہ و از تکر گردنجات

ترجمہ۔ ہرنے کی اس مقام میں گنجائش ہمیں ان تمام داہموں سے گزرا جا۔ دونوں
بھان اس کی نظر میں بیج ہوتے ہیں وہ تمام مددوں سے مادری ہوتا ہے۔

مشل بستہ کے تو اندر حملے خوش ڈگر
قلب قاب ٹرد گرد جنم نہش شد نظر

ترجمہ۔ وہ پندت سے ہرنے پابند کی مشل یکسے وہ ساتا ہے اس کے لیے ہر وقت
ایک یا اور ہے اس کا جنم تُرد ہو جاتا ہے امکنہ اس کے تُرد سے نظر کرنے
دیکھتی ہے۔

باہر بار آب دخاک رفت رفت آتش باہرا
نور با خداش رسیدہ نور نور از انتہا

ترجمہ۔ باہر ہر ہاتھی بھٹی آہستہ آہستہ آگ بن کر ختم ہو جاتی ہیں۔ نور اس کے
نور تک پہنچتا ہے کچھ کچھ تُرد کی انتہا تُرد ہی ہے۔

نحو دے کس ندو دے بیج کس
منکب بودم با خدا بودیم بس

ترجمہ۔ نہیں ہوتا آدمی کچھ بھی نہیں ہوتا۔ میں جو ہوں اس لیے کہ جس خدا کے
نور میں فنا چوکر باتی ہو گیا ہوں۔

اکمل د کامل مکمل باس تُرد الہمی
غسرق فی التوحید وحدت مبارک داہل ندا

ترجمہ۔ وہ زیادہ کامل ہے اکمل ہے نور ہدایت کو جمع کرنے والا ہے۔
وہ وحدت کی توحید میں غرق ہے عارف و ماحصل اثر ہے۔

از آوازش راز ہے پھر از خدا
راز ماحصل می شود از مصطفیٰ

۲۲۰

ترجمہ۔ اگر تو زندگی چاہتا ہے تو اپنی ذات کو اس کی ذات میں فنا کر دے۔ مذکور کی
آمد سے ذکر نہ ہو جاتا ہے اور نظر سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

نفس نور و قلب نور درود عزق نور

ہر کہ با خوش در آید عین یا عین الحسن

ترجمہ۔ اس کا نفس نور ہے اور رُوح نور ہے اور وہ نور میں عرق ہے جو اس کے
نور میں داخل ہو گیا وہ اس کا میں ہو گیا حقیقت میں حضوری حاصل کریں۔

میں ہالین است عارف میں شد میں العیان

ہر کہ از عین عین یا پہ بگذرد از لامکان

ترجمہ۔ اصلی حقیقت حقیقت سے ہے عارف شاعروں کی حقیقی کرانیت میں
فنا ہر کو نور حقیقی ہو جاتا ہے۔ جس نے میں سے میں کو پایا وہ لامکان سے
گزر جاتا ہے۔

نیست آنجا ایک د جسم و نیست آنجا درج جان

ہر کہ از جان میر آید سیدر آید لامکان

ترجمہ۔ اس بگذر لامکان جسم رُوح اور جان کچھ بھی نہیں ہے تو جان رُوح کو چھوڑ کر
ہر آگیا وہ لامکان میں آگیا۔

ایجاد انتہا ایس جا خود فقرش سر تمام

نیست ایس جا ذکر و نکر نیست ایس جا در و شام

ترجمہ۔ نظر کی ایجاد انتہا اس مقام پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس مقام میں ذکر و نظر
اور زک و شام کچھ بھی نہیں ہے۔

کریش آنجا نکنجد د ذہر زان بگذرد

کریں در نظرش ناید بگذرد پریک رُوح

ترجمہ، جس نے ایسا دل پا یا جو رب کی رحمت و کرم کام کر کرے وہ شرک کفر بنت پختی سے دُور رہتا ہے۔

فقر را دریافت از من نظر
فقر حاصل گشت با فرش نظر
ترجمہ، میں نے فقر کے مقام کو فقرے دریافت کیا ہے۔ اس کے فقر کی نظر سے
فقر حاصل ہوا ہے۔

نیست ایں فرش کہ بینی کا ذفر
نفر فرش ہے بود از سیم وزیر
ترجمہ، یقین نہیں ہے کہ تو گدھا گائے بیل دیکھتا ہے فقر کی نظر سے چاندی
سے بہتر ہوتی ہے۔

لخت بر اہل بدعت سر ہما
بیزار شہ از دے محمد مصطفیٰ
ترجمہ، یقینوں پر خدا کی لخت کہ ان کے سرفراہشات دنیا سے بھر جائے میں
ان سے خصوصیہ القتلہ دا سلام بیزار میں۔

حبت دنیا راس کل خطیہ
ترک دنیا راس کل عبادۃ
ترجمہ، دنیا کی محنت تمام نعلیبوں کی سردار ہے ترک دنیا تمام عبادتوں کی سردار
ہے۔

مرا ز پیر طریقت نصیحتے یاد است
کر غیر خدا ہرچہ ہست بر بار است
ترجمہ، مجھے پیر طریقت کی ایک نصیحت یاد ہے کہ ماسوی اللہ ہر کچھ ہے وہ بر بار

ترجمہ، نہ اس کے بولنے سے پہ پہنا بہت بہتر ہے اس یہے
کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے راز حاصل ہوتے ہیں۔

ذ دیں چشم باشد کہ ہر کس بیس
ذ چشم دل بیس ذہ ہر زمین
ترجمہ، تو ہر آدمی کو اُنکو سے نہیں دیکھ سکتا۔ دل کی آنکھ سے دیکھ ہر
زمین میں سوتا رکھیے گا۔

ذکر را بلذار ہم مذکور را
تاترا حاصل شود وحدت خدا
ترجمہ، ذکر اور مذکور کو ترک کر دے تاکہ تجھے کو اللہ کی وحدت کا عالم
حاصل ہو جائے۔

پشم خطرات از دل سکن بدر
تا شوی عارف خدا صاحب نظر
ترجمہ، خطرات کے پھر جرائم کو دل سے باہر کر دے تاکہ عارف باللہ اور
اہل نظر ہو جائے۔

از دل بدر گن پشم خطرات را
تابیابی وحدت حق ذات را
ترجمہ، دل سے خطرات کے پھر جرائم کو باہر کر دے تاکہ تجھے کو وحدت
عالم ہو جائے اور ذات حق تک رسائی ہو جائے۔

پشم خطرات از دل دُور گن
تاترا حاصل شود آواز گن
ترجمہ، خطرات پھر جرائم کو دل سے ڈور کر دے تاکہ تو آواز کن کو سننے لگے۔

ہوتے والا ہے۔

دولت ہے سکاں دادند و نعمت بجزاں
من امن امانیم تشا شا نگران
زخم، مال دولت کنوں کو اور نعمت گھوں کو دیتے ہیں۔ میں امن و آمان
سے ملٹن ان کا تماشا دیکھ رہا ہوں۔

فقر را تحصیل علمش وصل
می بر آید از جو لت ہم نسل
زخم، فقر کو حاصل کر فقر کے علم سے وصل ہوتا ہے جمالت سے غفل و نقصان
ظاہر ہوتا ہے۔

خلوت از دل طلب کن کن طلب
در خاک خلوت می تینہ بے ادب
زخم، خلوت سے دل میں کوئی حقیقت کو طلب کر ورنہ خلوت میں خاک
میں بے ادب بیٹھتے ہیں۔

نیست پرده از خدا خلوت نماند
ہر کر را ائند حاضر خود بخواهد
زخم، ائند سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں تو خلوت میں نہیں دہتی جس کی نے
ائند کو حاضر جانا تو اس کو خوب طلب کر لیتا ہے۔

www.yabahu.com